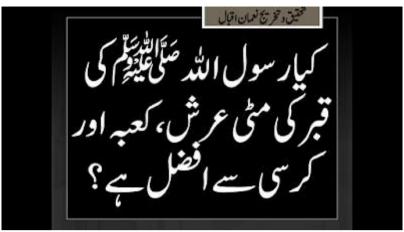
کیار سول الله صَلَّالِیْکِیْم کی قبر کی مٹی عرش، کعبہ اور کرسی سے افضل ہے؟



بسم الله الرحمن الرحيم

انجنيئر على مر زاصاحب كامفتى طارق مسعو د دامت بر كانتهم اور علماءِ ديو بندير لگائے گئے الزام كاعلمي و تحقيقي ر د

انجنیئر علی مر زاصاحب نے المہند علی المفند کے ایک مسکے پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ دیوبندی مسلک کا یہ عقیدہ ہے کہ: "وہ حصہ زمین جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضاء مبار کہ کومئس کیے ہوئے ہے علی الاطلاق افضل ہے۔ یہاں تک کہ کعبہ اور عرش و کرسی سے بھی افضل ہے "۔ (عقائد علمائے دیوبند اور حسام الحرمین: صفحہ ۲۱۹) اس تحریر کی ابتداء میں انجنیئر علی مر زاصاحب کے اس کھو کھلے نعرے کو بے نقاب کرتے ہوئے کرناچاہوں گاجس سے موصوف لاعلم مسلمانوں کو بیو قوف بناکراپنی چُورن بھی کی دکان چکانے میں مصروف ہیں وہ یہ کہ "نہ میں بابی، نہ میں وہابی، میں ہوں مسلم علمی تابی"

قار ئین کرام ذراغور فرمائیں کہ انجنیئر صاحب کے اس نعرے میں اگر ذرائھی صدافت ہوتی اور موصوف حقیقاً علمی کابی ہوتے تو "المہند علی المفند" میں درج اس مسئلے کو بنیاد بناکر مفتی طارق مسعود صاحب دامت برکاتہم اور علماءِ دیو بند پر الزام لگانے کی ہر تی ہر گز جرئت نہ کرتے، لیکن چو نکہ موصوف کا علماءِ دین اور کتابوں سے دور کا بھی کوئی واسطہ نہیں رہا، لہذا محترم کو اس بات کی خبر بی نہ ہوئی کہ یہ مسئلہ آج سے تقریباً • • ۱۳ سال قبل امام مالک ؓ نے مدینہ کی افضلیت کے بیان میں فرمایا تھا اور اس کے بعد تمام مکاتب فکر کے بڑے بڑے ائمہ محد ثین ومفسرین نے اپنی اپنی کتابوں میں درج کرتے ہوئے اس کی تائید فرمائی، جن میں بڑی تعد ادمائی، شافعی اور حنبلی ائمہ دین کی ہے، اور چو تھی صدی ہجری کے آغاز سے لے کر آج تک کے بڑے بڑے ائمہ محد ثین ومفسرین نے اس مسئلے پر امت مسلمہ کا اجماع بھی نقل کیا ہے جس کی مکمل تفصیل میں قارئیں کے سامنے آگے پیش کرو نگا۔ ان مسئلے پر امت مسلمہ کا اجماع بھی نقل کیا ہے جس کی مکمل تفصیل میں قارئیں کے سامنے آگے پیش کرو نگا۔ انجانیئر صاحب عوام کو بیو قوف بنانے کے لیے ایک اور نعرہ یہ بھی لگاتے ہیں کہ "ہم تو حق بات بیان کرتے ہیں اور لوگوں تک حق

بات پہنچاتے ہیں "۔ انجنیئر صاحب کاعلاءِ دیو بند پر لگائے گئے الزام سے ان کابیہ جھوٹ بھی واضح ہو گیا کہ موصوف حق بات بیان

کرنے والے نہیں ہیں کیونکہ اگریہ واقعی حق بات بیان کرنے والے ہوتے تو علماء دیوبند پر کیچڑا چھالنے سے پہلے"المہند علی المفند" میں درج مسئلے کی مکمل تحقیق کرتے، لیکن انجنیئر صاحب علماء دیوبند سے بغض وعداوت اور تعصب کے نشے میں استے مدہوش ہوچکے ہیں کہ انہیں اس بات کی خبر ہی نہ ہوئی کہ چوتھی صدی ہجری سے لے کر آج تک گزرے تمام ائمہ محدثین ومفسریں نے اس مسئلے کو اپنی کتابوں میں رقم کیاہے اور اس پر امت کا اجماع بھی نقل کیاہے لہٰذا اگر انجنیئر صاحب کویہ مسئلہ اتناہی غلط اور بدعقیدہ لگا تھا تو پہلے بیان کیا اور ان کے بعد آنے والوں نے ان کی تائید فرمائی، صرف علماء دیوبند کو ہی نشانہ نہ بناتے۔

انجنیئر صاحب کہتے ہیں: ''اس عقیدے میں اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی کی تنقیص کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فوقیت دی گئی ہے۔عبد کو معبود سے، مخلوق کو خالق سے بڑھا کرپیش کیا گیاہے''۔

الجواب: انجنیئر علی مر زاصاحب کااعتراض جناب کی کم علمی و کم عقلی کی دلیل ہے۔ سب سے پہلے تو میں انجنیئر صاحب اوران کے حوار یوں سے گزارش کر تاہوں کہ وہ اس بات کی واضح نشاندہی کریں کہ "المھند علی المفند" کے اس مسئلے "وہ حصہ زمین جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضاء مبار کہ کومس کیئے ہوئے ہے علی الاطلاق افضل ہے۔ یہاں تک کہ کعبہ اور عرش و کرسی سے بھی افضل ہے۔ یہاں تک کہ معبود" یعنی اللہ تعالی سے بھی افضل ہے "کے کس لفظ میں اللہ تعالی کی "کبریائی کی تنقیص" اور "عبد" یعنی حضرت محمد صَلَّی اللَّی اللہ تعالی سے بڑھا کر پیش کیا گیاہے؟ قیاس ہر گزنہ کریں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ مذکورہ بالا مسئلہ بطور عقیدہ "المہند علی المفند" میں نقل نہیں ہوا ہے بلکہ یہ پہلے اور دوسرے سوال کی تو شیح کرتے ہوئے لکھا گیا ہے تاکہ "حسام الحرمین" میں جو علماءِ دیوبند پر جھوٹا الزام لگایا گیا تھا کہ "علماءِ دیوبند گستاخ رسول صَلَّا قَیْرِ ہِم علماءِ دیوبند پر جھوٹا الزام کا بھر پور طریقے سے رد کیا جاسکے۔ دوسری بات یہ کہ "المھند علی المفند" میں جہاں عقیدہ کو نقل کیا گیا ہے وہاں یوں کھا ہے کہ "ہمارا اور ہمارے مشاکح کاعقیدہ ہے "لہذا اسے علماءِ دیوبند کاعقیدہ سمجھنا اور کہنا ہی غلط ہے کیونکہ اس مسئلے کاعقیدہ سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔

تیسری بات بیریات بیری بات بیری المهند علی المفند" میں صرف عقائد ہی درج نہیں ہیں بلکہ اس میں عقائد و مسائل دونوں ہی درج ہیں اس لئے اسے صرف عقائد کی کتاب کہنا اس کے مصنف کی اپنی توضیح کے خلاف ہے۔ بعد کے کسی عالم کے کہنے سے "المهند علی المفند" عقائد کی کتاب کہنا اس میں درج مسائل عقائد کا درجہ اختیار نہیں کرسکتے کیونکہ بیر صاحبِ المهند فضیلة الشیخ، عمد ة المحمد ثین، المفند" عقائد کی کتاب ہے تووہ امام الموحدین علامہ محمد خلیل احمد سہار نپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی توضیح کے خلاف ہے۔ علماءِ دیوبند کی اگر عقائد پر کوئی کتاب ہے تووہ "عقیدة الطحاویة" ہے۔

پھر بھی اگر کوئی اس بات پر بصند ہے کہ اس مسکلے کا تعلق عقیدہ سے ہے توہم کہنے پر حق بجانب ہو نگے کہ یہ عقیدہ صرف علمائے دیو بند کاہی نہیں بلکہ ان سے پہلے کے جلیل القدر محدثین ومفسرین میں سے ابن عبدالبر المالکی عبیدی (المتوفی: ٦٣٣هـ مام)، امام ابن

عقبل حنبلي عِبْ لا المتو في: ١٣هـ هـ)، قاضي عياض المالكي عِبْ لله (المتو في: ١٣٨ه هـ)، امام ابن عساكر الشافعي عِبْ لله (المتو في: ١٥هـ)، الإمام النووي الشافعي عينية (المتوفى:٢٧٧هـ)، امام بالقرافي المالكي عينية (المتوفى: ١٨٨هـ)، شيخ تاج الدين الفاكهي ومثالثة (المتوفى: ٣ ٢٥ هـ)، امام الفاسي المالكي الشهير بابن الحاج وعثية (المتوفى: ٢٥٥هـ)، امام ابن القيم الجوزي وعاللة (المتوفى: ١٥٥هـ)، امام تقي الدين السبكي الشافعي عثيبية (المتو في:٤٥٧هـ)، امام بدرالدين الزركشي الشافعي عِيمَاللَّهُ (المتو في:٩٩٧هـ)، امام زين الدين أبو بكر العثماني المراغي الثافعي ومثالثة (المتوفى: ٨١٨هـ)، إمام الكاملية الثافعي ومثالثة (المتوفى: ٨٥٨هـ)، شيخ محمد البرنسي الفاسي بزروق المالكي ومثالثة (التتوفى: ٨٩٩هـ)، امام سمّس الدين سخاوي الشافعي ومثالثة (المتوفى: ٢٠٩هـ)، امام جلال الدين سيوطي الشافعي ومثالثة (المتوفى: ١١٩هـ)، امام الشمهو دي الشافعي عيشاية (المتو في: ٩١١هـ)، امام أبي بكر بن عبد الملك القيطلاني المصري عيشاتية (المتو في: ٩٢٣هـ)، امام تنمس الدين الشامي الشافعي عينية (التتوفي: ٩٣٢هـ)، إمام الحطاب الرتعيني المالكي عينية (التتوفي: ٩٥٣هـ)، علامه ابن حجر مبيتمي الشافعي عينية (التوفى: ٩٤٣هـ)، قطب الدين النهرواني حنفي عثية (التوفى: ٩٨٨هـ)، شيخ شمس الدين الرملي المصرى الشافعي عثالة (المتوفى: ٣٠٠ اه)، ملا على قارى حنفي مِثالثة (المتوفى: ١٩٠٠ اه)، امام زين العابدين الحدادي المناوي القاهري الثافعي مِثالثة (المتوفى: ١٣٠ اه)، نور الدين حلبي الشافعي عيشية (المتوفي: ٣٧٠ ٠ ١هـ)، امام منصور بن ادريس بهوتي حنبلي عيشية (المتوفي: ٥١ • ١هـ)، امام عبد الرحم'ن بن سليمان أفندي المالكي عينية (المتوفي: ٨٨٠ اه)، علامه حصفكي حنفي عينالله (المتوفي: ٨٨٠ اه)، امام عبد الله الخرشي المالكي عينالله (الهتوفي: ١٠١١هـ)، امام محمد المحصدي الفاسي الممالكي عنشاتية (الهتوفي: ٩٠١١هـ)، امام محمد الزر قاني المالكي عنشية (الهتوفي: ١٠٢١هـ)، الإمام النفراوي الأزهري المالكي عشية (التوفي: ١١٢٦ه)، شيخ سليمان البجير مي المصري الشافعي عشية (التوفي: ١٢٢١ه)، امام سيوطي الرحيباني الدمشقي الحنبلي عَيْناتية (الهتو في: ١٢٣٣ه)، غير مقلد عالم امام شوكاني عَيْناتية (الهتو في: ١٢٥٠ه)، شيخ عمر بن عبدالعزيزا بن عابدين الثامي الدمشقي حنفي مُوطِّية (المتوفي:٢٥٢هه)، امام آلوسي البغدادي الشافعي مُؤاللة (المتوفي: ١٧٧هه)، شيخ مجمه بن احمد عليش ماكلي عِنْ بير (المتوفى:١٢٩٩هـ)، مشهور غير مقلد عالم مترجم صحاح سته علامه وحيد الزمان صديقي عِنْ المتوفى:١٣٣٨هـ)، سعودي کے معروف مفتی جناب الشیخ عبد الکریم بن عبد الله الحضیر عیث پر اکثن:۴۷ساھ) اوراستادالحر مین علوی بن عباس المالكي عني يرح بيٹے سيد محمد علوي المالكي عني المتوفي: ۴۲۵اھ)وغير سميت المسنت والجماعت كا تفاقی عقيده رہاہے۔للہٰ دااگريپه وا قعی ایساغلط عقیدہ ہے تو پھر اس کی نسبت علاءِ دیو بند سے پہلے ان ائمہ کی جانب کرنی چاہیئے تھی جنہوں نے اس عقیدہ کو اپنی کتابوں میں لکھتے ہوئے اس کا صحیح ہوناتسلیم کیااور ساتھ میں اس پر مسلمانوں کا اجماع بھی نقل کیا۔

مندرجہ بالامسکہ غالباً اسلام کے ان عقائد میں سے ہے جن میں ہر دو جانب دلائل نقلیہ موجود نہیں۔ یعنی جس طرح کسی صرح کو دلیل قطعی سے بیت نہیں ہو تا کہ رسول الله صَلَّا لَیْا ہِمُ کَا حَسِم اطهر سے مس زمین کا حصہ عرش، کعبہ و کرسی سے افضل ہے، اسی طرح بیہ بھی کسی صرح دلیل قطعی سے ثابت نہیں ہو تا کہ الله یاک کا عرش، کعبہ و کرسی زمین کے اس جھے سے افضل ہے جورسول الله صَلَّا الله عَلَّا الله عَلَّا الله عَلَّا الله عَلَّا الله عَلَّا الله عَلَّا الله عَلَا الله عَلَّا الله عَلَّا الله عَلَّا الله عَلَّا الله عَلَّا الله عَلَی الله عَلَیْ الله عَلَی الله عَلَیْ الله عَلَیْ الله عَلَی الله عَلَیْ الله عَلَی عَلَی الله عَلَی عَلَی الله عَلَی ا

اس کی وجہ یہ ہے کہ امام الا نبیاءو خاتم النبیین حضرت محمد مصطفی صَلَّیْ الله الله الله کے بعد سب سے افضل ہے لہذا زمین کا وہ حصہ جو آپ صَلَّیْ الله تبارک و تعالیٰ سے مس ہے وہ بھی افضل ہوا۔ اس کے برعکس نہ تو عرش اللہ تبارک و تعالیٰ سے مس ہے اور اللہ پاک اس پر اس طرح بیٹے ہیں جس طرح اور نہ ہی کرسی و کعبہ۔ بلکہ یہ عقیدہ رکھنا کہ عرش اللہ پاک کے جسم سے مس ہے اور اللہ پاک اس پر اس طرح بیٹے ہیں جس طرح ہم بیٹے ہیں یا اللہ کا ایسا کوئی جسم ہے ، ہر مسلمان کے نزدیک غلط اور گر اہیت ہے۔ دوسری اہم بات یہ کہ قر آن کی کسی آیت سے یہ کہاں ثابت ہو تا ہے کہ کعبہ یا عرش و کرسی ہر چیز سے افضل ہے ؟

'أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو إِسْمَاعِيلُ بْنُ نَجَيْدٍ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَوَارٍ، حَدَّثَنَا اللهِ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْكَعْبَةَ، فَقَالَ: "مَرْحَبًا بِكِ مِنْ بَيْتٍ مَا أَعْظَمَكِ، وَأَعْظَمَ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا نَظُرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْكَعْبَةَ، فَقَالَ: "مَرْحَبًا بِكِ مِنْ بَيْتٍ مَا أَعْظَمَكِ، وَأَعْظَمَ عَبْد اللهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْكَعْبَةَ، فَقَالَ: "مَرْحَبًا بِكِ مِنْ بَيْتٍ مَا أَعْظَمَكِ، وَأَعْظَمَ عَنْد اللهِ حُرْمَةً مِنْكِ""۔"حضرت عبدالله بن عمر رضى الله عنصما فرمات بي كه رسول الله عَلَيْكُمْ خُرْمَة فِي اللهِ عُرْمَة مِنْكِ ""۔"حضرت عبدالله بن عمر من عمر رضى الله عنصما فرمات بي كه رسول الله عنه الإيمان للبيه قى: فَانَهُ عَبْد كَلُهُ وَمِنْ لَكُونَ اللهِ عَنْ اللهِ عَلَى عَنْ اللهِ اللهِ عَلْ عَنْ اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ اللهِ عَلْ عَنْ اللهِ عَنْ اللهِ عَلْ عَنْ اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ اللهِ عَلْ عَنْ اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ اللهِ عَلْ عَنْ اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ اللهِ عَلْمُ عَلَى عَلْ عَنْ اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ اللهِ عَلْ اللهِ عَنْ اللهِ اللهِ عَلْ اللهِ اللهِ عَلْ اللهِ اللهِ



تأليف الإِمَامُوْلِحَافِظُ أَوْ يَسَبُّكُمُ لُحُدَبِنِ الْحَسَنِيْنِ البَّهُ عَيْ 1840 مر - 204 م

المجزَّء المخامِش

جفقة رئامة نضيصة رضيط أعديته (للولتوريخير (لعكم يشيخ ير الطمير حم اينر

> مَكَنَّةُ الرُّشِظُةِ تَأْمُهِتُ

لجامع لشعب الإبيان ______

حييب، عن عمر قال قال عمر رضي الله عنه: يا أهل مكة: الفوا الله في حرمكم هذا. أتدرون من كان ساكن حرمكم هذا من قبلكم؟ كان فيه بنو فلان فأحلوا حرمته، فهلكوا؛ وبنو فلان فأحلوا حرمته، فهلكوا؛ حتى عد ما شاء الله. ثم قال: والله لأن أعمل عشر خطايا بغيره أحب إلى من أن أعمل واحدة بمكة.

[٣٧٢٤] أخبرنا محمد بن عبدالله الحافظ، أخبرنا أبوجعفر محمد بن علي الشبياني، حدثنا أحمد بن حازم بن أبي غرزة، حدثنا أبونعيم، حدثنا زهير، عن عبدالله بن عثمان ابن خثيم، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس، قال قال رسول الله ﷺ لكة: «ما أطبيّكِ من بلدةٍ، وأخبّكِ إليّا ولولا أنَّ قومي أخرجُوني (منكِ) ما سكنتُ غيركِ؛.

[٣٧٢٥] أخبرنا أبونصر بن قنادة، حدثنا أبوعمرو إساعيل بن نجيد السلمي، حدثنا جعفر بن محمد بن سوار، حدثنا الحسين بن منصور، حدثنا حفص بن عبدالرحمن، حدثنا شيل بن عباد، عن ابن أبي نجيح، عن مجاهد، عن ابن عباس قال: لما نظر رسول الله على الكعبة فقال: «مرحبًا بك من بيت! ما أعظمَك وأعظمَ حُرمَتَك ا ولَلْمُؤمنُ أعظمُ عند الله حُرمةً منك!.

[٣٧٢٤] إستاده: رجاله ثقات

والحديث أخرجه الحاكم في اللسندرك؛ (٤٨٦/١) عن أبي جعفر، بهذا الإسناد، وصححه وأقره الذهبي.

وأخرجه الترمذي في المناقب (٧٣/٥ رقم٣٩٦) وابن جان في الصحيحه (٩/٦ رقم٣٢٥/١ - الإحسان) والطبراني في الكبير، (٣٢٥/١٠ رقم٣٢٥/١ ، ٢٢٩/١٠ رقم٣٢٩/١ ، ٢٢٩/١٠ من طريق القصيل بن سليان، عن عبدالله بن عثبان بن مخيم به. وانظر وصحيح الجامع الصغير وزياداته (رقم٤١٣٥).

[٣٧٢٥] إسناده: رجاله ثقات

وأخرج الطيراني في «الكبير» (٣٧/١١ رقم٢٩٦٦) من طريق طاوس عن اين عباس مثله. وقال الهيتمي في «المجمع» (٢٩٢/٣) فيه الحسن بن أبي جعفر وهو ضعيف. قد وثق. وفيه لبت بن أبي سليم أيضًا وهو ضعيف.

وله شاهد من حديث عبدائه بن عبده أخرجه ابن ماجه في الفتيز (١٢٩٧/٢ وقبر٢٩٣٢)

' حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ أَبِي ضَمْرَةَ، نَصْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّهِ بْنُ أَبِي قَيْسٍ النَّصْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّهِ ـ صلى الله عليه وسلم ـ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ وَيَقُولُ "مَا أَطْيَبَكِ

وَأَطْيَبَ رِيحَكِ مَا أَعْظَمَكِ وَأَعْظَمَ حُرْمَتَكِ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَحُرْمَةُ الْمُؤْمِنِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ حُرْمَةً مِنْكِ مَالِهِ وَدَمِهِ وَأَنْ نَظُنَّ بِهِ إِلاَّ خَيْرًا"" - "حضرت عبدالله بن عمر رضى الله عنهما سے مروى ہے كه انہوں نے حضور نبى اكرم صلى الله علیہ وآلہ وسلم کو خانہ کعبہ کا طواف کرتے دیکھااوریہ فرماتے سنا: "(اے کعبہ!)تو کتناعمہ ہے اور تیری خوشبو کتنی پیاری ہے، تو کتنا عظیم المرتبت ہے اور تیری حرمت کتنی زیادہ ہے، قشم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے!مومن کے جان ومال کی حرمت الله کے نزدیک تیری حرمت سے زیادہ ہے اور ہمیں مومن کے بارے میں نیک گمان ہی رکھنا چاہئے ""۔ (سنن ابن ماجه: كتاب الفتن، باب حُرُيَّةِ دَمِ الْمُؤْمِنِ وَمَالِهِ ، ج٥، رقم الحديث ٣٩٣)

موكن كي جان ومال كي حرمت كا ميان ے کا بے تحقی کرے وقعی کرنا اس کا بال چینا اور دو کے سے اس کا بال کے لیان بہت یو سے جرم ایل-٣٩٢٧- حطرت عبدالله بن عمره فالأنب روايت ٣٩٣٧- حَدَّثَنَا أَبُوالْقَاسِمِ بْنُ أَبِي ضَمْرَةً، ہے اکھوں نے فرمایا: ش نے رسول اللہ منظام کو کھ لَهُرُ بُنُ مُحَمِّدِ بُن سُلَتِمَانَ الْحِمْصِيُّ: شريف كاخواف كرت ويكهارآب فرمادب تحييات عَلَّنَا أَبِي اخَدُّنَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي قَيْسِ كتنايا كيزوب اادر جرى خوشيو متنى يا كيزوب الوحس النُّصْرِئُ: حَدُّثُنَا عَنْدُ اللَّهِ بَنْ عَشَرُو قَالَ: فدر مقيم بإجرارام كناطليم باحم باس رَّاكِتُ زَسُونَ اللهِ ﷺ يَطُوفُ بِالْكُفْيَةِ وَيَقُولُ : والدى بس كر باته بن مر (الله اك جان بالله مَنَاأَطُيْنِكِ وَأَطْيَبَ رِيحُكِ. مَنَاغُظَمُكِ کے بال موان کی وحد تیری وحدے یا حاک ہے وَأَعْظُمُ خُرُمُتُكِ. وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمُّدٍ بِيَدِهِ ا لیمنی اس کے مال اور جان کی حرمت اور ہے کداس کے لَحُرْمَةُ الْمُؤْمِنِ أَمْظُمُ عِنْدُ اللَّهِ خُرْمَةً مِنْكِ بارے على بركماني كرة بحلى حرام ہے۔" مَالِهِ وَفَيْهِ، وَأَنَّ لَكُنَّ إِلَّا خَيْرًا ٩. ۲۹۲۳- معزت الوروه الله سے دوارت میں رمول اللہ اللہ کے فرامانیا " پرسلمان دوس سے کے ٣٩٣٣- حَلَثُنَا بَكُرُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَدُّثُنَا عَنْدُ اللَّهِ بْنُّ نَافِعٍ وَ يُونُّسُ بْنُ يُخْلِي الله احرام بي يعنى اس كى جان اس كا مال اور جَبِيعًا عَنْ ذَاوُدُ بْنِ قَيْشٍ، عَنْ أَبِي سَعِيلِه، ال کی آیرو۔" مُوْلَى عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ كُرْيْرَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً

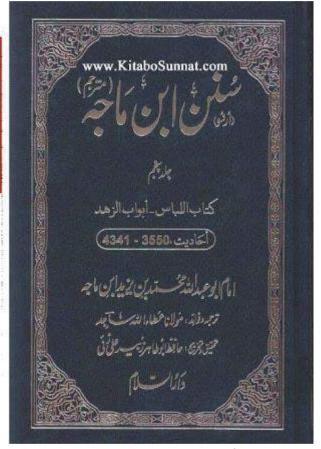
أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ﴿كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى المُسْلِم خَرَامٌ، وَمُمَّ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ

🎎 فاكدو : كى كونىل كرواس كى فيرت كرماس يركى هم كاجماد الزام لكا عادراس كى تلطيوس كى تشوركا ١٣٩٣٠- مفرت فضاله بن جيد عالا سروايت ٣٩٣٤- حَدُّكَ أَخْمَدُ بُنُ عَشَرُو بُن

٣٩٣٢.[[سنان ضعيف] وأشار اليوصيوي والمنشري إلى ضعف 8 حبر بن محند ضعيف التمريب)، وفيه علما

١٩٩٣ أنترجه مسلم، البروالصلة، باب تحريم ظلم المسلم وخلك و احتظاره ودعه وعرضه وماله، ح: ١٩٩٦/ ٢٢

م. ٢٩٠٤ - [إساده حسن] عرجه ابن منتخفي الإيمان: ١/ ١٥٦ م عند ٢٨٠ من حديث ابن وهب به و احمد: ٢٠٢١ ٢٠٠٠ من حديث أبي هاري حميد بن حاري به و ومبعده الوحيزي، وابن جنان (موارد) ، ح ٢٥٠ و الحاكم ، ١٠٥٠ ١٥ ما مالي



"حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَكْثَمَ، وَالْجَارُودُ بْنُ مُعَاذٍ، قَالاَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ أَوْفَى بْنِ دَلْهَم، عَنْ نَافِع، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ صَعِدَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم الْمِنْبَرَ فَنَادَى بِصَوْتٍ رَفِيع فَقَالَ "يَا مَعْشَرَ مَنْ قَدْ أَسْلَمَ بِلَسَانِهِ وَلَمْ يُفْضِ الإِيمَانُ إِلَى قَلْبِهِ لاَ تُؤْذُوا الْمُسْلِمِينَ وَلاَ تُعَيِّرُوهُمْ وَلاَ تَتَبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ فَإِنَّهُ مَنْ تَلَبَّعَ عَوْرَةَ أُخِيهِ الْمُسْلِمِ تَلَبَّعَ اللَّهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ تَلَبَّعَ اللَّهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِي جَوْفِ رَحْلِهِ" قَالَ وَنَظَرَ ابْنُ عُمَرَ يَوْمًا إِلَى الْبَيْتِ أَوْ إِلَى الْكَعْبَةِ فَقَالَ مَا أَعْظَمَكِ وَأَعْظَمَ حُرْمَتَكِ وَالْمُؤْمِنُ أَعْظَمُ حُرْمَةً عِنْدَ اللَّهِ مِنْكِ. قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لاَ نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ ـ وَرَوَى إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ السَّمَرْقَنْدِيُّ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ نَحْوَهُ وَرُوِيَ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الأَسْلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم نَحْوُ هَذَا"-"عبرالله بن عمر رضى الله عنهما فرماتي بين کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے، بلند آواز سے رپارا اور فرمایا: "اے اسلام لانے والے زبانی لو گوں کی جماعت ان کے دلول تک ایمان نہیں پہنچاہے! مسلمانول کو تکلیف مت دو، ان کوعار مت دلاؤاور ان کے عیب نہ تلاش کرو، اس
لیے کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے عیب ڈھونڈ تا ہے، اللہ تعالی اس کا عیب ڈھونڈ تا ہے، اور اللہ تعالی جس کے عیب ڈھونڈ تا ہے، اللہ تغالی اس کا عیب ڈھونڈ تا ہے، اور اللہ تعالی جس کے عیب ڈھونڈ تا ہے، اسے رسواو ذلیل کر دیتا ہے، اگرچہ وہ اپنے گھر کے اندر ہو"۔ (راوی نافع) کہتے ہیں: "ایک دن ابن عمر رضی اللہ عن نظر میں خانہ کعبہ کی طرف دیکھ کر کہا: کعبہ! تم کتنی عظمت والے ہو! اور تمہاری حرمت کتنی عظیم ہے، لیکن اللہ کی نظر میں مومن (کامل) کی حرمت تجھ سے زیادہ عظیم ہے"۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے، ہم اسے صرف حسین بن واقد کی روایت سے جانتے ہیں۔ اسحاق بن ابر اہیم سمر قندی نے بھی حسین بن واقد سے اسی جیسی حدیث روایت کی ہے۔ ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی جیسی حدیث مروی ہے"۔ (سنن الترمذی: کتاب البر والصلة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہاب ما جائو فی تعظیم الگومِن، جس، ص ۵۵۵–۵۵۴، وقم الحدیث ۲۰۳۲)

رَسُولُ اللهِ ﷺ طَعَاماً قَطْ، كَانَ إذا اشْتَهَاهُ أَكَّلُهُ وَإِلاَّ تَرَكُّهُ * ' '

هذا حديثٌ حَسَنٌ صحيحٌ .

وَأَبُو خَارَمٍ هُو: الْأَشْجَعِيُّ الْكُوفِيُّ، وَاسْمَهُ: سَلَمَانُ مَوْلَى عَزَّةَ الْأَشْجَعَة.

(٨٥) (85) باب ما جاء في تَعْظيم المُؤْمنِ

٣٠٣٢ – حَدَّثْنَا يحيى بن أَكْثَمَ وَالجارُودُ بن مُعاذِ، قَالا: حَدَّثَنَا الْفَصْلُ بن موسى، قَال: حَدَّثَنَا الْحُسْنِنُ بن وَاقدِ، عن أَوْفَى بن دَلَهم، عن نَافع، عن ابن عُمرَ، قال: صَعدَ رَسولُ الله ﷺ المِثْبَرَ فَنادَى بِصَوْتِ رَفِع، فقال: فيَا مَعْشَرَ من أَشَلَمَ بِلِسَانِهِ وَلَم يُنْفَى الْإِيمَانُ إلى قُلْبِه، لا تُؤْدُوا المُسْلِمينَ وَلا تُعَيِّرُوهُمْ وَلا تَتَبِعُوا عَوْراتِهمْ، فَإِنَّهُ من تَنتَع عَوْرة أَخِهِ المُسْلِم تَنتَع الله عَوْرتهُ، ومن تَنتَع الله عَوْرته يَفضخه وَلو في جَوْف رَحْله، ومن تَنتَع الله عَوْرته يَفضخه وَلو في جَوْف رَحْله، قال: مَا الله الكَعْبَة، فقال: مَا الله المَنسَلِم تَنتَع الله عَوْرته الله عَوْرته يَوْما إلى النّبَتِ أَوْ إلى الكَعْبَة، فقال: مَا رَحْله،

(۱) أخرجه علي بن الجعد (۲۵۱۳)، وأحمد ٢/٤٧٤ و٤٧٤ و٤٨٤، وفي الزهد، له (١١)، والبخاري ٤/٤٢ و٢٣١، وأبو داود (٢٧٦٢)، وأبر ماجة (٢٥٤٠)، وأبر ماجة (٢٢٥٣)، وأبر بعان (٢٤٢٦) و(١٤٢٧)، وأبر المتبغ في أخلاق النبي \$ ١٩٤٨ و ١٩٤٠ (١٩٤١، والبيغي ٢٩٧٧، وفي دلائل النبوة، له ٢٢٢١)، والبغوي (٢٨٤٣). ونظر تحفة الأشراف ٢٢٢١، حديث (١٣٤٣)، وضحيح النرمذي للعلامة للعلامة الألباني (١٣٥٤).

وأخرجه أحمد ٢/ ٣٢٧ و ٤٩٥، ومسلم ٢/ ١٣٣، وابن ماجة (٣٢٥٩ م) من طريق أبي يحيي، عن أبي هريرة. وانظر تحقة الأشراف ٢١/ ٩٤ حديث (١٥٤٦٥)، والعسند الجامع ٢/ ٣٩٠ حديث (١٣٨١٣). أَغْظَمُكِ وَأَغْظُمْ خُرْمَتكِ وَالمُؤْمِنُ أَغْظُمُ خُرْمَةً عِنْدَ اللَّهِ مِنْكِ (١)

هذا حديثٌ حَسَنٌ غريبٌ لاَ نَغْرِفهُ إلاَ من حديثِ الْحُسينِ بن وَاقدٍ. وَرَوَى إسحاقُ بن إبراهيمَ السَّمَرقَلَدِئي، عن حُسَيْنِ بن وَاقدٍ نَحوهُ، وَرُوي عن أبي بَرْزَةَ الأَسْلَميُّ، عن النبئِ ﷺ نَحوُ هذا^(٢).

(٨٦) (86) باب ما جاء في التَّجَاربِ

٢٠٣٣ - خَدْثَنَا قُتيبةً، قَال: خَدْثَنَا عَبداللهِ بن وَهْبٍ، عن عَمْرِو بن الحارثِ، عن ذَرَّاجٍ، عن أبي الْهَيْم، عن أبي شعيدٍ، قال: قال رَسولُ اللهِ ﷺ: وَلاَ خَلِيمَ إِلاَّ ذُو تَجْرِيةٍ (٣).

هذا حديثٌ خَسَنٌ غريبٌ لاَ نَعْرِفَهُ إلاَ من هذا الْوَجْهِ^(٤) .

- أخرجه ابن حبان (٥٧٦٣)، والبغوي (٢٥٢٦). وانظر تحفة الأشراف ٢٠/٦ حديث
 (٧٥٠٩)، وتهذيب الكمال٢/ ٣٩٦، والمستد الجامع ١٠٩٩/١-٦٥حديث (٨٠٣٤).
- (۲) حديث أبي برزة الأسلمي أخرجه أحمد ٢٠/٤، وأبو داود (٤٨٨٠)، والبيهقي
 ۲٤٧/۱۰ وانظر المستد الجامع ٢٥٥ عديث (١١٨٤٩).
- (٦) أخرجه أحمد ٨/٢ و١٩، وابن حيان (١٩٣)، وابن عدي في الكامل ١٢٥٦/٢ و٤/ ١٩٢١، والحاكم ٢٩٣٤، وأبو نعيم في الحلية ٨/ ٣٢٤، والخطيب في تاريخه ٥/ ٢٠٠١، والقضاعي في مستد الشهاب (٨٣٤) و(٨٣٥). وانظر تحقة الأشراف ٣/ ٣٠٩ حديث (٤٠٥٥)، وتهذيب الكمال ٥/ ٥٥١، والمستد الجامع ١/ ٤١٦-٤١٤ حديث (٤٥٤)، وضعيف الترمذي للعلامة الألباني (٣٤٩).
- (٤) إسناده ضعيف، دراج هو ابن سمعان أبو السمح، وهو ضعيف عندنا، ويزداد ضعفه في روايته عن أبي الهيشم كما حررناه في اتحرير أحكام التقريب. و وخالفه عبيدالله بن زحر فوواه عن أبي الهيشم عن أبي سعيد الخدري موقوقاً عند البخاري في الأدب المفرد (٥٠٥)، وإين زحر هذا وإن كان فيه كلام إلا أنه خير من ذرّاح، فروايته أصح.

مندرجہ بالا احادیث سے یہ بات سورج کی روشنی کی طرح واضح ہوگئ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے نزدیک مومن مسلمان کی حرمت خانہ کعبہ سے زیادہ ہے تو پھر سرور کا کنات خانہ کعبہ سے زیادہ ہے تو پھر سرور کا کنات محمد مصطفیٰ مَثَالِیْا ہِمِمِّ کی ذات مبارکہ جو کہ اس کا کنات میں سب سے افضل ترین ذات ہے، آپ مَثَالِیْا ہِمُ کے جسدِ اطهر سے مس مٹی خانہ کعبہ سے زیادہ افضل کیسے نہ ہوئی؟

"عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ وَرَازٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: «يُدْفَنُ كُلُّ إِنْسَانٍ فِي النُّرْبَةِ النَّيْ جُولِيَ مِنْهَا «"-"عبدالرزاق ابن جرت سے ،وہ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر دی عمر بن عطاء بن ورازنے ، ان سے عکر مہ ابن عباس کے غلام نے کہ انہوں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنه کا فرماتے سنا: و فن کیا جا تا ہے ہر انسان اسی مٹی میں جس سے وہ پیدا کیا گیا"۔ (مصنف عبدالرزاق: بابید فن فی التربة التی منھا خلق ، جس، ص ۵۱۵، رقم الحدیث ۲۵۳۱)

٣٩ - جوه ششودات الجاشو العسامي

المتعندة المعندة

فِيْنَا فِلْكِيْرِ إِنْ يَشْكِرِ تَجْهِ إِلَوْ أَنْ رَكِينَا مِالصَّامَةُ اللهِ وَلِيهُ مِنْدُهُ ١١١ هـ وَمُعَلِّبُ مِنْدُهِ 11 هـ وَسَعَةُ العُمَالِ

وص - حشار الجاشامية الإسام شنشورت واعتماد الأزوجا وفات الإشام عهداؤوا فيالتشاغات

CENTER !

من المنسيف وووول المبيرة وواور

عن بسعين سائوسيّل وأغايين العاديّة اوالعايق كاله مستعان سنت

35 85

التحة الاستاي

۲۵۲۷ - عبد الرزاق من معمر من الحسن وتتادة أتهما كانا ينصرفان ولا يتنظران إذنهم"\(^\).

۱۹۲۹ – حمد الرزاق عن ابن جريج قال : حُدثت أن عسر بن عبد العزيز (٣٠ عمر) عمر العرار (٣٠ عمر) عمد العزيز (٣٠ عمر) مع جنازة فلما وضعتني القبر المصرف ولم يستأذن.

۱۹۳۰ - عبد الرزاق عن الدوري وخميره عن المصلت بن بهرام عن المحارث بن وهب^(۱) قال : قال النبي على : لا تزال أمني على مُسكة من دينها ما لر يكتوا الناس البنائز إلى أهلها .

باب يدفن في التربة التي منها خلق

1971 – هميل الرزاق عن ابن جريج قال : أعبر في عمر بن عطاه ابن وراز " اعن اعن كورة مولى ابن عباس أنه قال : يدفن كل إنسان أب وراة المان المان عباس أبن قال : يدفن كل إنسان – إذا صليم طرافة إذ المناز عليه المان المان

مه پین مین طووی . (۱) آخرجه دش و عن الحسل من وجهین ۱۲۰:۴

٣٥) في ص فسبع - ويقرع ها وقيما يأتي ، وكانا في إ يُشرخ .

(٣) کالا ای ز وای سی بریع و هو کریت .
 (۵) داکره از آیی حام و قال : روی هی الصابحی و هن آی صد الرحمن السلمی .

جآءَى سنف محالرة إورنس (١٧٤) كات لك

6529 - الرابية كين يقلب الرَّرَاقِ، عن ابن غراج قالَ: خيفَتُ أَنَّ غَشَرُ بُنَ عَلِيهِ فَعَرَجَ مَعَ جَدَرَهِ قالتُ رُجِعَتَ فِي القَبْرِ الْعَدَرِفَ وَالْهُرَاسُنَا فِلْ

* * ان 2 کا جان کر کے بی معزے کری جہالی یا گاٹٹ کے بارسیدی تک ہے بات قائل کی ہے کہ والیہ بناز ہ کے ساتھ کے جب جناز کو گھری ان ایا کیا تو دہ انہیں چلے گے اورا تہیں کے امیاز سے گھری گی ۔

9530 - مدينة تبرق عَنْدُ الدَّرَّاقِ، عَنِ القُرْدِق، وَطَنْيَه، عَنِ الشَّلْبَ بْنِ يَلْهُوهُ، عَنِ الْعَدَيثِ بْنِ وَعَب المَانَّ: قَالَ النَّبِينَّ صَنْدَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَمَلَمَ: لَا قَوْلَ أَنْتِي عَلَى النَّسَاعِ بِنَ مِيهِمَ

** مارٹ میں ہے ایک کرنے جی : کی آرم میں کے برواد آریا ہے ۔

''نیمری امت اپنے وی میان وقت تک گاهن رہے گی آب تک وہ بنا از کوان کے اہل خان کے پیروٹیں۔ کر جون

بَابُ يُدْمَنُ فِي التَّوْيَةِ الَّذِي مِنْهَا خُلِقَ

ہاب آ دگی اُ کی مٹی بیل دگن ہوتا ہے جس ہے آھے پیدا کہا تھا ہو 1940ء اقدار ماجھ میں انداز انسان کے انسان میں انداز انسان میں اور انسان کی انسان کی انسان کی انسان کی انسان کی

9531 - اقرال: المجمود عَسْدُ الرَّرُّ فِي عَنِي النِّي خَرَيْجِ فَالَ: اَمْتِرُولِي عَمْرُ بُنَّ تَعَادِ فِي وَرَادٍ ، عَنْ مِنْتُمِ الْ عَوْلِي الْنِي عَنْاسِ اللّهُ فَالَدُّ يُعْتَقِلُ كُلُّ السِّدَانِ فِي الشَّرِّيْةِ اللّي طَيْقِ مِنْهَا

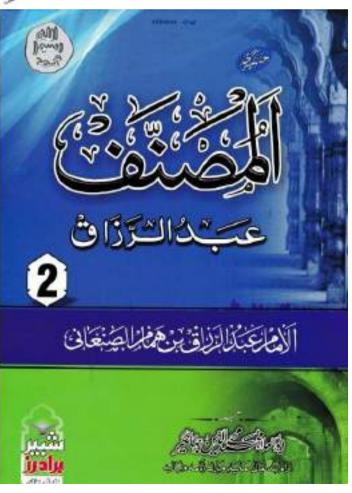
** أرابا عدارا والمال المرابع المساول الم

** かいかしゅうしなりできないというというないかり

"جب دورا فيل يوجل به والى الم المراول كرويا بالب

ا مام معالمان الآخريات في : الرست مراويت كروب كم هم كالثلاث بوجاسية النصائر الآل سن كي دوري يك مثل * كما جاسة كاكراً سنة الحرف المن على في كما جاسة المن المن التراسة كالعلق ب كرة الدي كالثقال عمل بكريوا ب است عن أن كابكر في كما جاسة وجوف في اكرم مختلات مراجع كما الوكيا كما الدي تصرفون كم بايا مثرًا).

0533 - آغاز كاب عَشْدُ الوَّزُانِ، عَن الْاَسْلَمِينَ فَانْ: اَخْسُونِي فَوْخَ لَنْ أَيْنَ بِلَانٍ، عَنْ لِيَ سُلْسَادَ



بالكل يهى بات (بمضمون و معنى) رسول الله مَنَّا اللهِ مَنْ اللهُ اللهُ لا إلله لا إلله لا إلله لا إلله لا الله لا إلله الله من الله من

السعدرة داد المدرية عادة

هَذَهُ حَدِيْتُكَ صَحِفَةَ الرَّسَنَةِ، وَلَوْ يَخْرَجَكُ وَأَنْسُ مِنْ أَمِنَ يَخْتَى الْأَسْلِيقُ عَوْ مَوْجُوبُونَوْ لِي أَنْ يَحْنَى وَأَنْسُرُ عِنْهُ تَعْتِيدُ وَلِهِذَا الْمَعِيثِ عَوْاهِدْ، وَأَكْثِرُكُ صَحِبَحَةً فِيلُهُا

جند ، حفرے او حد خدری الله فرارت جن : بی اکرم الله قربت یا ان (مکن الله میت که بال (مکن الله میت که بال سے گزرے با بالله کے بالد کا میکن قربت کا ایک الله کا بالا کا بارت کے اوالی الله الله الله الله کاری اور کا ایک اس الان کی طرف گذار کا کیا ہے جس سے اس کا بروائیا کیا ہے۔

ال في الرحل في الوجهات المستعدد في المستعدد الم

1957 ـ تَا حَدُّلُكُ لَا يُرْجِعُ اَحْدَدُ بْلُ سَلْمَانَ الْقَيْنَةُ بِنَقْدَاهُ، خَلَقَا فَاحْدَيْنَ بْنُ بَشَاءٍ الْغَيْخُهُ، حَلَقَا وَسَحَدَقَ بَنِنَ يُوْرَقِينَ الْوَرْقِي، حَدَّلَا فَاوَدْ بْنَ إِنْ إِخْلِيهُ فِي الْحَدَّى، فَلَا يَشْفُونَ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسُلْمًا إِذَا قَالِمَ اللّهُ الْعَلَى ضَلّا بِالْرِحِي جَعَلَ لَهُ بَلْهَا فَاعِنْدُ وَمِنْهَا

۵۰۵ منزے بند بر من منوان الافار ماتے جی کر سول اللہ تافان نے وہ اللہ علیا جب اللہ تعلیٰ کی بندے کی کی منسوس بیکر برور کی فیل کرتے کا اداد کرد سے قد میل اس کی کئی شوروٹ دکاریا ہے۔

1938 من اختراق فيل بن التأس الإشكامة إلى القبل بتكاف خلافا أن بعض المنطقة المنطقة المنطقة المنطقة الوجعة المناسطة المنطقة الم

Il Webster

مرية إلى ويبي الردين في أحامة "منع مزاميا الريق البري يهرون البنان علم عصيرة 167 8 الرعة لوجينة التناس على المسترد المسترد ويسترد المسترد الم

مندرجہ بالا صحیح الاسناداحادیث سے یہ بات سورج کی روشنی کی طرح واضح ہوگئی کہ امام الانبیاءوخاتم النبیین حضرت محمد مَثَلَّاتُیْمُ کا جسد مبارک اسی مٹی سے مس ہے جس مٹی سے اللہ ربّ العزت نے آپ مَثَلِّاتُیْمُ کو پیدافرمایا۔ لہذاوہ مٹی کیسے نہ افضل ہوئی جس مٹی سے اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ مَثَلِّاتُیْمُ کو تخلیق فرمایا۔

یہاں میں اپنی بات کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس تاریخی قول سے ثابت کر تاہوں جو آپ نے جمر اسود کو بوسہ دیتے ہوئ فرمائے: "حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْیَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ، عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِیعَةَ، عَنْ عُمَرَ - رضی الله عنه - أَنَّهُ جَاءَ إِلَى الْحَجَرِ الأَسْوَدِ فَقَبَّلَهُ، فَقَالَ إِنِي أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لاَ تَضُرُّ وَلاَ تَنْفَعُ، وَلَوْلاَ أَنِّي رَأَیْتُ النَّبِيَّ صلی الله عنه - أَنَّهُ جَاءَ إِلَى الْحَجَرِ الأَسْوَدِ فَقَبَلَهُ، فَقَالَ إِنِي أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لاَ تَضُرُّ وَلاَ تَنْفَعُ، وَلَوْلاَ أَنِّي رَأَیْتُ النَّبِيَّ صلی الله علیه وسلم یُقَبِلُكَ مَا قَبَلْتُكَ "۔" حضرت عمر رضی الله عنه جمراسود کے پاس آئے اور اسے بوسہ دیا اور فرمایا" میں خوب جانتا ہوں کہ تو صرف ایک پھر ہے، نہ کسی کو نقصان پہنچا سکتا ہے نہ نفع۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیت ہوئے میں نہ دیا "۔ (صحیح البخاری: کتاب الحج، باب مَاذُکِرَ فِی الْحَجَرِ الْأَسُودِ، ج٠، رقم الحدیث ۱۵۹۷)

باب حجراسود كابيان

(۱۵۹۷) ہم ہے محرین کیڑنے بیان کیا' انہوں نے کہا کہ ہمیں سفیان اوری نے خردی' انہیں اعمی نے ' انہیں ابراہیم نے' انہیں عالبی نے ' انہیں رہید نے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجراسود کے پاس آئے اور اے بوسہ دیا اور فرمایا میں خوب جانتا ہوں کہ تو صرف ایک پخرے' نہ کمی کو نقصان پہنچا سکتا ہے نہ نفع۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے میں نہ دیکھتا تو میں بھی بھی تجھے بوسہ دیتے ہوئے میں نہ دیکھتا تو میں بھی بھی جھے اوسہ د

• ٥٠ - بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الْحَجْرِالأَمْنُودِ ١٩٧ - خَدْنَا مُحَمَّدُ بَنُ كَبِيْرٍ قَالَ أَخْرَنَا سَفْيَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عِبْرَ رَضِيَ اللهِ عَنْ عَمْرَ رَضِيَ الله عَنْ عَمْرَ رَضِيَ الله عَنْ عَمْرَ رَضِيَ الله عَنْ عَمْرَ رَضِيَ الله عَنْ وَالله عَنْهُ (رَأَنَهُ جَاءَ إِلَى الْحَجْرِ الْأَسْوَدِ فَقَلْله فَقَالَ : إِنِي أَعْلَمُ أَنْكَ حَجْرٌ لاَ تَصْرُ وَلاَ تَفْعَلُ وَلاَ تَفْعَدُ وَلاَ اللهِ الله عَنْهُ وَلاَ تَفْعَدُ وَلاَ اللهِ عَلَمْ رَسُولَ اللهِ الله فَيْدُ لَكُ حَجْرٌ لاَ تَصْرُ وَلاَ يَقْعَلُكُ مَا قَبْلُنْكَ).

[طرقه في : ١٦٠٥، ١٦١٠].

قار ئین کرام سے گزارش ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس تاریخی جملے پر غور فرمائیں۔ ہم سب بیہ بات اچھی طرح جانت ہیں کہ حجر اسود کعبہ کے اندر نسب ہے، اس کامطلب حجر اسود کعبہ میں نسب باقی اینٹوں اور درود یوار کی طرح کعبہ کا حصہ ہے۔ اور بقول انجنیئر صاحب اوران کے حواریوں کے کعبہ اللہ کا گھر ہے۔ اس کے باوجو دبھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حجر اسود (یعنی کعبہ کے حصہ کو) صرف اس لیے بوسہ دیا کہ ہمارے بیارے نبی مَثَّالِیَّا ہِمَا نے اسے بوسہ دیا تھا۔

کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو میہ بات معلوم نہیں تھی کہ حجر اسود کعبہ کا حصہ ہے اور کعبہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا گھرہے؟ لہذا اللہ تبارک و تعالیٰ کا گھر نے بھی افضل ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حجر اسود کو بوسہ دیتے ہوئے میہ بھی تو کہہ سکتے تھے کہ ''کیونکہ تواللہ کے گھر میں نسب ہے اس لئے میں تجھے بوسہ دیتا ہوں''لیکن آپ نے ایسانہیں فرما یا بلکہ آپ نے بوسہ دیتا ہوں' کی وجہ رسول اللہ مثالیٰ تیا تیا تائی کیونکہ آپ ہے اچھی طرح جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ جہت و مکان کی قیدسے منزہ و مہرہ

ہے۔ اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے کعبۃ اللہ کو مجازاً اپناگھر نتایا ہے۔ اس کے برعکس رسول اللہ صَلَّاتِیْم کی ذات مبار کہ اس کا کنات میں سب سے افضل ہے۔

قار كين كرام ذرا غور فرمائيل كه حضرت عمر رضى الله عند نے جمراسود كوبوسه دين كاسب رسول الله مَنَّ اللَّهِ عَمَّا الله عَنَّ اللهِ عَنَّ اللهُ عَنَّ اللهُ عَنَّ اللهُ عَنَّ اللهُ عَنَّ اللهُ عَلَيْتُ اللهُ عَنَّ اللهُ عَنَّ اللهُ عَلَيْتُ اللهُ عَنَّ اللهُ عَلَيْتُ اللهُ عَلِيهُ وسلم يَعُولُ "مَنَ مَي وجه ہے كه نهى كريم عَنَّ اللهُ عَليه وسلم عَنْتُ مُعَلَيْتُ اللهُ عَلَيْتُ اللهُ عَلَيْتُ اللهُ عَلَيْتُ اللهُ عَلَيْتُ اللهُ اللهُ عَلَيْتُ اللهُ عَلَيْتُ اللهُ عَلَيْتُ اللهُ اللهُ عَلَيْتُ وسلم عَنْتُ اللهُ عَلَيْتُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْتُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْتُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْتُ اللهُ عليهُ اللهُ الله

١٣ - بَابُ مَنْ يُودِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقَّهْهُ فِي الْدُيْن

٧١ - حَدَثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَثَنَا ابْنُ وَهْبِ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابِ ابْنُ وَهْبِ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابِ قَالَ: قَالَ حُمَيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ النَّبِي اللَّهُ مَعَاوِيَةَ خَطِيبًا يَقُولُ : سَمِعْتُ النَّبِي اللَّهُ يَعُولُ : سَمِعْتُ النَّبِي اللَّهُ فِي مُعَاوِيَةَ خَطِيبًا يَقُولُ : سَمِعْتُ النَّبِي اللَّهُ فِي يَقُولُ : سَمِعْتُ النَّبِي اللَّهُ فِي يَقُولُ : سَمِعْتُ النَّبِي اللَّهُ فَي يَقُولُ : وَلَنْ يَقُولُ : وَإِنْمَا أَنَا قَاسِمٌ، وَا الله يُعْطِي. وَلَنْ تَوْلَلُ هَدِي الله يُعْلِي. وَإِنْمَا أَنَا قَاسِمٌ، وَا الله يُعْطِي. وَلَنْ تَوْلَلُ هَدِي الله يَعْلَى أَمْرٍ ا الله لا يَوْلُلُ عَلَي اللهِ اللهِ لا يَعْلَى اللهِ اللهِ لا يَعْلَى اللهِ اللهِ

باب اس بارے میں کہ اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ ہملائی کرنا چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عنایت فرمادیتا ہے۔ (اک) ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا' ان سے وہب نے یونس کے واسطے سے نقل کیا' وہ ابن شماب سے نقل کرتے ہیں' ان سے حمید بن عبدالرحمٰن نے کہا کہ میں نے معاویہ بڑھ سے سنا۔ وہ خطبہ میں فرما رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ طھ بڑا کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس مخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرے اسے دین کی سمجھ عنایت فرما دیتا ہے اور میں تو محض تقسیم کرنے والا ہوں' دینے والا تو اللہ ہی ہے اور ہی تو محض تقسیم کرنے والا ہوں' دینے والا تو اللہ ہی ہے اور ہی تو محض تقسیم کرنے والا ہوں' دینے والا تو اللہ ہی ہوئے سے اللہ کی مخالفت کرے گا ورجو شخص اللہ کی مخالفت کرے گا' بہاں تک کہ اللہ کا تھم (قیامت) آ جائے (اور بیر عالم فنا ہو جائے)

انجنیئر صاحب کی عقل و فہم کی دادد بنی پڑے گی اور ساتھ میں ان کے حواریوں کی سمجھ کو بھی جو کہ انجنیئر صاحب جیسے کم علم و کم عقل لو گوں کی باتوں میں آکرائمہ دین پر طعن و تثن کرتے ہیں۔ قار کین کرام اب مجھے یہ بتائیں کیا اللہ تعالیٰ اپنی کرس سے مس حالت میں ہیں؟ کیا اللہ تعالیٰ اپنی کرس سے مس حالت میں ہیں؟ کیا اللہ تعالیٰ عرش سے آپ کے نزدیک مس ہیں (نعوذ باللہ)؟ کیا اللہ تعالیٰ اپنی کرس سے مس حالت میں اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے محرّم ہیں اللہ تعالیٰ کی نبیں اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے محرّم اور عظیم ہستی کون ہے؟ نبی مُنَّا اللّٰهِ ہُیں یا نہیں؟ تو جس چیز سے اللہ تعالیٰ کا تعلق صرف ملکیت کا ہے وہ زیادہ افضل ہوگی یا جس چیز سے محرمصطفیٰ مُنَّا اللہ تعالیٰ سے محرمصطفیٰ مُنَّا اللہ تعالیٰ نبیں بلکہ آپ مُنَّا اللہ تعالیٰ کا تعلق صرف ملکیت کا بی مس ہوئی؟ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے عرش کو عظیم کہا ہے، کرسی کو بڑا کہا ہے، کعبہ کو حرمت والا کہا ہے لیکن یہ کہاں کہا ہے کہ یہ سب کا نئات کی باقی تمام چیز وں سے بھی افضل ہیں؟ اس کے بر عکس قرآن مجید میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ بھی تو فرمایا ہے کہ یہ سب کا نئات کی باقی تمام چیز وں سے بھی افضل ہیں؟ اس کے بر عکس قرآن مجید میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ بھی تو فرمایا ہے کہ یہ سب کا نئات کی باقی تمام چیز وں سے بھی الْبَیِّ وَالْبَحْ وَ وَرَزَقُنْهُمْ مِنَ اللّٰہ تبارک و تعالیٰ نے یہ بھی تو فرمایا ہے۔ '' اور ہم کو غزت بخشی اور ان کو جنگل اور دریا میں سواری دی اور یا کیزہ دروزی عطاکی اور اپنی بہت می مخلو قات (بڑی مخلوق) پر

"حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ مُسَاوِرٍ، خَتَنُ أَبِي عَوَانَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ ـ رضى الله عنه ـ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ "اهْتَزَّ الْعُرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ" " " حضرت جابر رضى الله عنه بيان فرمات بيل كه ميل نے رسول الله صلى الله عليه وسلم سے سنا ـ آپ صلى الله عليه وسلم نے فرما يا كه سعد بن معاذ رضى الله عنه كى موت برعرش بل كيا " ـ (صحيح ابخارى: ج٥، كتاب مناقب الأنصار، باب مَنَاقِبُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رضى الله عنه، رقم

فضيلت دى"_[سورة الاسرا: + 4]

مندرجه بالاروايت كى تفصيل مين قاضى أبويعلى محمد بن الحسين بن محمد بن خلف ابن الفرائر (المتوفى: ٢٥٨هـ) لكصة بين: "ليس مما يرجع إلى شيء من الصفات لأنَّ العرش محدث مخلوق، وغير ممتنع أن يهتز العرش عَلَى الحقيقة، ويتحرك لموت سعد، لأنَّ العرش تجوز عَلَيْهِ الحركة، ويكون لذكره فائدة وَهُوَ: فضيلة سعد، أن العرش مع عظم قدره اهتز لَهُ" - (إبطال التأويلات لأخبار الصفات: ص٣٨٣)

لموته، عَرْش الرُّخَن عَزَّ وجَلَّ. "!.

٣٦١- وفي حديث آخر: رواه بإسناده عن ابن عمر قال: قال رسول الله الله: وطفا العبد الصّالح الله عالمية العبدة الصّالح الذي تحرَّك له الغرش، وقُبحتْ له أبوابُ السّموات، وشهدة سَبْعُونَ الفّ مِن الملاقكة لم يَبْطُوا إلى الأرض قبل ذلك، ولقد ضُمَّ في قَرْءِ ثم أَفرح له، يعنى سَعْداً رحمه الله أنه.

اعلم أنَّ هذا الخبر ليس مما يرجع إلى شيء من الصفات لأنَّ والغَرْش، تُحذَّتُ تُحلوقُ، وغير ممنتع أنَّ بينزُّ العرش على الحقيقة، ويتحركُ لموت سعد، لأنَّ العرش تجوز عليه الحركة، ويكون لذكره فائدة وهو: فضيلة سعد، أنَّ العرش مع عِظُمْ فُذَره اهتزُّ له".

(٣) أخرجه الطيران في الكبير (٣٠/ ٢٩٠) عن غيلان بن جامع عن أبي عبدالله عن يحيى ابن أبي كثير عن أبي سلمة عن معرفيب عن النبي الله قال: واهتر العرش لموت سعد بن معاف. ذكره الهشمي في للجمع (٩/ ٣٠٩) وقال: رواه الطيراني وفيه عمرو بن مالك الخبري! وثقه ابن حيان وقال بغرب وضعفه أبو حاتم وأبو زرعة، وبقية رجاك رجاك الصحيح! كذا في للجمع! وليس في سند الطيراني عمرو بن سلك! وكنته أبو عنهان. وأبو عبدالله الذكور في الإسناد أم أعرف، ولعل في للطوعة في...

وفي المربخ الحطيب (٩/ ٤٩) عن عبدالله بن علي بن المديني قال: قلت لأبي: حديث رواء الوليد عن الأوزاعي عن بحيل عن أبي سلمة عن معيقب أن النبي ﷺ قال: واهترًا العرش لحوت سعده فقال: هذا الحديث كذبٌ مرضوع، رواء سلميان بن أحمد الواسطي وخمرو بن مالك.

(٣) صحيح، أحرجه ابن سعد (٣/ ٤٣٠) والنسائي (١/ ١٠٠) والبيهقي في وإثبات عداب القده (١٠٩) والحطيب في تاريخه (٦/ ٢٥٠) من طريقين عن عبدالله بن إدريس أخبرنا عبيداغة بن عمر عن نافع عن ابن عمر مرفوعاً به.

وسنده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين.

تنبيه: سقط من سند البيهقي في الطبوعة: حبيدالله بن همو عن نافع! (٤) اهتزاز العرش إنها هو لاستيشاره وسروره بقدوم أوحه، بقال لكلُّ مَنْ فَرَح بقدوم قادم = إنظالالتَفليلاتُ الكِخبَالالطِّنْفاتُ

تصنيف القاضي الامتام الاومَد إَنْ يَعَالَى الْمُعَلَّمُ الْمُؤْمِدِ الْمُعَلِّمُ الْمُؤْمِدِ الْمُؤْمِدِ الْمُؤْمِدِ الْمُؤْمِدِ الْمُؤْمِد فَوْرَ اللَّهُ وَجَهَدُهُ آمَيْن المتوفى سَنَة ١٥٥٨ه

تحقیق و است. الونی کالگانگی کالانگی کالیانی کالیک کالیک کالانگی کالیانگی کالیک کی کالیک کالیک کالیک کالیک کالیک کالیک کالیک

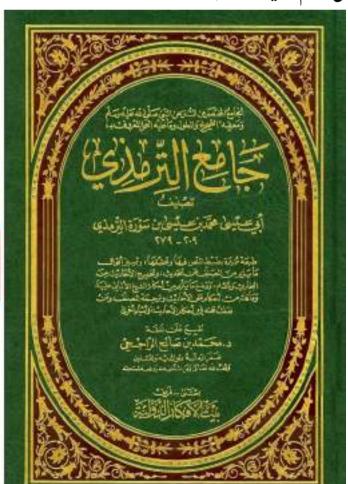
الجئزة الأول

"وعليه فليس ببدعٍ أن يقال: أن الرسول عليه الصلاة والسلام أفضل من العرش (على اعتبار أن العرش مخلوق وأن النبي صلى الله عليه وسلم أشرف المخلوقات)"-

انجنیئر صاحب نے عرش کے بارے میں عام اور لاعلم مسلمانوں کے سامنے کچھ اس طرح بیان کیاہے، گویا کہ عرش اللہ تبارک و تعالیٰ سے ملاہواہے حالا نکہ ایساعقیدہ رکھناتو در کناراییاسو چنا بھی گر ابی ہے، کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ عرش پر کس طرح جلوہ افروز بیں اس کی کیفیت ہمیں معلوم نہیں۔ جبکہ رسول اللہ منگالیٰڈیِم کا جسدِ اطہر قبر کی مٹی سے کس طرح ملاہواہے اس کی کیفیت ہمیں اچھی طرح معلوم ہے اور ساتھ میں یہ بھی معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسی مٹی سے آپ منگالیٰم کو تخلیق کیا۔ اب دیکھاجائے توعرش بھی اللہ تبارک و تعالیٰ کی مخلوق ہے جسے اللہ رب العزت نے تخلیق کیا اور سرورِ کا کنات امام الا نبیاءو خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ منگالیٰم بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں جن کو اللہ رب العزت نے تخلیق کیا۔ جب دونوں بی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں جن کو اللہ رب العزت نے تخلیق کیا۔ جب دونوں بی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں تو پھر دونوں کی افضلیت برابر بھی ہو سکتی ہے اور کسی کو دو سرے پر فوقیت بھی ہو سکتی ہے۔ تو پھر اس مسلے میں بدعقیدگی اور گر اہیت کی بات کہاں سے آگئی ؟اگر کسی مسلمان کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی ایک تعلوق (عرش) افضل ہے تو بھی اس میں کسی قسم کے اعتراض کی بات

نہیں اور کسی مسلمان کے بزدیک اللہ تبارک و تعالیٰ کی دوسری مخلوق (رسول اللہ صَلَّالَیْمِیُّمُ) افضل ہیں تو بھی اس میں کسی قسم کے اعتراض کی بات نہیں۔ انجنیئر صاحب جہاں دل چاہے قیاس کے گھوڑے دوڑا لیتے ہیں، کوئی قاعدہ بھی ہے ان کے قیاس کا؟ ہوسکتا ہے اس پر انجنیئر صاحب اور ان کے حواری یہ کہیں کہ عرش، کعبہ اور کرسی تواللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ خاص طور پر منصوب ہیں اوراللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے لیے تخلیق دیا ہے تو ہم کہیں گے کہ امام الا نبیاءو خاتم النہیین حضرت محمد صَلَّا اللَّیْمِیُّمُ کو بھی اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر اپنے دین کی تروت کے واشاعت اور جمیل کے لئے پیدا فرمایا اور تمام مخلوقات اِنس و جن میں سب سے افضل قرار دیا۔

"حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَر، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم "أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلاَ فَخْرَ وَبِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلاَ فَخْرَ وَمِيَ يَوْمَئِذٍ آدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ إِلاَّ عَلَيه وسلم "أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلاَ فَخْرَ " ـ قَالَ أَبُو عِيسَى وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنْ ـ وَقَدْ ثَعْنَ الأَرْضُ وَلاَ فَخْرَ " ـ قَالَ أَبُو عِيسَى وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنْ ـ وَقَدْ رُوعَ بَهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم " ـ "نبى كريم مَثَلِقَيْمُ لَمَ لَا الله عليه وسلم " والاد آدم كاسر دار مول الله صلى الله عليه وسلم " لَوْمَ عَن رسول الله صلى الله عليه وسلم " عَن رسول الله صلى الله عليه وسلم " مَا الله عليه وسلم " والاد آدم كاسر دار مول الله صلى الله عليه وسلم " والاد آدم كاسر دار مول الله صلى الله عليه وسلم " عَن رسول الله عليه وسلم " عَن رسول الله عليه وسلم " مَا الله عليه وسلم " عَن رسول الله عليه وسلم " والم ما الله عليه وسلم " والله وال



مين ده-عاب شاهيه - بريادي بدخي ه

ها شهر واقته والشهر وو دو توجه و ته فيش فالبرا فيلولون يقتد الرائيلية في بدارة الرائيسة والمنافق والمام من في ويشف به الطورة لا فيا ترضح في في في الرائيس في الرائيسة في المنافقة المنافق في المراثقة المنافق في الوارد والم التواريخ في الرائيسة في الرائيسة في الرائيسة في أن الرائيسة في أن الرائيسة في أن الرائيسة في الر

۱۳۳۰،۳۰۰ بسیر بیته درست در ش ۵۰ تار به کار براز فید آما بند دین رفعیش بشمی عصیر در فیز فان افور جیشی کا خبرهٔ خش (مدیر آریم)

۱۳۰۱ مصفوط خان معددی بسیطی طلاف خداد در رید انگریا خان جواندی دیگری طالعت خراج هایدان به خطراندیدی دارد در آن بازد در خان خان وادگر در خان بازد خطراندیدی در در از ادارد در خان خان وادگر در شاه در خان خان در خان در در از ادارد در خربید و این خوا در داشت در خد در در از ادارد در خربیز خان وجها در داشت در خد در در در دادرد در در خان خان وجها شدن در خان

ا فلق الوقو عيمتشي هذا خديدة خديق مناسخ. الدر المشالة المذاه إلى المراسخة الراميل مدريراً عديل بالمبتدا الراميد. إن المراسخ الدر عدمي أور 1948

رُ شِوْرِنَ لِنَوْ مُنْهِمِي إِنْ 1946 1910ج مسموم شاكا أن أن شرَ شاكا شيئا مَنْ أن شاكان فرا

وقاة عبداً عَنْ النَّبِيُّ وَلَا يُونِ مِنَا الرَّاهِ عَنْ لِي تَعْدَرُهُ عَلَى عَرْ فَرُ ﴿ ﴿ وَمِنْ اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَنْ الرَّاهِ عَنْ الرَّاهِ عَنْ الرَّاعِينَ عَلَى اللَّهُ ال

هان اتقو المحتمى ماه المدينة في يا". 1979- يسميدي الحك إنها أبراً الحزن طامل المديناً الحك التي القرائل الله على التراتيك المديناً علك الماذا إن المكتمة عام ال

پیران کا کارتر توزیرواندی پر کرد ترمیا از . امر ایل میشن که کنید کنیا نیسا که مورکندی و مشام پاستری استخاری کنیدیدی ۱۳۰۸ میشیع که پدار و مار سوات شریع که بشوری کنید میذر از دارد.

عَلَيْدَ مَشْرِ فَرَ قِيدٍ. فَرَ قُولُ فَنِي مَنْ مَنْفَرَقِيقًا عَنْ قَرْزُ فَنِي مَنْقٍ بِهِ رَسِّنَ فَقَا ﴿ النَّبِيّةُ الرّقَاعِيّةِ فَإِنْ فِنْ عَنْ قَرْزُ فَقِي مَنْ يَا فَقَرْ مِنْ قُرْزُ فَيْ رَبّاً فَنْكُ مَلْ رُشِقٍ فَأَنْ هَا أَوْمِ رَبّا فَيْ مَنْ فِي الْفَرْ مِنْ الرّواقِ فَيْكِ

قال الو عيدي 10 شيئاً فيناً سُيخ 1- يَابِ مَا جَادُهُي مِيادُ اللَّيْنَ

۲۰۱۹ جميد جيمونك تشاتراند شها خاد بشان خورخادي الاشتاد البادي بناد أناثة من الطب أن تم طاق في أن ماينة فزاني

نی خداده و اینده آن زیاری شده دم هی و پی زند کندایی خاد ایند تر میچ تدایی پدر ای وی آن آن آن از را رکون شده هی رخود شده ای از خی واد انداز ده می دیده دود رکون شده شده دم فیل را تاف ای اگر می اداره به ای روز د کنا دیگر اعدار خیرد فیل ایل میشی که عیده شد از این او ایران و ایران و ایران و ایران و ایران در

ه - يَنْهُ مَا جَاهُ فِي يَنْهُ مُنْوَا

۳۷۴۰ جسمیع (۵ خاک طبقار آباز شوار اثر الله بر الافتار والتماع خاک خان ارتش و الزاران اثر این الذار از این پشماد دادار این از از از

كر ايد قدا كري الإختران عدار بخرج نداخي ها مي كام من الروز قدا الراؤه على وابد خطر الحال وحالم فقرح فيها وابد والمار اللي عند يشاره به عام يخرج الهدارة الدراك الدراك الدراك المنافقة من الرائد عالم بخرار بالمنظم الرائد الدراك المنافق فقد الما الان المنافق المنافق المنافقة المناف ان دلائل کے بعد بھی اگر کوئی اس بات پر بصند ہے کہ یہ ایک غلط اور گمر اہ عقیدہ ہے تو پھر ہم اس سے مطالبہ کرتے ہیں کہ جو الزام الفاظ آپ نے علماءِ دیو بند پر لگایا ہے اور جو زبان آپ نے علماءِ دیو بند اور مفتی طارق مسعود صاحب کے لئے استعال کی ہے وہی الزام والفاظ ان محد ثین ومفسرین کے خلاف بھی استعال کریں جنہوں نے اس عقیدہ کو اپنی کتابوں میں رقم کیا۔ ان محد ثین ومفسرین کے خلاف زبان کھولنے کے بعد آپ ہمیں ان اشکالات کے بھی جو ابات دینے کے پابند ہونگے کہ جب ۱۰۰۰

ان محد ثین ومفسرین کے خلاف زبان کھو لنے کے بعد آپ ہمیں ان اشکالات کے بھی جو ابات دینے کے پابند ہو نگے کہ جب ۱۰۰۰ سال تک آنے والے تمام (حنی، شافعی، ماکی، حنبلی) محد ثین و مفسرین کاعقیدہ غلط تھا اوروہ گر اہ تھے اور موجودہ دور کے انجنیئر صاحب اوران کے حوار یوں کاعقیدہ صحیح ہے تو پھر سوال بیپیدا ہو تا ہے کہ انجنیئر صاحب تک صحیح دین کیسے پہنچا؟ کیونکہ دین اسلام تو آپ تک ان ہی محد ثین و مفسرین کی کتابوں کے ذریعہ سے ہی پہنچا ہے۔ پھر آپ نے ان گر اہ اور غلط عقیدہ رکھنے والوں کی کسی ہوئی کتابوں پر کیسے اعتماد کرلیا؟ اس طرح تو پھر رسول الله مَنَّ الله عَنَّ الله عَنَّ الله عَنْ مُحدَّدُ بْنُ أَیّ بِهُ الله عَنْ الله عَنْ مُدولُ الله عَنْ مُدولُ الله عَنْ الله عَنْ عَمْرو بْنِ دِینَارٍ ، عَنِ ابْنِ عَمْرَ ، قالَ وَسُولُ اللهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّم: «لَنْ عَنْ مَرْدُوقٍ مَوْ لَى الطّ مَلَة أَبِدًا ، فَعَلَیْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّ یَدَ الله عَلَی الْجَمَاعَةِ «"-"میری امت بھی گر ابی پر جمع نہیں ہوگی گئی الطّ برانی: حَامت ہے کیونکہ الله کا ہاتھ جماعت پر ہے "۔ (المجم اللبير للطبر انی: حَامَ ہے کیونکہ الله کا ہاتھ جماعت پر ہے "۔ (المجم اللبير للطبر انی: حَدہ میری امت بھی گر اللہ تھے المیں ہوگی کے تبیں ہوگی کے ماعت ہے کیونکہ الله کا ہاتھ جماعت پر ہے "۔ (المجم اللبير للطبر انی: حَدَان صلاح میں میں میں میں میں میں میں کہارے کئی جماعت ہے کیونکہ الله کا ہاتھ جماعت پر ہے "۔ (المجم الله علی الطبر انی: حَدَان میں کے ہماءت ہے کیونکہ الله کا ہاتھ جماعت پر ہے "۔ (المجم الله علی الطبر الی نے جماعت ہے کیونکہ الله کا ہاتھ جماعت پر ہے "۔ (المجم الله علی الطبر انی: حَدان میں کہارے کئی کے اللہ کا ہاتھ جماعت ہے کیونکہ الله کا ہاتھ جماعت پر ہے "۔ (المجم الله علی الطبر انی: حَدان کے جماعت ہے کیونکہ الله کا ہاتھ جماعت پر ہے "۔ (المجم الله علی الله علیہ کا ہو سے کیونکہ الله کا ہاتھ جماعت پر ہے " دو الله علیہ کے الله علیہ کیا کے میں کا میں کے ان کور کی کورک کے ان کی کی کورک کے کورک کے ان کی کورک کے کورک کے کورک کے کورک کے کورک کے کا کورک کے کورک کے کورک کے کورک کے کا کورک کے کو

الله ، مامن عبد بات طاهوا الا بات في شعاره ملك ، كلما تقلب من الليل ساعة قال لطلك اللهم الحفو لعبدك كما بات طاهوا ۽ -

19777 - حدثنا احمد بن الجعد الوشاء ثنا محمد بن بكار ثنا محمد بن الفضل عن سالم الاقطس عن عطاء عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : « صلوا على من قال لا اله الا الله ، وصلوا وراء من قال لا اله الا الله ، وصلوا وراء من قال لا اله الا الله ،

[عمرو بن دينار عن اين عمر]

المحدد عند الله على المحدد بن حنبل حدثني محمد بن المحدد بن حنبل حدثني محمد بن ابي يكر المقدمي ثنا معتمر بن سليمان عن مرزوق مسولى ال طلحة عن عمرو بن دينار عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : و لن تجتمع امتى على الضلالة ابدا فعليك المحامة قان يد الله على الجماعة ء -

18715 ـ حدثنا سهل بن ابي سهل الواسطي ثنا يحيى بـن حبيب بن عربي ثنا معتمر بن سليمان ثنا سليمان بن سفيـــان المدني عن عمرو بن دينار عن ابن عمر رضي الله عنه عن النبسي صلى الله عليه وسلم مثله .

١٣٦٢٢ ــ قال في المجسم ٦٧/٢ وفيه محمد بن الفضل بن عطبة وحسو تقاب ،

۱۳۱۲۲ ــ قال في المجمع ۲۱۸/۵ رواه الطبراني باستادين رجال احدهما ثقات رجال الصحيح خلا مرزوق مولى ال طلحة وهو ثقة . المعيم الكريكي المعين المعين المعين المعين المعين المعين المعين المعين المعين المعادلة المعا

حققه وخرج احاديثه جَمَّاتُنْ تُعَلِّمُ لِلْمِيْلِلْمِيْلِلْمِيْلِلْمِيْلِلْمِيْلِلْمِيْلِلْمِيْلِلْمِيْلِلْمِيْلِلْمِيْلِلْمِيْل

الجزء الثاني عشر

السيار مكلبة إن يمت يا القاهلان ما SALCA "حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ وَمَنْدَلٌ عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ أَبِي جَهْمٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ وَهْبَانَ، عَنْ أَبِي ذَرِّ، قَالَ وَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: "مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الإِسْلاَمِ مِنْ عُنُقِهِ" - "مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الإِسْلاَمِ مِنْ عُنُقِهِ" - "ابوذررضى الله عنه كت بين كه رسول الله صلى الله عليه وسلم نے فرمايا: "جس نے جماعت سے ايک بالشت بھى عليحدگى اختيار كى تو اس نے اسلام كا قلادہ اپنى گردن سے اتار پجيكا" - (صحيح سنن ابى داؤد: كتاب السنة، باب في قَتْلِ الْخُوارِنِجَ، ج٣، ص١٦٤، رقم الحديث ١٥٨)

د صحیح مش آور حاود e

إِنِّي لأَنْذِرُكُمُوهُ، وَمَا مِنْ نَبِي إِلَا قَدْ أَنْذَرَهُ قُوْمَهُ؛ لَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ ؛
 وَلَكِنِّي سَاقُولُ لَكُمْ بِنِهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلُهُ نَبِي لِقُومِهِ: تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ ، وَأَنَّ الله لَيْسَ
 بِأَعْوَرَ ؟ .

- صحيح: ق ، اقصة الدجال؛ .

٣٠- بَابِ فِي قَتْلِ الْخُوَارِجِ

٤٧٥٨ - عَن أَبِي ذَرُّ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ الله عِنْ

• مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِهْرًا فَقَدْ خَلْعَ رَبَّقَةَ الإسلام مِنْ عُنْقِهِ • .

- صحيح : الظلاله (٨٩٢) .

٤٧٦٠ - عَن أَمْ سَلَمَةَ زُوْجِ النَّبِيُّ ﷺ ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

قَمَنْ الْكُورَ بِلِسَانِهِ ، فَقَدْ
 بَرئَ ، وَمَنْ كُوهَ بِقَلْهِ ، فَقَدْ سَلِمَ ، وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ » .

فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ ! أَفَلا نَقْتُلُهُمْ ؟ وفي لفظٍ: أَفَلا نُفَاتِلُهُمْ؟ – قَالَ:

اللا؛ مَا صَلُواً ﴾ .

- صحيح : م . دالترمذي؛ (٢٣٨١) .

٤٧٦١ - عَن أَمْ سَلَمَةَ، عَن النَّبِي ﷺ . . . بِمَعْنَاهُ ، قَالَ:

﴿ فَمَنْ كُرِهُ فَقَدْ بَرِئَ ، وَمَنْ أَنْكُرَ فَقَدْ سَلِمَ ۗ .

صِّغِينَةُ لَيُلْهُ لَا يَكُامُونُ

للإمَامُ الحَافِظُ سُكَمَانَ بِنَ الْأَشْمَتُ السَّجِسْتَانِيَ الْأَسْمَتُ السَّجِسْتَانِيَ الْمُسَامِدِ وَعِد اللهِ

حَانِتُ مُعَدَّنَامِرُللِدِّنَ للأَلِبَانِي

المِحَلَّرالثَّالِث

مكتَ بِالْكَادِف لِلنَّشِيْرُوالوَّانِيْ يعَاجِهَا سَدِيهَّ بِدَالِمَ لِإِرْضِ السويَانِ

177

مندرجہ بالاصیح الاسناداحادیث کی روشنی میں ہم یہ کہنے پر حق بجانب ہو نگے کہ موجودہ دورکے انجینئر صاحب اوران کے حواری تو گمر اہ ہو سکتے ہیں لیکن یہ امت • • • اسال سے گمر اہیت پر ہر گز جمع نہیں ہو سکتی۔

مکمن ہے اب انجنیئر صاحب اوران کے حواری ہے دعویٰ کریں کہ پوری امت مسلمہ گر اہ نہیں ہوئی تھی، صرف وہی (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) محدثین ومفسرین اوران کے بیروکار گر اہ ہوئے تھے جن کا بیہ غلط عقیدہ تھا۔ تواس پر ہم انجنیئر صاحب سے مطالبہ کرتے ہیں کہ پچھلے ۱۰۰۰ سالوں میں گزرے ہوئے ان صحیح العقائد مسلمان اوران کے دور کے صحیح العقائد علماء دین و محدثین ومفسرین کی فہرست پیش کر دیجئے جن کا ایسا غلط عقیدہ نہیں تھا۔ اور ساتھ میں اس سوال کا بھی جو اب دید بجئے کہ ان صحیح عقیدہ رکھنے والے علماء نے خلاف آپ کی طرح اعتراض کیوں نہیں کیا؟ انہیں گر اہ قرار دے کر اسلام سے خارج کیوں نہ کیا اوران کے خلاف کتا ہیں کیوں نہیں کیوں نہیں دوارہ جا کیوں نہیں ہوئی کے القابات سے کیوں نہ نوازہ؟ بلکہ ہم

تودیکھتے ہیں کہ ہر دور کے محد ثین وائمہ دین نے اس مسئلے میں ان کی ہمایت میں ہی کتابیں لکھیں، اختلاف یااعتراض توکسی نے بھی نہیں کیا۔ اس کامطلب نہ یہ عقیدہ غلط ہے اور نہ ہی وہ تمام ائمہ دین غلط ہیں جنہوں نے اس مسئلے کو اپنی اپنی کتابوں میں رقم کیا، بلکہ انجنیئر صاحب جیسے کم علم و کم عقل لوگوں کی سوچ غلط ہے جنہوں نے علماءِ دیو بندسے بغض وحسد کے نتیج میں عام ولا علم مسلمانوں کے سامنے ایسے مسائل بیان کر کے انہیں ائمہ کر ام سے بدگمان کرنے کی ناکام کوششیں کی تاکہ ان کی اپنی دکا نیں چل سکیں۔

اگر چند کمحوں کے لئے مان بھی لیاجائے کہ یہ عقیدہ غلط و گمر اہ کن ہے تو پھر انجنیئر صاحب سے گزارش ہے کہ پہلے ان لو گوں پراعتراضات کریں اور حکم لگائیں جنہوں نے اس عقیدہ کی بنیاد رکھی، ان لو گوں کو گمر اہ قرار دیں جن ائمہ کرام نے اس عقیدہ کواپنی کتابوں میں رقم کیاہے اور ساتھ میں اس پراجماع بھی نقل کیاجیسا کہ:

ا- "وَكَانَ مَالِكٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ مَنْ فَضَّلَ الْمَدِينَةَ عَلَى مَكَّةً إِنِّي لَا أَعْلَمُ بَقْعَةً فِيهَا قَبْرُ نَبِيٍّ مَعْرُوفٍ غَيْرَهَا"- "امام مالك رضى الله عنه (المتوفى: 21هـ) فرماتے ہیں کہ جو مدینہ کو مکہ پر افضلیت کا قائل ہے اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ میں کسی الیی جگه کونہیں جانتا جہال کسی معروف نبی کی قبر ہو سوائے مدینہ کے ۔ لیکن مدینہ ایسی جگہ ہے جہال معروف نبی کی قبر ہے تو یہ وجہ ہے مدینہ کے مکہ یر افضل ہونے کی "۔ (التم صید لما فی الموطأ من المعانی والأسانيد: ج٢، ص٢٨٩)

289

وعقيل (1267) بن خالد وعبد الرحمان (1268) بن خالد بن مسافر كلهم عن ابن شهاب باسناده مثله . ورواه معمر عن الزهري عن أبي سلمة عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله . وقد رواه محمد بن عمرو . عن ابي سلمة عن أبي هريرة . وقد روى مالك ما يدل على أن مكة أفضل الارض كلها ، ولكن المشهور عن أصحابه في مذهبه تغضيل المدينة . حدثنا عبد الرحمان بن يحيى حدثنا محمد حدثنا أحمد بن داود حدثنا سحنون حدثنا عبد الله بن وهب قال حدثني مالك بن أنس أن آدم لها أهبط الى الارض بالهند أو السند قال يا رب هذه أحب الارض اليك ان تعبد نميها قال بل مكة نسار آدمحتى أتى مكة فوجد عندها ملائكة يطوفون بالبيت ويعبدون الله مقالوا مرحبا مرحبا بأبي البشر أنا ننتظرك ها هنا منذ ألفي سنة . حدثنا عبد الوارث حدثنا قاسم حدثنا أحمد بن زهير حدثنا قتيبة حدثنا الليث بن سعد عن عقيل عن الزهري عن أبي سلمة عن عبد الله بن عدى بن الحمراء تمال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم وهو واتف على راحلته بالحزورة بقول : « والله انك لخيـــر أرض وأهب أرض الله الى الله ولولا أنى أخرجت منك ما خرجــت » وكانمالك رضىالله عنه يقول من فضا لمدينة علىمكة اني لاأعلمبقعة مَّيها تبر نبي معروف غيرها . وهذا والله أعلم وجهه عندي من قول مالك فانه يريد ما لا يشك فيه وما يقطع العذر خبره ، والا فان الناس يزعم منهم الكثير ان قبر ابراهيم صلى الله عليه وسلم ببيت

المنتخصر فر من المنتخص المنتخص المنتخص المنتخص المنتخص المنتخص المنتقل المنتق

تأكيف ولامَه وقي فظرؤي حروست بن جيد ويتيا وين بمحدين دحبر ولبرولنجري والعرطبي (465 - 465ه)

تمعتنیْ سِنْ مِنْ لَاَمِرُلُاثِ 8 مَعادَیٰ الثَّانِیة 1401ھ۔13 اسٹ ویل 1981 م

¹²⁶⁷⁾ عقيل بن خالد ، هو عقيل — بالضم ابن خالد بن عقيل بالفتسح الايلي بفتح الهبرة أبو خالد الاموي مولاهم ، ثقة ثبت سكن المينة، ثم التسلم ، ثم مصر ، من السادسة ، مات سفة 144 على الصحيح و تقريسب التهذيسب »

¹²⁶⁸⁾ عبد الرحمان بن خالد بن مسافر المهمى أبو خالد المسري البيرها، عن الزهري ، وعنه الليث ، قال النسائي ، وقال ابن يونس : مات سنة 127 . ه الف الأد ـ ق ع

۲- "قاله ابن عبد البر وغيره، وأفضل بقاعها الكعبة المشرفة ثم بيت خديجة بعد المسجد الحرام، نعم التربة التي ضمت أعضاء سيدنا رسول الله صلى الله عليه وسلم أفضل من جميع ما مرحتى من العرش"- "ابن عبد البر القرطبى الماكل عبد الله وفي: ۳۲۳ه و) فرماتي بين كه: مكه مين تمام جگهول سے افضل كعبة الله ہے اوراس كے بعد حضرت حديجه رضى الله عنها كاهر ہے - البته إن تمام جگهول سے افضل وہ مٹی ہے جو نبی كريم مَلَّ اللَّهُ عَلَيْ اللهُ عَلَى اللهُ على الخطيب: جا، ص افضل وہ مٹی ہے جو نبی كريم مَلَّ اللهُ اللهُ على الخطيب: جا، ص ا • ا)

النجاري على النظارات

وَهُوَ حَاشِيَة الشَّخُسُلِمَان بن مِحَدَّ بن عُمَرَ المُحَدِّمِي الشَّافِي المُحَدَّ الحَدِيمِ الشَّافِي المُسَنَّمَة المُسَنِّمِ المُسَافِي المَعروف المُطلِبالشيني المعروف المُطلِبالشيني المعروف المُطلِبالشيني

> الجــزء الأول دارالكتب العلمية

كتاب الطهارة/اللثول في ألواع المياه

﴿ وينزل عليكم من السماء ماه ليطهركم به ﴾ [التنال: ١١] وبدأ المصنف رحمه الله بها لشرقها على الأرض كما هو الأصح في المجموع، وهل للمراد بالسماء في الآية الجرم المعهود أو السحاب؟ قولان، حكاهما النووي في دقائق الروضة، ولا مانع من أن ينزل من كل منهما.

يدوي كدوي النحل. قبل: بكاء السماء حمرة أطرافها اهد. وعن أنس بن مالك عن النبي الله قال: قما من مؤمن إلا وله بابان باب يصعد منه حمله وباب ينزل منه رزقه فإذا مات بكي عليه باب حمله و فيل: المراء أهل السماء والأرض ذكره النبتي على المعراج. قوله: (الشرقها على الأرض الفيل على المعراج. قوله: (الشرقها على الأرض افضل وعليه مثابغنا اهد ق ل. قال الرملي في شرحه: ومكة أي وكذا يشية المحرم أفضل الأرض للاحاديث الصحيحة التي لا تقبل النزاع كما قاله ابن عبد المبر وغيره، وأفضل بقاعها الكعبة المشرفة لم بيت خديجة بعد المسجد الحرام، نعم الربة التي ضعت أعضاء سيدنا رسول الله الله أفضل من المعرات السعوات المبع عا مرحى من المعرش اهد. وقال والله في حواشي الروض: وأفضل من السعوات السعوات المبعودين والكرسي والجنة.

قان قبل! يرد على ذلك أنه عليه الصلاة والسلام ينقل من أفضل لمفضول. والجواب: إنه خلق من تلك التربة، قلو كان ثم أفضل منها لخلق من ذلك، كما قبل إن صدر، عليه المسلاة والسلام لما شق فسل بعاء زمزم، قلو كان ثم أفضل منه لفسل بذلك الأفضل على أنه ورد؛ هما بين قبري ومنيري روضة من رياض الجنة، قان حمل ذلك على أنها من الجنة حقيقة زال الإشكال، ويكون المراد بالبيئة ما بين ابتقاء قبري أي لا من آخره روضة، فيكون القبر داخلاً في الروضة احد. ومعنى قوله: زال الإشكال يعني بأن ينقل ذلك الموضح بعينه في الآخرة إلى الجنة كما قاله بعضهم، وقال أيضاً في معناء أي كروشة من رياض الجنة في نزول الرحمة وحصول السعادة بما يحصل من ملازمة حلق الذكر فيها، فيكون تشبيهاً بغير أدافه أو الدعني أن العبادة فيها تؤدي إلى الجنة فيكون مجازاً هذا محصل ما أوله العلماء في هذا الديرة.

ونقل بعضهم عن ابن حجر أن قبور سائر الأنبياء أفضل مما تقدم ذكره، كقبر نبينا ؟ و والذي في شرحه على المتهاج كشرع م رام تستنن فيه إلا البقعة التي ضبت أعضاءه ؟ و وقضية اقتصارهما عليها اختصاص الحكم الملكور فها دون فيرها مما ذكر اهم. قال بعضهم: ويقى النظر فيما ضم روحه الشريقة ؟ هل هو أقصل مما ضم الأعضاء أو مساويه في القضل أو ما ضم أعضاءه الشريقة أفضل مما ضم روحه الشريقة؟ حرده.

قوله: (في المجموع) اعتمده الرملي. قوله: (أنَّ ينزل من كل منهما) أي ينزل على

س." الْكَعْبَةُ أَفْضَلُ مِنْ مُجَرَّدِ الْحُجْرَةِ، فَأَمَّا وَالنَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فِيهَا؛ فَلَا وَاللَّهِ وَلَا الْعَرْشُ وَحَمَلَتُهُ وَالْجَنَّةُ، الْمُحُجْرَةِ جَسَدًا لَوْ وُزِنَ بِهِ لَرَجَحَ "-" ابووفاء على بن عقيل صنبلي عَيَّال صنبلي عَيَّال صنبلي عَيْال عنبلي وَيَاللَّهُ وَرَنَ بِهِ لَرَجَحَ "-" ابووفاء على بن عقيل صنبلي عَيَّال صنبلي عَيْاللَّهُ وَرَنَ بِهِ لَرَجَحَ "،" ابووفاء على بن عقيل صنبلي عَيْالله والله كي قسم اب نه كعبه نه عرش اس الله عليه وآله وسلم كاجسم مبارك اس مين ہے توالله كي قسم اب نه كعبه نه عرش اس الله عليه وآله وسلم كاجسم مبارك اس مين ہے توالله كي قسم اب نه كعبه نه عرش الله عليه وآله وسلم كاجسم مبارك اس مين ہے توالله كي قسم اب نه كعبه نه عرش الله عليه وآله وسلم كاجسم مبارك اس مين ہے توالله كي قسم اب نه كعبه نه عرش الله عليه وآله وسكتى ہے اور اگر سارى مخلوق كو ججرہ شريف كے ساتھ توله جائے تو بھي وزنى موكائ والله الله وسكتى ہے اور اگر سارى مخلوق كو ججرہ شريف كے ساتھ توله جائے تو بھي وزنى موكائ - (كتاب الفنون لابن عقيل بحواله؛ بدائع الفوائد لابن القيم :جسم ص ١٩٥٥؛ الروض المربع شرح زاد المستقع: ص ١٩٦٩؛ الإنصاف في معرفة الراج من الخلاف: جسم ص ١٩٥٥)

(وحومها) بريد في بريد وهو (ما يين عير) جبل مشهور بها (إلى ثور) جبل صغير لوته إلى الحمرة ، فيه تدوير ليس بالمستطيل خلف أحد من جهة الشمال، وما بين عير إلى ثور هو ما بين لابنيها، واللاية الحرة، وهي أرض تركيها حجارة سود.

وتستعب للجاورة بكة ، وهي أفضل من للدينة ، قال في القنونه: الكعبة أفضل من مجرد الحجرة فأما والنبي علم فيها فلا والله ، ولا العرش ، وحملته ، ولا الجنة لأن بالحجرة جسمًا لو وزن به لرجح . اهـــ

وتضاعف الحسنة والسيئة بمكان وزمان فاضل

باب ذکر دخول مکة وما يتعلق بـه من الطواف والسعي

(يسن) " دخول مكة (من أعلاها)" ، والخروج من أسفلها .

(و) يسئ (دخول السجد) الجرام (من باب يني شيبة)، لما روى مسلم، وغيره، عن جساير اأن النبي قلة دخل مكة ارتفاع الضحى، وأناخ راحلته عند باب بني شيبة، ثم دخل (١٠٠٠)، ويسن أن يقول عند دخوله: بسم الله، وبالله، ومن الله، وإلى الله، اللهم افتح لي أبواب فضلك، ذكره في أسباب الهذاية .

(٩) قطعة من حديث جابر بن عبدالله رضي الله عنهما. الغفر الإرواء (٢٠٣/٤).

- اا قوله: يسن من أحلاء يعني من ثابة كذاء وهي ثنية ربع الحجول وهل يسن ذلك لكل أحد حتى من كالت في خير طريقه يدخي من كالت في خير طريقه يدخي الهاء أم هي سنة لن كالت في طريقه أو قريباً حد؟ ظاهر كلامهم الأول فيعدل إليها ، وذهب جماعة من الشافعية أنه لا يسن العدول إليها لمن تكن في طريقه ، وأما الحروج فيسن من أسفل مكامن ثنية تحدي وهي ثنية ظرب مشعب الشافعيين بقال لها باب شبكة ، وقال بعضهم وتعوف الآن بربع الرسام وهي في الشارع العام الموصل إلى جرول ، والله أعلى.
 - و ذكر ابن الغيم في الهدى أن النبي الله و على مكة في الممرة من أسفلها، والله أعلم.

- 770 -

وقد ورد ه أخرَّم ما بين لا بقبها » وفى رواية « ما بين جبليها » وفى رواية « ما بين مأز سبها » .

قال الحافظ الملامة ابن حجر فى شرحه : رواية ٥ ما بين لا بنيها ٥ أرجح لتوارد الرواية عليها . ورواية ٥ جبليها ٥ لا تنا فيها . فيكون عند كل جبل لا يَّهَ . أو ٥ لابنيها ٥ من جهة الجنوب والشهال . و ٥ جبليها ٥ من جهة المشرق والمنرب . وعاكمه فى للطلع .

وأما رواية " د مأزميها » . فالمأزم : المضيق بين الجبلين . وقد يطلق على الجبل

فدائد

ال**دُّولِي : سَكَة أَفْضَلَ مَنَ المَّدِينَة . على الصحيح من المُذَّهِبِ . وعليه الأُصَّابِ** ونُصرِه القاضي وأصحابه وغيرهم .

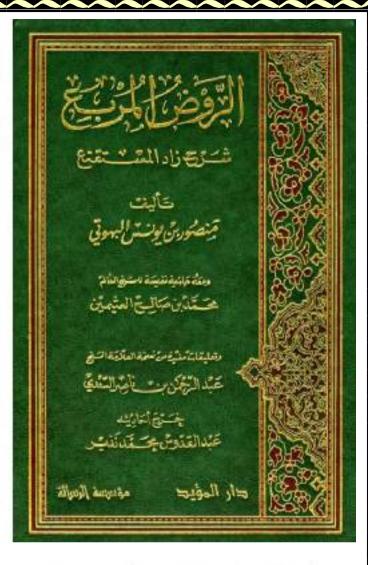
وأخذه من رواية أبى طالب _ وقد سئل عن الجوار بمكة _ ? فقال : كيف لمبا به ؟ وقد قال النبي صلى الله عليه وسلم ﴿ إنكِ لأحب البقاع إلى الله · وإنك لأحب البقاع إلى » وعنه : المدينة أفضل . اختاره ان حامد وغيره .

وقال ابن عقيل في الفنون : الكعبة أفضل من بجرد الحجرة . فأما وهو فيها : فلا والله ولا المرش وحملته والجنة . لأن في الحجرة جسداً لو وزن به لرجع^(١) . قال في الفروع : فعل كلام الأصحاب أن القربة على الخلاف .

وقال الشيخ تتى الدين : لا أعلم أحدًا فضل التربة على الكعبة إلا القاضى عباض . ولم يسبقه أحد .

وقال في الإرشاد وغيره : محل الخلاف في المجاورة . وجزموا بأفضلية الصلاة .

(١) الجد جدد بشركا أخبر الله . ومن أصدق من الله قبلا؟ . و هذا غالو يكرهه الله ورسوله . قإن فوق العرش ربنا العلى العظيم سبحانه . هذا تكلف ما لا ينبغى ، ودخول فيا ليس من شأننا . فاكان أولاهم بالإمساك عن هذا .



المخالفات

الانصا

قَفَضَلَ الْامْرِيَطِبَعِهِ وَقَرْزِيهُ عَلَى تَغَفَّتِهِ ابْنِهَاءَ وَجَهِ آهَٰهِ ، وَرَجَاءَ الْمُؤْوَةِ فِي وَارِكُرَامَتِهِ غِنَى آثار السَّلَف الصَّالِحِينَ ، المُهْتَدِى بَهَدَى سَيَدِالمُسْلِينِ صَالِحِ المُهِلَّلَةُ أَمِيرا المؤمنِينِ وَامْا مُ المُؤَخَدِينَ مَيْلِكِ العَلْمَاءِ وَعَالِمُ المُلْوَكِ المُلِكُ سُمِعُو ذَيْنَ عَلِاللَّمَاءَ وَعَالِمُ المُلُوكِ المُلِكُ سُمِعُو ذَيْنَ عَلِاللَّمِ مِنْ الْمَعْظِمَ أَشْعَالَهُ مُعِلُولُ حَيَالِينَةً المُهَاوَى وَالْمَالِكَةَ ٣- "قال الشيخ الحقاً هي ينقل عن الإمام السبكي وسلطان العلماء العز ابن عبد السلامويقرهم على قولهم قال القاضي عياض اليحصبي في كتابه الشفا: ولا خلاف أن موضع قبره صلى الله عليه وسلم أفضل بقاع الأرض فعلَّق عليه الشيخ الحقاً هي ي بل أفضل من السموات والعرش والكعبة كما نقله السبكي رحمة الله" - " قاض عياض الماكل عليه الشيخ الحقاً هي به بل أفضل من السموات كالعرش والكعبة كما نقله السبكي رحمة الله" - " قاض عياض الماكل تحتيظتة (المتوفى: ١٩٠٩ه م) فرمات بين: اور اس ك خلاف كوئى نهيل كه بي صلى الله عليه وسلم كي قبر مبارك تمام زمين سے افضل به اس پر علامه خفا في مُعطف الله علي الله علي الله عليه والله على الله عليه والله على الله عليه والله على عبيض عياض به افضل به ور السول على عبيض عياض به افضل به ور السول الله على مثل الم سبكي مُعطف للقاضي عياض به الله الفي القياضي على الفي القدسي شرح ور د السح للبكرى به ١٢٠١٠ الله على المنا العلمية والتربوية والتربوية به ١٠٠٠ من المنا العلمية والتربوية و ١٠٠٠ من العلم الله العاض التعلم السلة المحاضرات العلمية والتربوية و ١٠٠٠ من ١٠٠٠ من المنا العلمية والتربوية و ١٠٠٠ من المنا العلم الله العاض التعلم المنا العلمية والتربوية و ١٠٠٠ من المنا العلم المنا العلم المنا العلم القله المنا العلم الله العالم المنا العلم المنا المنا المنا المنا المنا المنا العلم المنا العلم المنا المنا المنا العلم المنا ال

الشكات المشكرة المصطفى المقاضى عياض المعلى عياض الملفضل عياض المتغيث عياض المتغيث المتعارض ا

> غنين على محي*ت الب*خاوي

الخيرة الأول

الناشيد عارالكتاب الاعربي منط (1970-1980)

- 144 -

فى الحديث المتندّم على طاهره ، وأنَّ الصلاةُ فى السجد الحرام أفضلُ ؛ واحتشّوا بحديث ِ [غَبْد اللهُ]⁽¹⁾ بن الرُّبَير ، من الدبنّ صلى اللهُ عليه وسلم⁽¹⁾ بمثّل حديث أبى هريرة ؛ وقيه ؛ وصلاةً فى السجد الحرام أفضلُ من الصلاة فى مسجدى هذا مائد ملاة

ورَّ وى تتادة مِثْلَة ! فيأَ لِى فَصَّلُ الصلاةِ في لاسجدِ الحرام على هذا على الصلاة في سائر الساجد بمائة ألف .

ولا خِلَافَ ٢٦٠ أنَّ موضِح ۖ كَثْرِه أَنْصُلُ بِقَاعَ الأَرْضَ .

قال الغاض أبر الواليد الباحق : الذي ينتَخيه الحديثُ عَالفهُ حُسَكُم مسجد مَـكُةُ الـاثر الساجد (4) و لا يُعَلِّم منه حُسَكُمُهُمْ مع الدينة (*) .

وذهب المُلْحَاوى إلى أنَّ هذا التنضيلَ إنما هو في صلاقِ النَّرْضِ .

وذهب مُعلَرَّف من أصحابنا إلى أنَّ ذلك في النافلة أيْضاً ؛ قال : وجمعة ُ خبرَّ من جمعةِ ، ورمضان خَيْرَ من⁶⁷ ومضان ،

وقد ذكر مبد الرزاق في تنطيل رمشان بالدينة وغيرها سدينا تحوم

وقال ملَّى اللهُ عليه وسلم (٧٠ ؛ ما بين بَهْتِي ومِثْبَرَى رَوْضُهُ من رياض الجنة .

1136.

(۲) الذي أخرجه أحمد ، وابن حبان .

(م) قال السبكي : الإجماع على أن قبره صلى الله عليه وسلم أفضل البناع ؛ وهو مستنى من عضال مك على اللدنية .

(ع) قال التفاجي : حق مسجد الرسول الآنه ذكر فيه التفاشل بين العلاة في السجدين.

(a) حَكُمًا ؟ أي حَــكم مَكَمَ في التفاضل مع الدينة و بالقياس إليها بالتفاضل ...

(٦) وهو ما رواد الطيراني وغيره عن بلال أنه صلى الدعايه وسئر قال : صيام شهر رسفان
 ف الدينة كصيام ألف شهر هيا سواها .

و (المراد الثانية) و فرص خطارالدان و فرص خطارالدان و فرص خطارالدان و فرص خطارالدان الشاهد و المراد المراد

وروى تا انتخذه) اى مثل حديث ابن الزيرق افتنا بشدكة (قرأى فقدل الصلاة في المسحد الحسرام على هذا) لذى روامان الزير وقدادة إلى الذي قسار المساحد ما القال والمان الزير وقدادة إلى الذي قسار المساحد ما القال والمان الزير وقدادة إلى الذي قسار المساحد ما القال الذي الذي الذي المساحد ما القال المساحد على المساحد والمساحد والمساحدة والمساحدة والمساحدة والمساحدة وقد والمساحد والمساحدة والمساحدة والمساحدة والمساحدة وقد والمساحدة والمساحدة

وتعرافد صدقوات كنهاعات كالنفس منزكت زيء أواها وفالبان عبدالملام التفضيل بكون لامو وغيرالعمل فقوره طي الدنعالي عليه ومطرا قضمل الامكنة لتجلى أقداء عما بترل عليه من الرحة والرصوان والملاشكة إلاساجة الى ماقدل أنه صلى الله عليه وسلمحي في قسيره له اعسال في معضاء مفوان كان محيده اولوسلمنا ان الكان لا أفضال الدفي ذا له فالفضل كفي أنه لاجل ماحل فيموقول السروحي من المحتقية لم تجدمن أهر على لهذا في مذهبنا البس يتوقف فيعبل أعدم وقوفه عليه ويكني لفضله مااشتهرمن ان كل احديدفن في النربة التي خلق منها ه فات وفي هذا فضال ضعيعيه وغركني شرفالهماحتي فالرقء وأرف المعارف ووي عن ابن عباس ان أصل طبقته صلى الله تعالى عليه وسلمن سرة الارض وهوه وضع الكعبة وكذفاول ماأساب ذريته صلى اغه تعسالي عليه وسلم ومتهاده يت الأرض فهو أصل التكوين والكائنات تسعاه واساء وجااه وفان أفي طبيته محل دفته صلى الله تعالى عليه وسدلم فني اتحة بفقل يدفن الافي أصل آلكه به الذي خلق منها صدلى الله عليه وسلم نهي وهوغر بسالا علومثها الابالنقل وهوقول تفقو نؤ الديما ماءفي دمض الاكتماران سارهان عابسه الصلاة والسلام ذارمحسل امرتدينا واخد براءمية برانيه وترك ثم أرده معالة من الحباريني اسرائيسل ون مشموه جريداليم فلما ما همماعمرة واكفر والمقامنة الله على المكافرين وهمتابحث وهوان البغمة التي ضمت المحدد العشم اذاكان أنصل من ما ثر البغاع يلزم ان بكون المدينة أفضل من كقبلاتراع لان المدينة هي ثلاث البقعة مع زيادة و زيادة الخسير خسيرة كيف يتصور الخسلاف غمعلى هذابل تغول المدينة معده جرته صلى لقه عليمه وسلرا ابها وافامته بها تفضل مكه حينش ذلان شرف المكان بالمكن فسلام من تحر مواتحة لاف حتى قام عاب الدايد ل بفي كالم شيخة ابن قار بالقتضى مانفذران أفضل المغمة التي منهت أعضاه وصلى الآية نعالى عليموم لرنابت فيدل دفنه فوجها وقبل موته بلروتيل هجرته تع قديقال تفضياها على الكعبة والعرش والكرسي المساح تدوقنه الشرفها بالاقبالا لانهام وفلا إس فيها الالنها بزوه ن الكعبة عرد فسالا مريدع الى بقيمة احراثها الاان بقال اعداده لدفنه صلى الله تعالى عليه وساؤها اقتضى مرتبها على بقية الاحراء وسل دفته فيها إحفاوهل البقعة المذكورة أفضل من براه عليه ألصلاة والسلام في الحنسة أوستراه وبها أفضل

(وروى قادنىنلە) وفي المدخار وي من قالة أى شل حديث ابن الزبيم (نيأني فضيل الصلاقق المجدا مرام على هذا)أى النول اله: ج الفنسورله يحديث ان الزسر (على الصدلاة في سائر الماجدد) أي ولوسجد المدينة (عائة أاف) قال المجازي مروى عبائفوا المباقول ألفاهم اله أعد م في للبنى وتمحر بف المعنى ثم اعدران العلماء صرحوا بان هذه المضاء فذفهما رجم الحالة واب فذواب صلاة فيديز بدعلى ثواب مالة الفاد يسماسواه ولابتعدى ذلك الى الأخ اعتناله والتحثي لوكان عايمه صيلاتان نصلى قمسحدالدينة أوالمجدا عرام أوالمحد الانمى مسلاة لمتحزثه عنهما وهذاعا لاخلاف فيمين العاماء خلافالما يغتر يدبعه ضامحها (ولاخىلاف) أى بىن الماءالامصار(انموضع أمروصل ليدندالي عامه المأاصل فاعالارض) أى شرف قدره وكرمه

241

شرح القصيدة الميمية للمؤلف

وأتشد بعضى الأفراد يبتغي المراد قوله:

حنزم الجسيع يسأن خبير الأرض منا قسد حساط ذات المنصطفى وحسواها ونعسم لقسد صددوا مساكتها علست كالسفس حبين زكست زكسا مأواهما

قال الزركتي: اإعلام المساجد بأحكام المساجده، بعد ما نقل حكاية الإجاع عن القاضي عياض الواجد وغيره عن كل ماجد، وحكمة التفضيل الجاورة كل قبل: وللمجاورة تأثيره وفندا يحزم عن المحدث من المصحف، قال القراقي: ولما خفي هذا المعنى على بعض الفضلاء أيكر الإجاع في ذلك، وقال التفضيل إنها هو يكثرة النواب على الأعمال، والعبل على قبره الراق تعذر النواب عناك على عمل العامل، مع أن التفضيل إلها يكون باعباد، كيف يحكي الإجاع في أفضلية تلك البقعة على سائر البقاع ؟ لنهي،

ولم يعلم أن أسباب التفضيل أعم من الثواب، والإجاع متعقد على التفضيل بهذا الوجه، تكترة التواب على الأعهال، ويلزم أن لا يكون جلد المسحف، ولا المسحف نف الفسل من غيره؛ لتعذر العمل فيه، وهو خرق للإجاع، انتهى.

وألف يعضى أهل العصر رسالة في هذه السألة، وهي ما ذكره المرضفي وغيره وما لقله به أسلقنا من عدم ورد ذلك في أحاديث دين المالك، لكن قال الحفاجي ـ رحمه المهم عند قول صاحب «الشفاه»: ولا حلاف أن موضع قيره أفسل بشاع الأرض كلها، بل أفضل من السموات، والعرش، والكمية؛ كما تقله السبكي نشر فه يجه، وعلو قفره، شم قال: وقال في عبد السلام: النفطيل يكون لأمور العمل، قفيه يجه أفضل الأمكنة لنجل الله تعلل بها ينزل من الرحمة، والرضوان، والملاتكة، ولا حاجة إلى قبل من أنه على على في قبره، له أعيال في مصاعفة -وإن كان صحيحًا- وإن سفينا أن المكان لا فضل له في قاده كلي أنه الأجل ما حلى فيه.

وقول السروجي من الحنفية: لم نجد من تعرض لهذا في مذهبنا، ليس للتوقف بل فيه، بل لعدم قومه عليه، ويكفي لفضله ما اشتهر أن أحدًا يدفئ في التربة التي خلق منها، قال: قلت: وفي هذا فضل لضجيعه وفخر، كفي شرقًا لها كيا مر، حتى قال في اعوارف المعارف»: روى ابن عباس: إن أصل طبته في من مرة الأرض، وهو موضع الكعبة بمنكة، فأول ما أجاب درته فيه أي: عند قول الله تعالى: ﴿ أَنْتِنَا طَوْعًا أَوْ تُوْعًا فَالْنَا أَنْتِنَا الضّيَا أَعُ الشِّهُ سِيكُا الضّيَا أَعُ الشِّهُ سِيكُا يُعْلِحُ الفَّكُمْ الْفَكُرُ الْمُكُلِّمُ الْفَكِرِ مُعْلِحُ الفَّكِمِ المُعْمِرِ المُصري

تآگیفٹ شیخ ایلیشعلم الاُشتاذ قطبُ الاُقطَابُ مصطفیٰ بُن کمآل الدَّیْ البکریٹ الدُمَّ **ف**ر ۱۱۲۱ع میزی

> تمثيق تغايف الميشتخ لأتقرفزير المزندي

> > المنجتريه النافيت

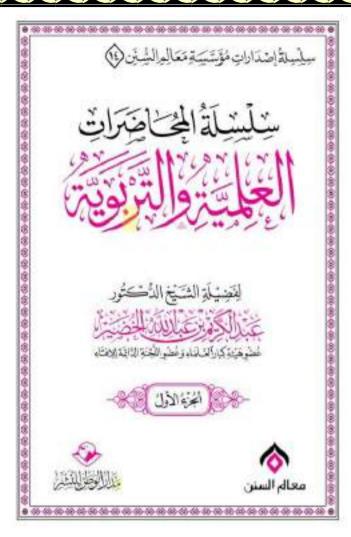
تامة لطبع القرآن الكربم. ووقعت بيدي تسخة <mark>من</mark> الشيائل التبوية، للترمذي طبعت طبعة قريبة مما تقدم.

لا شك أن المبالغة في إخراج هذه الكتب يدل على شيء، وليس معتى هذا أننا تدعو إلى إهمال الكتب المتعلقة بسيرته ﷺ وشهائله وخصائصه كما يزعم بعضهم، فقد وقع في يدي قبل سنين كتاب اسمه: اجؤنة العطار اأ^{ال}، يرمي أتمة الدعوة وعلماء هذه البلاد بأنهم جفاة، وأن أحدهم يقول: اإن عصاه أنقع له من النبي ﷺ، سيحانك هذا بهتان عظيم، ويستدل على ذلك يأتنا لا نقراً في الشفاء أأاً، والمواهب ۖ"، ودلائل الحبرات وتحوها.

والحق أن العلماء في هذه البلاد يعنون بجانب التوحيد وسد الذرائع النوصلة إلى الشرك وإلى ارتكاب ما يهى عنه النبي في من الإطراء والغلو في المديح، وأن في الكتب السابقة الذكر شيئًا من ذلك، فقي يعض شروح الشفا تفضيل الحجرة على العرش ""، وأما ما في هذه الكتب من الأدلة الصحيحة فهو موجود في كتاب الله عَزْرَعَلا وما صح من سنته فيه.

(١) هو كتاب: ٣-جزنة العطاري طرف الفوائد ونوائز الأخبار؟ لأحد المأخرين
 (٢) هو كتاب: «الشفا بالتعريف بحقوق الصطفى» للقاضي عباض بن موسى البحصي (٢٦٤هـ -

(٣) هو كتاب "الواهب اللدنية باشتح المحمدية الأحد بن عبد القسطلان (٥٥٠ (هـ-١٩٣٢هـ).
(١) قال آحد بن عبد الخفاجي (٢٠٦٩م) في كتابه "سيم الرياض في شرح شفاء القاضي عياضية (٥٥ (١٣٦٠): «أو لا خلاف) بن العلماء والتحديث في (أن موضع قيد) أي للوضع الذي قيره فيه إلى وضع جسته الشريف (أنقط من السياوات والدرق والكمة كالقلم ليسك عند الشريف السياوات والكمة كالقلم ليسك عند الشريف الشياوات والكمة كالقلم ليسك عند الشريف الشياوات والدرق والكمة كالقلم المسكون عند والمحدد المساورات والكمة كالقلم السياوات والمدرق والكمة كالقلم السياوات والمدرق والكمة كالقلم السياوات والمدرق والكمة كالقلم السياوات والمدرق والكمة كالقلم المسكون المسلم والمسلم وال



۵۔ "قال الإمام النووي رحمه الله في حديث مسلم: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "أنّا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْفَيَامَةِ، وَأُوّلُ مَنْ اَفِعِ، وَأُوّلُ مُشَافِعِ، وَأُوّلُ مُشَافِعِ، وَأُوّلُ مُشَافِعِ، وَأُوّلُ مُشَافِعِ، وَقُولُ مُشَافِعِ، وهذا الحديث دليل لتفضيله صلى الله عليه وسلم القيام على الله عليه وسلم أفضل الآدميين على الحلق كلهم، لأن مذهب أهل السنة أن الآدميين أفضل من الملائكة، وهو صلى الله عليه وسلم أفضل الآدميين وغيرهم" - "الإمام النووي مُعِيناً (المتوفى أُعِيناً مَا الله على عديث سرسول الله مَنَاليَّيَّا مِ نَهُ مِي كامر دار بهول كا، وغيرهم" - "الإمام النووي مُعِيناً ميرى قبريك كي اورسب سے يہلے ميرى شفاعت كرول كا اورسب سے يہلے ميرى شفاعت قبول قيامت كے دن اورسب سے يہلے ميرى شفاعت كرول كا اورسب سے يہلے ميرى شفاعت قبول مولى "كے بارے ميں فرماتے ہيں: اس حديث سے يہ فكا كه آپ مَنَاليَّيْمُ مَمَا عَلَمَ عَبِي مَعْمَى الله عليه وسلم عَلَى جَمِي الحُولَ عَلَمَ عَلَمَ عَلَم الله عليه وسلم عَلَى جَمِي الْحَلَم عَلَم مُواكم آپ مَنَاليَّيُمُ الله عليه وسلم عَلَى جَمِي الله عليه وسلم عَلَى جَمِي الْحَلَم عَلَى الله عليه وسلم عَلَى جَمِي الْحَلَم عَلَم الله عَلَم عَلَم الله عَلَم عَل



فَانَ رَسُونَ اللهِ صَلَّى اللهِ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَنَا سَيَّدُ (﴿ وَلَكِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَوْلُ مَنْ يَنْشَقَّ عَنْهُ الْقَلْمُ وَأَوْلُ هَافِعِ وَأَوْلُ مُشْفِعِ ﴾).

بَاٰبُ فِي مُعْجِزُاتِ النَّبِيُّ ﷺ

١ ٩ ٩ ٥ - عَنْ أَنْسَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِي عَلَيْهُ وَعَا بِمَاءِ فَأَنِي بِقَلَمٍ رَحْرَاحٍ فَجَعَلَ الْقَرَامُ يَعُوضُنُونَ فَحَرَرُاتُ مَا نَئِنَ السَّنِينَ إِلَى النَّمَانِينَ قَالَ فَحَعَلُتُ أَنْفَلُرُ إِلَى النَّمَانِينَ قَالَ فَحَعَلْتُ أَنْفَلُرُ إِلَى النَّمَاءِينَ قَالَ فَحَعَلْتُ أَنْفَلُرُ إِلَى النَّمَاءِ يَشِعُ مِنْ يَنْنِ أَمَانِهِهِ.

نے فرمایا ش اولاد آوم کاسر دار ہوں گا قیامت کے دن اور سب سے پہلے میری قبر پہلے گی اور سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی۔

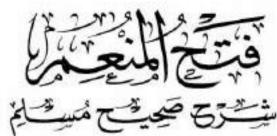
باب: رسول الله ﷺ کے میجزوں کا بیان ۱۹۴۱ - انس کے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے پائی بالگا تواک میں لایا گیا کی بیاد ہوا کوگ اس میں ہے وضو کرنے گے۔ میں نے

اندازہ کیا تو ساٹھ ہے اس آدمی تک نے وضو کیا ہو گا۔ میں پائی کو ۔ د کید رہاتھا آپ منگ کی انگیوں سے پیوٹ رہاتھا۔

۳ ۵۹۴۳-انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ عظامے اور آپ کے اصحاب زوراہ میں تھے اور زوراہ ایک مقام ہے یہ بیتہ میں ہازار اور مسجد کے قریب آپ نے ایک پیالہ پانی کا متلوایا اور اپنی ہم ختیلی اس میں رکھ وی تو آپ کی انگیوں میں سے پانی چھوٹے لگا اور تمام اسحاب نے وضو کر لیا۔ فراد ہے گہا میں نے الس سے کہا اے

ان ہے بلکہ تھم الی سے کیو کلہ اللہ تعالی نے قربالا واعا بنعمہ وبلٹ فیعدت دو مرکامت کی تعلیم اور اعتقاد کے لیے۔ اور اس حدیث سے یہ نگا کہ آپ تمام مخلو تات سے افضل ہیں کیو فکہ الی سنت کے نزویک آوی ملا نکہ سے افضل ہیں اور دوسری حدیث ہیں جو آیا ہے تیفیروں ہیں ایک کو دوسر سے پر بزر کی شدواس کا جواب ہے کہ شاہر ہے حدیث اس سے پہلے کی ہے بعد اس کے آپ کو معلوم ہوا کہ آپ سب سے افضل ہیں۔ دوسرے بیا کہ وواد ہا اور تواضع پر محمول ہے تیمرے مراد اس سے بیدے کہ اس طرح پر آیک کی بزرگ ویان کرے کہ دوسرے کی تو بین نہ نظار ہو تھے یہ کہ اس تفعیل سے ممافعت ہے جس سے جھڑ اور فتر پیدا ہو۔ یا تھے ہی بید کہ تلس توت ہیں کوئی تفصیل میں نے بلکہ اور ضائل کی وجہ سے ہے۔ (نودی)

۲- "امام نووی الثافعی بیشات و سرے مقام پر قاضی عیاض بیشات تقل کرتے ہیں: "قال القاضی عیاض: أجمعوا علی أن موضع قبره صلی الله علیه وسلم أفضل بقاع الأرض، وأن مكة والمدینة أفضل بقاع الأرض، واختلفوا فی أفضلها ماعدا موضع قبره صلی الله علیه وسلم، فقال عمر وبعض الصحابة ومالك وأكثر المدنیین: المدینة أفضل، وقال أهل مكة والكوفة والشافعی وبعض المالكية: مكة أفضل "- "رسول الله مَنَّ الله على موئی جگه بالا جماع افضل به اس میں کوئی اختلاف ہے۔ حضرت عمر رضی الله عنه اور بعض الله عنه اور امام مالک بیشات اور اکثر مدینه والوں کے نزد یک مدینه افضل ہے اور مکه والوں اور امام مالک بیشات اور اکثر مدینه والوں کے نزد یک مدینه افضل ہے "واس میں علاء کا اختلاف ہے۔ والوں اور امام شافعی بیشات اور بعض مالک بیشات اور اکثر مدینه والوں کے نزد یک مدینه افضل ہے اور مکہ والوں اور امام شافعی بیشات اور بعض مالک و الله الله عنه الله عنه مسلم: ۵۰ مسلم: ۵



نابعكتات الصتور كتابُ الامتكان. كتابُ الخنج كتاب النكائج كتاب الهاع

الجزيَّة الخامِسُ

الأشتلا الذكتوز ن يَن يَاهِ يُن وَالْكُرِينَ

دار الشروقــــ

فقه الحبيث

يذكرو، فيصرفه، ومنهم من يؤنثه، فيمنعه من الصرف، وهو من عوالي المعينة، على مبلين أو ثلاثة أعيال منهاد على ومناز قاصد مكة وسمى المكان باسم بلر هذاك، والمسجد المضاف إليها هو مسجد يني عمرو بن عوف، وهو أول مصحد أسمه رسول الله 🏂 ومعني ، راكباً وماشياً، أي بحصب ماليمر

قال النوري: اختلف العلماء في تفضيل المسجد الحرام على حسب اختلافهم في مكة والمدينة، أبهما اقضل؟ ومدعب الشافعي وجماعير العلماء: أنَّ مكة أفضل من المدينة، وأنَّ مسجد مكة أفضل من مسجد العدينة، وعكمه صائف وطائفة، فالحديث عنّد الشافعي معناه ، إلا السبجد الحرام ، قإن المنازة فيه أفضل من الصلاة في مسجدي، وعند مالك وموافقيه ، إلا النسجد الحرام ، فإن الصلاة في مسجدي تفضله بمون الألف، قال القاضي مياض، أجمعوا على أنْ موضع قبره صلى الله عليه وسلم أقشل بقاع الأرض، وأن مكة والمدينة أقضل بقاع الأرض، واختلفوا في أفضلهما - ماعدا موضع قبره صلى الله عليه وسلم فقال عمر وبعض الصحابة ومالك واكثر المدنيين المدينة أفضل وقال أهل مكة والكرفة والشاقعي ويعض المالكية. مكة أقضل قال النوري: ومما احتج به الشافعية لنفضيل مكة حديث عبد الله بن عوى ابن الحمراء ﷺ أنه سمع رسول الله ﷺ وهر واقف على راحلة بعكة يقول: ، والله زنته لخبر أرض الله. وأحب أرض الله إلى الله، ولولا أنى أخرجت منك ما خرجت ، رواه الترمذي والنسائي، وقال الترمذي: هو هديث حسن صحيح، ومن عبد الله بن الزبير ظه قال: قال رسول الله ﷺ؛ دصلاة في مسجدي هذا أفضل من القد صلاة فهما سواه من المساجد إلا المسجد المرام. وصلاة في المسجد الحرام أقضل من مائة صلاة في مسجدي ، حديث حسن، رواه أحمد في مستده والبيهقي وغيرهما بإستاد حسن اه

واستدل المقكية بقوله صلى الله عليه وصلم، سابين ببلي ومنعري روضة من رياض الجنة ، مع قوله وموشع سوط في الجنّة خير من الدنوا وما فيها م

واستنال بالروايات الست الأولينات على تضعيف الصبائة مطلقا في المسجدين قبال الشوريء ومذهبنا أنه لا يختص هذا التفضيل بالصافة الفريضة، بل يعم الفرض والنفل جموعة وبه قال مطرف من أصداب مبالته، وقبال الطحناوي؛ يختص ببالغرض. قبال القووي: وهذا مضالف لإطالاق هذه الأحانيث السحيحة اف

وقد استنال العلماوي بحديث وأفضل صلاة المروفي بيته إلا المكلوبة ، قبال الحافظ ابن حجر: ويمكن أن يقال لامانع من إيقاء الحديث على عمومه - أي بما يشمل القرض والنفل-فتكون صلاة النَّافِلَة في بيت بالبدينَة أو مكة تضاعف على صلاتها في النيت في غيرهما، وكنا في المسجدين، وإن كانت في البهوية أفضل مطلقا أهـ

٧- "لَكِنْ قَالَ النَّوَوِيُّ: الْجُمْهُورُ عَلَى تَفْضِيلِ السَّمَاءِ عَلَى الْأَرْضِ أَيْ مَا عَدَا مَا ضَمَّ الْأَعْضَاءَ الشَّرِيفَةَ، وَأَجْمَعُوا بَعْدُ عَلَى تَفْضِيلِ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ عَلَى سَائِرِ الْبِلَادِ، وَاخْتَلَفُوا فِيهِمَا، وَالْخِلَافُ فِيمَا عَدَا الْكَعْبَةَ فَهِي أَفْضَلُ مِنْ بَقِيَّةِ الْمَدِينَةِ اتِّفَاقًا، انْتَهَى "-" امام نووى عِثَاللَةُ بيه بھى فرماتے ہيں كہ: بيہ بات واضح ہو گئى كہ جمہور علماء كے نزديك آپ عليه الصلاة السلام كے اعضاءِ مقد سہ کے ساتھ جو جگہ ملی ہوئی ہے وہ تمام زمین وآسان سے افضل ہے، جبیبا کہ مکہ اور مدینہ تمام زمین سے افضل ہیں۔اس پر علاء کرام کااجماع ہے، اس میں سے کسی کو بھی اختلاف نہیں ہے۔ مکہ ومدینہ کی افضلیت کے بارے میں جواختلاف ہےوہ کعبہ کو چھوڑ کرہے کہ کعبہ مدینہ سے افضل ہے سوائے مدینہ کی اس جگہ کے جو نبی کریم عَلَیٰلَیْمُ اعضاءمبار کہ کومس ہورہی ہے''۔ (مواهب الحليل في شرح مختصر خليل: كتاب الأنيمان، فَرُعٌ فِي نَاذِرِ زِيَارَتِيهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْمَدِينَةُ أَفْضَلُ، ثُمَّا مَنَّاتُهُ، جهم، ص۳۳۵)

كاب الأنجان

وَهَلَ إِنْ تَحَانَ بِمُعْدِهَا، أَوْ إِلاَّ لِكَوْلِهِ بِٱلصَّانَ مِبلاق، وَالْمَدِينَةُ أَلْمَشْلُ تُمْ مَكُةً.

السجد وكعنين قال: يعد السواري ويصلي إلى واحدة لكل صارية وكعنين وهو قول مالك الشهى. هن: (وللفيئة أقضل لم هكة) ش: هذا هو الشهور. وقيل: مكة أفضل من المدينة يعد إجماع الكل على أن موضع قبره عليه الصلاة والسلام أفضل بقاغ الأرض. قال الشيخ زروق في شرح الرسالة: قلت: وينهي أن يكون موضع لبيت يعده كللك ولكن لم أقف عليه لأحد من العلماء فانظره النهي، وقال الشيخ السمهودي في تاريخ للدينة: نقل عباض وقبله أبو الوليد والناجي وخيرهما الإجماع على تفضيل ما ضم الأعضاء الشريفة على الكعمة. بل نقل على السموات قال: بل الظاهر المعين حصم الأرض على السموات الحلوله كلى ينفضيلها على السموات قال: بل الظاهر المعين حصم الأرض على السموات الحلوله كلى بها، وحكام بعضهم عن الأكثر بعلى الأبياء منها ودفتهم فيها، لكن قال النووي: الحمهور على تفضيل مكت بعضهم على الأرض اي ما عدا ما ضم الأعضاء الشريفة، وأجمعوا بعد على تفضيل مكت واللدينة على العالم، وهو المنافق المنافقة والمشهور من نقية المدينة أنضل من مسجد وبيت المنافقة والمنافق من المنافق المنافقة والمشهور من المذهب أن المنافق المنافقة والمشهور من المذهب أن

مسألة: قال في السائل الملفوطة: وحكم ما زيد في مسجده عليه الصلاة والسلام حكم المزيد فيه في الفضل. ثم ذكر أحاديث ورواية عن مالك في ذلك ونقل ذلك عن تسهيل المهمات لوالده، ونص كلامه: وحكم ما زيد في مسجده كالله حكم الريد في المضل الأحاديث عنه في الذلك. ذكرها المؤرخون في كنهم والله أعلم يصحنها. قال عمر رضي الله عنه لما فرع من بناء السجد ومن زيادته: لو النهى بناؤه إلى الجيانة لكان الكل مصحد رسول الله يحكم. وقال أمو هرورة: سمعت

بهت المقدى فلا بأديهما حتى ينوي الصلاة في مسجديهما أو يسميهما فيفول: إلى مسجد الرسول في الله الله المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد وكانه كا سماهما قال: على الأصلى فيهما (وهل وإن كان يبعضها أو إلا لكونه بأقضل حلاف والمدينة أقضل في مكة إن بشير: حمل اللحمي الذهب على أن من النزم الشي إلى أحد هذه المساجد الثلاثة فلا يأته إلا أن يكون في موضع غيرها، وأما إن كان في أحدهما والنزم المشي إلى أحد هذه الأعمر، وأن كان المؤضع الملام فيه أقضل من المؤضع الذي هو به ازمه وإلا لم يفرمه، والمدينة عند ماك أفضل ثم مكة ثم بيت المقدس، والشاهر من المؤضع الدي هو إلامه الإتبان إلى أحد هذه الثلاثة وإن كان المؤضع الذي هو فيه أفضل من المؤضع الذي المنهي إليه، وقد كان رسول الله محكل مسجد قال من المدينة وصححة المنهية لا شك أفضل ابن شام،

تألیفے ٱبیکے داللہ محکمد بن محدّ بن محدّ بن محدّ بالمع فی اللہ میں المعارف اللہ میں المعارف اللہ میں المعارف اللہ میں المعرّدة فی اللہ میں المعارف اللہ میں المعرّدة فی اللہ میں المعرّدة فی اللہ میں المعرّدة اللہ میں المعرّدة فی

> مَنْجِهُ يَمْزَهُ آيَاتُهُ رَامُنَانِهِ الْمِيثَنَّعُجُ زَكَرَهَا يَاعَمُرُلِثَ

> > المجتزع الرابسع



۸- "قال القرافي: ولما خفي هذا المعنى على بعض الفضلاء أنكر حكاية الإجاع على تفضيل ما ضم الأعضاء الشريفة، وقال: التفضيل إنما هو بكثرة الثواب على الأعمال، والعمل على قبر رسول الله صلى الله عليه وسلّم محرم، قال: ولم يعلم أن أسباب التفضيل أغم من الثواب، والإجماع منعقد على التفضيل بهذا الوجه لا بكثرة الثواب، ويلزمه ألايكون جلد المصحف- بل ولا المصحف نفسه- أفضل من غيره لتعذر العمل فيه، وهو خرق للإجماع - قلت: وما ذكره من التفضيل بالمجاورة مسلم، لكن ما اقتضاه من عدم التفضيل لكثرة الثواب في ذلك ممنوع لما سنحققه" - "عبدالرحمٰن بالقرافي المالكي تُوثِنية (المتوفي ١٨٢٠هـ) فرماتي بين: بيبات بعض علماء ير مخفي ربي به كما نبول نے اعضاء مقدسه كے ساتھ جو جگه بلاتورافي المالكي تُوثِنية (المتوفي ١٨٣هـ) فرماتے بين بيبات بيون علم الله بوتا بيل واقعال العبال إعبادات) كرنے تواب زيادہ عاصل ہوتا ہے اور جہال تك بات نبي كي فضيلت اس وجہ سے كيونكه يبال پراعمال (عبادات) كرنے سے ثواب زيادہ عاصل ہوتا ہے۔ اور جہال تك بات نبي كي فضيلت اس وجہ سے كيونكه يبال پراعمال (عبادات) كرنے سے ثواب زيادہ عاصل ہوتا ہے۔ اور جہال تك بات نبي كي فضيلت كامدار صرف كثرت ثواب پر نبيس ہوتا بك فضيلت كامدار صرف كثرت ثواب پر نبيس ہوتا بلكه كي جگه كي فضيلت كامدار صرف كثرت ثواب پر نبي مخصر ہو سكتا ہے اور اس كي كوئي دوسري وجه نبي ہوسكتي ہے۔ جہال تك بات نبي ہوتا بلكه كي جگه كي فضيلت كامدار صرف كثرت ثواب پر نبيس ہوتا بلكه كي جگه كي فضيلت كامدار صرف كثرت ثواب پر نبي مخصر ہو سكتا ہے اور اس كي كوئي دوسري وجه نبي ہوسكتي ہے۔ جہال تك بات نبي

کریم مُنگاناً نُیْم کی قبر مبارک کو فضیلت دینے کی ہے، تواس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ وہاں کثرت ثواب ہے بلکہ اس کی وجہ دوسری ہے۔

کیونکہ اگر کسی جگہ کی فضیلت کی وجہ کثرت ثواب لی جائے تو پھر قر آن کریم کے مصحف کی جو جلد ہوتی ہے وہ بھی افضل نہ ہوئی اور نہ ہی قر آن کریم کانسخہ افضل ہوا کیونکہ قر آن کریم کی جلد اور نسخہ پر توعمل محال ہے لہٰذا اس پر توعمل کامدار نہیں ہے، اور یہ اجماع کے بھی مخالف ہے۔البتہ کسی چیز کو فضیلت دینا کسی کے قرب وجواد کی بنا پر توبیہ بات مسلم ہے۔البتہ فضیلت کثرت ثواب کی بنا پر نہیں ہوسکتی ہے بھی ممنوع ہے، جیسا کہ ہم چھے بیان کر چکے ہیں "۔ (وفاء الوفا باخبار دار المصطفی: الباب الثانی، الفصل الأول فی تفضیلها علی غیر ہامن البلاد، مکہ اُفضل ام المدینة، جا، ص ۲۹-۲)

- 44 -

قلت : وقد صرح بما بحثه من تفضيل الأرض على الساء ابن العِمَادِ نقلا عن الأرض أنشل الشيخ تاج الدين إمام الفاضلية

. قال : وقائرا : إن الأكثرين عليه ؛ لأن الأنبياء خُرِقوا من الأرض وعبَدوا الله فيها ، ودفنوا بها الد .

وقال النووى : المحتار الذي عليه الجهور أن السوات أفضل من الأرض ، وقيل : إن الأرض أشرف ؛ لأنها مُشتقر (١٦) الأنبياء و تذفنهم ، وهو ضعيف

قلت ؛ وكأن وجه تضعيفه للثانى أن الكلام عن مطلق الأرض ، ولا يلزم من تفضيل بعضها لمكوشها مدفّنَ الأدبياء تفضيلُ كلها ، وضعف أبضا بأن أرواح الأدبياء في السموات والأرواح أفضل من الأجساد ، وجوابه ما سنحققه إن شاء لله تعالى من حياة الأدبياء في قبورهم ، صلوات الله وسلامه عليهم

وقال شيخنا الحققُ ابن إمام الكاملية فى تفسير سورة الصف : والحق أن مواضع الأنبياء وأرواحهم أشرفُ من كل ما سواها من الأرض والسياء، ومحلُّ الخلاف فى غير ذلك كما كان يقرره شيخ الإسلام البلقيق

قال الزركشي : وتفضيل ماضم الأعضاء الشريفة المجاورة ، ولهذا مجرم حدث مدر حاد الصحف⁽¹⁷⁾.

قال الفراق : ولما خق هذا اللمني على بعض الفضلاء أنكر حكاية الإجاع حود الفضيل على تفضيل ماضم الأعضاء الشريفة ، وقال : التفضيل إنما هو بكثرة التواب على الأعمال ، والعمل على قبر رسول الله صلى الله عليه وسلم محرم ، قال : ولم يعلم أن أسباب التفضيل أعم من التواب ، والإجاع منعقد على التفضيل بهذا الوجه

> (١) السنفر : مكان الاستفرار ، واستفرار الأنبياء في الأرض أما في حبائهم فلا با موطن دعوتهم والحاجة إليهم فيها ، وأما بعد وفاتهم فلا أن مدفتهم بها . (٣) فاس ما ضم الأعضاء على جلد المدحف ، فكما أعطى جلد المصحف حكم المسحف لعلة المجاورة أعطى ما ضم الأعضاء حكم الأعضاء لعلة المجاورة ، والقرافي جمل العلة هي كثرة التواب فلم يسح عنده هذا القياس .



بأخيار دار للصطنى

قاًلیفت تور الدین علی بن أحد السمهودی التوقی فی عام ۹۱۱ من(هجره

عَنْقُه ، وفسَّله ، وعلن حَوَّاشهه **/مُرَمِّعِيٰ(زِنَايِعِبُر(الْمِ**رُّ عذالهٔ معالى عنه

أبجزءالأؤل

9-"وقال التاج الفاكهي: قالوا: لا خلاف أن البقعة التي ضمت الأعضاء الشريفة أفضل بقاع الأرض على الإطلاق حتى موضع الكعبة"-"شيخ تاج الدين الفاكهي ومناسلة (المتوفى: ٣٨٠ هـ) فرماتي بين كه علماء كااس بات پراتفاق ہے كه حضور نبى اكرم صلى الله عليه وآله وسلم كے اعضاءِ مقدسه كے ساتھ جو جگه ملى موئى ہے وہ ہر شئے سے افضل ہے يہاں تك كه كعبه شريف سے

بھی افضل ہے"۔ (وفاءالوفا باخبار دار المصطفی: الباب الثانی، الفصل الأول فی تفضیلھا علی غیر ھامن البلاد، مکة أفضل أم المدینة، ج۱،ص۲۸)

مكة أفضل

أم المدينة

الياب الثاني

فى فضائلها ، و بَدِّه شأنها وما يؤل إليه أمرها ، وظهور النار للنذَّر بها من أرضها ، وانطقائها عند الوصول إلى حرمها ، وقيه منة عشر فصلا

> النصل الأول في تفضيلها على غيرها من البلاد

قد انعقد الإجاع على تفضيل ما مَمَّ الأعضاء الشريفة ، حتى على الكعبة النيفة ، وأجمعوا بعد على تفضيل مكة والمدينة على سأتر البلاد ، واختلفوا أيهما أفضل ؛ فذهب عمر بن الخطاب وابنه عبد الله ومالك بن أنس وأكثر للدنيين إلى تفضيل للدينة ، وأحَمَّ ت بعضهم فقال : عل الخلاف في غير الكعبة الشريفة ، فهي أفضل من للدينة ماعدا ماضم الأعضاء الشريفة إجاعا ، وحكاية الإجماع على يخضيل ماضم الأعضاء الشريفة نقله القاضي عياض ، وكذا الفاضي أبو الوليد (الباحي فيله كا قال الخطيب ابن جملة ، وكذا غله أبو المجن ابن عماكر وغيره ، الباحي في الناصرية ، بل نقل الناح السيكي عن ابن عما الحنيل أن تلك البقعة أفضل من العرش ،

وقال التاج الفاكهي : قانوا: لا خلاف أن البقعة التي ضمت الأعضاء الشريفة أفضل بقاع الأرض على الإطلاق حق موضع الكعبة ، ثم قال: وأقول أنا: أفضل بقاع السعوات أيضا ، ولم أرّ من تعرض لذلك ، والذي أعتقده أن ذلك لو مُرض على عاماء الأمة لم يختلفوا فيه ، وقد جاء أن السعوات تشرفت بمواطى، قدميه صلى الله عليه وسلم ، بل لوقال قائل إن جيم بقاع الأرض أفضل من جيم بقاع السها، شرفها لكون النبي صلى الله عليه وسلم حالاً فيها لم يعد ، بل هوعندى الظاهر المتعين مشرفها لكون النبي صلى الله عليه وسلم - ١٠ « أبو الوليد الناجي » بالنون ،



تألیفت نور الدین علی بن أحد السمودی النوفی فی عام ۹۱۱ من الهجرة

خَفَّهُ ، وَفَصَّلَه ، وعَلَقَ خُوَّ اللهِ مُرْمِعِي إِنَّ إِنَّ إِلَيْرِ مُفَافِّدُهُ اللهِ عَنْهِ عَمْدًا الْمُعْلَى عَنْهِ

الجزءالأول

• ا- "أَلَّا تَرَى إِلَى مَا وَقَعَ مِنْ الْإِجْمَاعِ عَلَى أَنَّ أَفْضَلَ الْبِقَاعِ الْمَوْضِعُ الَّذِي ضَمَّ أَعْضَاءَهُ الْكُوبِيَةِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَامُهُ، وَقَدْ تَقَدَّمَ أَنَّهُ - عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ - أَفْضَلُ مِنْ الْكَعْبَةِ وَغَيْرِهَا" - "امام محمد العبدرى الفاسى المالكى الشهير بابن الحاج وَتَاللَّةُ (المتوفى: ٢٥٧ه م) لَكُسِتِ بين: كياتو نهيس جانتاكه اجماع واقع بهواہے كه جس جگه آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ الصَّلَ مِن اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَلَا عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَعَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْ

حتى انتقل الى ربه عز وجل وذلك أن حكمة المولى سبحاته وتعالى قد مضت على أنه عليه الصلاة والـــلام تتشرف الأشياء به لاهو يتشرف بها قلو بق عليه الصلاة والسلام في مكة الى انتقاله الى ربه تعمال لمكان يتوهم أنه قد تشرف بمكة اذ أن شرفها قد سبق بآدم والخليل واسهاعيل عليم الصلاة والسلام، فلما أن أراد الله تعالى أن يين لعماده أنه عليه الصلاة والسلام أفضل المخلوتات كان ما تقدم ذكره من مجرته عليه الصلاة والسلام الي للدينة غَشر فت المدينة به. ألا ترى الى ما وقع من الاجماع على أن أفضل البقاع الموضع الذي ضم أعضاء الكريمة صلوات الله تليه وسلامه. وقد تقدم أنه عليه الصلاة والسلام أفضل من الكعبة وغيرها . وافظر إلى الأشـا التي بأشرها عليه الصلاة والسلام تجدها أبدآ تتشرف بحسب مباشرته لها وبقدر ذلك بكون النشريف. ألا ترى أنه عليه الصلاة والسلام قال في المدينة (تراجا شفاء) وما ذاك الالتردد، عليه الصلاة والسلام بتلك الخطا الكربمة في أرجائها لعيادة مر يض أو اغاثة ملهوف أو غمير ذلك. ولمما أن كان مشيه صلى الله عليه وسلم في مسجده بالمدينة أكثر من تردده في غيره من المدينة عظم شرفه بذلك فكانت الصلاة فيه بألف صلاة. ولما أن كان تردده عليه الصارة والسلام بين يته ومنبره أكثر من تردده في المسجد كانت تلك البقعة الشريفة بنفسها روضة من رياض الجنة . قال عليه الصلاة والسلام (ما بين بيتى ومنهرى روضة من رياض الجنة) انتهى . وفى تأويل ذلك قولان للعلماً . أحدهما أن العمل فيها يحصل لصاحبه روضة في الجنة . والثاني أنهما بتفسها تنقل الى الجنة . وهذا هو الصحيح . ثم نرجع الى ماكنا بسيله من زيارة الفيو ر فيما ذكر من الآداب وهو في زيارة العلماء والصلحا ومن يُتَجِرُكُ مِم . وأما عظيم جناب الأنبيـا والرسل مسلوات الله وسلامه عليهم



أيو غيد الله محمد بن محمد العبدرى المالكي الفاسي المتوفى في ۷۳۷ هجرية

المنغ الأيخان

مكت بذ دَار التراث ۲۶ مناع البورية به الفاهة

1-17.

قلت: وقد ذهب(١٠) بعضُ الفقهاء إلى أنهم يَجوزُرُ لهم الأخذَ من الزُّكاة مطلقًا إذا مُبغُوا حَفَّهُم من الخُمْس، وأفتى به بعضُ الشافعية. قال ابنُ عقيل: سألني سائل: أيُّما أفضلُ حُجرَةُ النَّبيُّ ﷺ أو الكعبة؟ فقلت: إنَّ أَردتُ مجرَّدَ الخُجرة قالكعبةُ أفضل، وإن أردتُ وهو فيها فلا واللهِ، ولا العرشُ وحَمَلَتُهُ، ولا جَنَّةُ عَدْن، ولا الأفلاكُ الدائرة؛ لأنَّ بالحُجْرة جَسَدًا لو وزن بالكُونين لرَجَحَ. ﴿ وَشُمُّلُ عَنْ خَبِّسَ الطَّيْرِ لَطِّيبٌ نَّغُمُّهَا؟ فقال: مَنفَةٌ ويَطُو، يكفينا أن تُقدم على ذبحها للأكل فحسب؛ لأن الهواتف من الحَمَام، ربما هتفتُ نياحةً على الطيران وذكر أَمْ اخْهَا، أَفْيْحَسُنُ بِعَاقِلِ أَنْ يُعَذَّبُ حَيًّا لَيَتَرَّئُمَ فَيُلَتَذُّ بِنِياحِتُهُ؟! وقد منع من هذا بعضُ أصحابنا وسموه سَفَهًا. من دقيق الوَرَع أَنْ لا يُقْبَلُ المبذولُ حال هَيَجَانَ الطبع من حزن أو سرور، فذلك كَبذل السُّكران، ومعلومٌ أن الرأي لا يتحقَّقُ إلا مع اعتدال المزاج، ومتى بذل باذلِّ (٢) في تلك الحال يعقبُ نَدَمٌ، ومن هنا^(٣): الا يَقْضِي القَاضِي وَهُوَ غَضْبَانُ ا⁽¹⁾، وإذا أردت اختبارَ ذلك (١) «الإمامية, قلت: وقد ذهب؛ سقطت من (ع).

(٣) (ق) زيادة: اقال!.

(٤) أخرجه البخاري رقم (٧١٥٨)، ومسلم رقم (١٧١٧) من حديث أبي بكرة

1.70

١٢-"كَمَا حَكَى الْقَاضِي عِيَاضٌ الْإِجْمَاعَ عَلَى ذَلِكَ أَنَّ الْمَوْضِعَ الَّذِي ضَمَّ أَعْضَاءَ النَّبِيّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَا خِلَافَ فِي كَوْنِهِ أَفْضَلَ وَأَنَّهُ مُسْتَثْنَى مِنْ قَوْلِ الشَّافِعِيَّةِ وَالْحَنَفِيَّةِ وَالْحَنَابِلَةِ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ مَكَّةَ أَفْضَلُ مِنْ الْمَدِينَةِ وَلَطَمَ بَعْضُهُمْ فِي ذَلِكَ: وَرَأَيْت جَمَاعَةً يَسْتَشْكِلُونَ نَقْلَ هَذَا الْإِجْمَاعِ"-"أمام تَقَى الدين السِكى الشافعي عَيْداللهُ (المتوفى: ٢٥٧هـ) لكست بين: قاضی عیاض عثالیہ نے اس پر اجماع نقل کیاہے کہ رسول اللہ مُنگاٹیوم کے جسدِ اطہر سے جو جگہ ملی ہوئی ہے وہ تمام زمین سے افضل ہے، اس میں کوئی اختلاف نہیں۔ شافعیہ ، حنفیہ اور حنابلہ مکہ کوافضل قرار دیتے ہیں البتہ مالکیہ مدینہ کوافضل قرار دیتے ہیں، بیہ اختلاف قبر مبارک کو چھوڑ کرہے جس پر تمام جماعتوں کا اجماع ہے''۔ (فتاوی السکی:ج ۱، ص ۲۷۹)

فلايشمله حكم المسحد بل هو أشرف من المسجدو أشرف من مسجده كما وأشرف من كل البقاع كما حكى القاضى عياض الاجماع على ذلك أن الموضم الذي ضم أعضاء الني صلى الله عليه وسلم لاخلاف في كونه أفضل وأنه مستثنى من قول الشافعية والحناية وغيرهم المكافضل من المدينة ونظم بعضهم في ذلك :

جزم الجيم بأن خير الارض ما قد احاط ذات المصطنى وحواها ونعم لقد صدقوا بـــا كنهاعلت كالنفس حين زكت زكا مأواها ورأيت جماعة يستشكلون نقل هذا الاجماع وقال لي فاضي القضاة شمس الدين السروجي الحنق: طالعت في مذهبنا لحسين تصنيفًا فلم أجد فيها أمرضًا لذلك وقال لى ذكر الشبخ عز الدين من عبد السلام لنا و اسكم أدلة في تفضيل مكم على المدينة وذكرت أنا أدلة أخرى ، والأدلة التي قال ان الشيخ عز الدين ذكرها وقفت عليها ووقفت على ماذكره الشيخ عز الدين ف تفضيل بعض الاَّماكن على إمض وقال إن الاما كر • _ والارمان كلها متساوية ويقضلان بما يقم فيهما لابصفات تأعه بهما وبرجع تفضيلهما إلى مايفيل اله العباد فيهما من قضله ومنه وكرمه وان التفضيل الذي فيهما ان الله بجود على عباده بتفضيل أجر العاملين فيهما فكذا قال الشبخ عز الدن رحمه الله . وانا أفولقديكون الذلك وقديكون لأمر آخر فيهم) وان لم يتن عمل فان قبر النبي صلى الله عليه وسلم يتنزل عليهمن الرحمة والرضوان والملائمكم وله عند الله من المحبة له ولساكنه ماتقصر العفول عن ادراكه وليس لمسكان غيره فسكيف لايسكون أفضل الامكنة ، وليس محل عمل لنا لأنه ليس مسجداً ولا له حكم المساجد بل هو مستحق للنبي صلى الله عليمه وسلم فهذا معنى غير تضعيف الاعهال فيمه وقد تسكون الامهال مضاعفة فيه باهتبار أن النبي صلى الله عليه وسلم حي وأعماله فيه مضاعفة أكثر من كل أحد فلا يختص انتضعيف بأعمالنا نحن فافهم هذا ينشرح صدرك لما قاله الفاضي عياض من تفضيل ما ضم أعضاه. صلى الله عليه وسلم باعتبارين أحدهاماقيل ان كل أحد يدفن بالموضم الذيخلق منه ، والثالي تنزل الرحمة والبركاتعليه واقبال الله أمالي ؛ ولو سلمنا أن الفضل اليس للمكان المُانه لسكن لا حل من حل فيه . إذا عرفت ذلك فهذا المسكان له شرف على جميع المساجد وعلى السكعبة ولا يلزم من منع تعليق قناديل الذهب في المساجد والسكعبة المنع من تعليقها هنا ، ولم نو أحداً قالبالمنم هنا ، وكما ان العرش أفضل الأما كن العلوبة وحوله فناديل ؛ كذلك هذا المكان أفضل الأماكن الأرضية فيناسب أن يسكون فيه قناديل



تأليف الإمَّام أبى بحسَن تقى الدِّين على بن عبب الكافى السسبكيُّ



الجنزة الأوّل

داراهعرفه جنوت بنان

"ا-"قال الزركشي: وتفضيل ما ضم الأعضاء الشريفة للمجاورة، ولهذا يحرم للمحدث مس جلد المصحف"-"امام بدرالدين الزركشي الثافعي وعشير (المتوفى: ٩٥٧هـ) فرماتے ہيں: حضور اكرم صلى الله عليه وآله وسلم كے اعضاءِ مقدسه كے ساتھ جو جگه ملى ہوئى ہے وہ "مجاورت" كى وجہ سے افضل ہے اسى وجہ سے محدث كا قرآن پاك كى جلد كو چھونا جائز نہيں ہے"۔ (وفاء الوفا باخبار دار المصطفى: الباب الثانى، الفصل الأول فى تفضيلها على غيرها من البلاد، كمة أفضل أم المدينة، ج1، ص ٢٩)

قلت : وقد صرح بما مجنه من تفضيل الأرض على الساء ابن العِمَادِ نقلا عن الأرض أفضل الشيخ تاج الدين إمام الفاضلية

من صلى . قال : وقالوا : إن الأكثرين عليه ؛ الأن الأنبياء خُيِقوا من الأرض وعبّدوا الله فيها ، ودفنوا بها الد.

وقال النووى : المختار الذي عليه الجهور أن السموات أفضل من الأرض ، وقبل : إن الأرض أشرف ؛ لأنها مُشتقر^(١) الأنبياء و مُذَفنهم ، وهو ضعيف

قلت ؛ وكأن وجه تضعيفه للثانى أن الكلام عن مطلق الأرض ، ولا يلزم من تفضيل بعضها لكوشها مدفّنَ الأنبياء تفضيل كلها ، وضعف أيضا بأن أرواح الأبياء في السموات والأرواح أفضل من الأجساد ، وجوابه ما سنحققه إن شاء الله تعالى من حياة الأنبياء في قبورهم ، صلحات الله وسلامه عليهم

وقال شيخنا الحقق ابن إمام الكاملية في تفسير سورة الصف : والحق أن مواضع الأنبياء وأرواحهم أشرف من كل ما سواها من الأرض والسباء ، ومحل الحلاف في غير ذلك كماكان يقرره شيخ الإسلام البلقيقي

قال الزركش : وتفضيلُ ماضم الأعضاء الشريفة المجاورة ، ولهذا مجرم المحدث مس جلد للصحف⁽⁷⁾ .

قال القراقي : ولما خي هذا الله على بعض الفضلاء أنكر حكاية الإجاع حود الفضيل على تفضيل ماضم الأعضاء الشريفة ، وقال : النفضيل إنما هو بكثرة التواب على مكة أو المدينة الأعمال ، والعمل على قبر وسول الله صلى الله عليه وسلم محرم ، قال : ولم يعلم أن أسباب النفضيل أعم من النواب ، والإجماع منعقد على التفضيل بهذا الرجه (١) السنفر : مكان الاستفرار ، واستفرار الأنبياء في الأرض أما في حباتهم قلاً با موطن دعوتهم والحاجة إليهم فها ، وأما بعد وفاتهم فلان مدفهم بها .
(٣) فاس ما ضم الأعضاء على جلد المصحف ، فيكما أعطى جلد المصحف حكم المسحف لعنة المجاورة ، والقرافي حدد هذا القياس .



بأخيار دار المصطنى

قاً ليضت أور الدين على بن أحد السمودي الدوق في عام ٩١١ من الهجرة

حَقَقُه ، وفَسُّله ، وعلن حَوَّاشيه **/مُرَّمِيُلِإِنَّامِعِيُلِإِنَّامِعِيُرِالْمِرُ** عذالفصالىحنه

أبجزءالأؤل

۱۲- "واجمعوا على ان الموضع الذى ضم اعضاء الرسول المصطفى الله المشرفة افضل بقاع الارض حتى موضع الكعبة كما قاله القاضى عياض وابن عساكر "- "امام زين الدين أبو بكر بن الحسين بن عمر العثماني المراغي الشافعي وشاللة (المتوفى: ۱۱۸هـ) فرماتے بين: اس پر اجماع ہے كه وہ جگه جو نبى اكرم متابلة في عضاءِ مباركه كے ساتھ مس ہے وہ تمام زمين سے افضل ہے حتى كه كعبہ سے بھی جیساكہ امام قاضى عياض و شائلة اورا بن عساقة الله كرنے كہاہے "- (تحقيق النصرة بتلخيص معالم دار المحجرة: ص ۱۰۸)

وسنند الحكاالدوالصكاة فعدليلابغوت مادل عليد للديث قال بنعاكوولا بلومي ترك هذاخكل فزيارته وان يكثرمن الصكاة والتسليم عكيه في ظريقد فاداوق بصر علي مكالم الدينة الشريفة وما يقوف بدفليور الضلاة والسكلام عليه المكاللة عليروسك واذيسال الدان بيغفد يؤباد تقويبيعك بهاي دَارني وسِنعَب المغتسال لدخول المدينة النربيذ ولبس النظيف من البياب وسُيلَعَ صُنَ في مُلب شوف المدينة ومُضلِعًا والمِمَّا افْصَلَ من امكنة الدشاعند بعين العُلَمًا بَعِدُ مكة وعند بعضهم هيا وضل مطلقا سئ ارض منى جيرمل فيع جَائِدًا ه واسرشرف ارضما يَعا عَا واجعواعلى الموضع الذي صماعصا المضطفى صلي الله علير وسَلمُ المسْرفة افضل بعاع لارين حق مُؤْصُ الكَعْبُة كَا فَالْدُ العَاصِيعِيا عَنْ ستنتكل لاجكاع ويوبيه ماقاله الثلغ غالين



10-"وقد احتج أبو بكر الأبهري المالكي بأن المدينة أفضل من مكة بأن النبي صلى الله عليه وسلم مخلوق من تربة المدينة وهو أفضل البشر، فكانت تربته أفضل البرب انتهى وكون تربته أفضل البرب لا نزاع فيه "-" حافظ ابن ججر عسقلاني الثافعي مَيْنَاللهُ (المتوفى: ١٥٥هـ) لكهة بين: شخ أبي بكر ابحرى البغدادي المالكي مَيْنَاللهُ (المتوفى: ١٥٥هـ) الكهة بين كه بي بكر ابحري البغدادي المالكي مَيْنَاللهُ (المتوفى: ١٥٥هـ) فرمات بين كم مدينه مكم سے افضل ہوئي اس كي يہ ديتے بين كم نبي كريم مَلَّ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ مَلُّ سے افضل بين البذاوه مثى بحى تمام مثى سے افضل بوئى، اس مين كسى كا اختلاف نهيں " ـ (فق الباري شرح صحيح البخاري: ج١١٠٥ صحيح البخاري: ج١١٠ ص ٢٠٠)

بشرح فيحيح الاماان عائدته عدرا بماعيال خارئ

عَنَهُ شَائِعَةِ الثَّلَاثَةِ الدَّرْخِسِيِّ ولِلسُّنَّةُ لِي وَالخُشْمِيَّةِ

للإصام أفافظ أجهت ربن عَلِيٰ بن حَجَرَ (AVY-7010)

الجزء الثالث عش

تقديم وتحلبق وثعلبيه بالجامعة الإسلامية سابقا والدرس بالسجد النبوى الشريف

طلت يختله سيفقت متولككي الأمير لطآن بأعبلالعزيزأل

ابن سليمان عن هشام بالبقيع.

قوله (ولا تدفعي مع النبي صلى الله عليه وسلم في البيت) يعارضه في الظاهر قوقا في فصة دفن عمر . قوله (قابل أكره أن أزكى) بنتح الكاف الضلة على البناء للمجهول ، أي أن يتني على أحد بما ليس فيُّ ، بل بمجرد كوفي مفقونة عنده دون َّسائر نسائه فيظن أنى خصصت بذلك من دونين ، لمعني فيّ ليس فين وهذا منها في غاية التواضع

الحديث السابع : قوله (وعن هشام عن أبيه) هو موصول بالسند الذي قبله ، وقد أخرجه الإسماعيل من وجه آخر عن أن أسامة موصولًا • أن عمر أرسل إلى عائشة • هذا صورته الإرسال ، لأن عروة لم يدرك زمن إرسال عمر إلى عائشة ، لكه محمول على أنه حمله عن خائشة فيكون موصولًا .

قوله ر فقالت : أمى والله ، قال : وكان الرجل إذا أرسل إليها من الصحابة) هو منطق بقوله الرجل ، ولقط الرسالة محقوف وتقديره يسألها أن يدفن معهم ، وجواب الشوط 9 قالت 9 الح .

قوله (قالت لا والله لا أوثرهم بأحد أيدا) بالمثلثة من الإبتار ، قال ابن النبن : كمّا وقع ، وانصواب و لا أوثر أحداً بهم أبدًا و قال شيخنا ابن الملقن : ولم يظهر لى وجه صوابه انتهى ، وَكَانُته يقول إنه مقلوب وهو كذلك ، وبذلك صرح صاحب المطالع ثم الكرماني قال : ويعتمل أن يكون المراد لا أنبوهم بأحد ، أي لا أتيشهم لدفن أحد ، والباء بمحنى اللام واستشكله ابن النين بفولها في قصة عمر ٥ الأوترنه على نفسي ٥ وأجاب باحتيال أن يكون الذي آثرته به المكان الذي دفن فيه من وراء قبر أبيها بقرب النبي صلى الله عليه وسلم ، وقلك لا ينفي وجود مكان آخر في الحجرة . قلت : وذكر ابن سعد من طرق أن الحسن بن على أوصى أخاه أن يدفعه عندهم إن لم يقع بذلك فتة ، فصده عن ذلك بنو أمية فدفن بالبقيع ، وأخرج الترمذي من حديث عبد الله ابين سلام قال مكتوب في التوراة و صفة عمد وعيسي بن مريم عليهما السلام يدفن معه و قال أبو داود أحد روائه : وقد بقي في البيث موضع قبر ، وفي رواية الطبراني و يدفن عبسي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بكر وصهر ، فيكون قوأ رابعاً قال ابن بطال عن المهلب إنما كرهت عائشة أن تدمن معهم حشية أن بطن أحد أنها أنضل الصحابة بعد النبي صلى الله عليه وسلم وصاحبيه فقد سأل الرشيد مالكاً عن منزلة أن بكر وغمر من النبي صلى الله عليه وسلم في حياته فقال ; كمنزلتهما منه بعد ممانه ، فؤكاهما بالقرب معه في البقعة المباركة والتربة التي خلق منها ، فاستدل على أنهما أفضل الصحابة باختصاصهما بذلك ، وقد احتج أبو بكر الأبهري المالكي بأن المدينة أفضل من مكة بأن النبي صلى الله عليه وسلم مخلوق من تربة المدينة وهو أقضل البشر ، فكانت تربته أفضل النوب اتنهى . وكون تربته أفضل الترب لا نواع فيه ، وإنما النزاع هل يلزم من ذلك أن تكون المدينة أفضل من مكة ؟ لأن المجاور للشيء لو ثبت له جميع مزاياة لكن لما جاور ذلك المجاور نحو ذلك ه قيارم أن يكون ماجلور المدينة أفضل من مكة ، وليس كذلك اتفاقًا ، كذا أجاب به بعض التقدمين وفيه نظر .

الحديث الناس: قوله (حدثنا أيوب بن متليمان) أي ابن بلال المدني والسند كله مدنيون ، ولم يسمع أيوب من أيه بل حدث عنه بواسطة وهو مقل ، ووثقه أبو داود وغيره ، وزعم ابن عبد البر أنه ضعيف فوهم ،

١٧- "وقال شيخنا المحقق ابن إمام الكاملية في تفسير سورة الصف: والحق أن مواضع الأنبياء وأرواحمم أشرفٍ من كل ما سواها من الأرض والسماء، ومحل الخلاف في غير ذلك كماكان يقرره شيخ الإسلام البلقيني "-"شيخ المحقق تَمَال الدين ابن إمام الكاملية الشافعي وعثالية (المتوفى: ٨٥٨ه) سورة الصف كي تفسير ميں فرماتے ہيں كہ: صحيح بات يہ ہے كہ انبياءً كي جگہیں اوران کی روحیں ماسواء تمام زمین وآسان سے اشر ف ہیں اور جواختلاف ہے وہ ان جگہوں کے علاوہ میں ہے جبیبا کہ شیخ الاسلام بلقيني َّنے فرماياہے "۔ (وفاءالوفا باخبار دار المصطفى: الباب الثانى، الفصل الأول فى تفضيلها على غير هامن البلاد، مكة أفضل أم المدينة، ج١، ص٢٩)



بأخيار دار للصطنى

قاًلیفت تور الدین علی بن أحد السمهودی التوقی فی عام ۹۱۱ من(هجره

خَلَقَه ، وفسَّلَه ، وعلن حَوَّانتيه **،** *مُرَّمِعِي***لْإِنَّابِعِ**رُ(لِمِرَّ علىالْمُعالىنه

أبحزءالأؤل

المستورية المنظور الم

قلت : وقد صرح بما مجنه من تفضيل الأرض على الساء ابن العِمَادِ نقلا عن الأرض أفضل الشيخ تاج الدين إمام الفاضلية

> قال : وقالوا : إن الأكثرين عليه ؛ لأن الأنبياء خُرِقوا من الأرض وعبّدوا الله قيها ؛ ودفنوا بها اله .

> وقال النووى : المختار الذي عليه الجهور أن السموات أفضل من الأرض ، وقبل : إن الأرض أشرف ؛ لأنها مُشتغر^(١) الأنبياء و مُذَفنهم ، وهو ضعيف

> قلت : وكأن وجه تضعيفه للثانى أن الكلام عن مطلق الأرض ، ولا يلزم من تفضيل بعضها لكونها مدفئ الأدبياء تفضيل كلها ، وضعف أيضا بأن أرواح الأبياء في السموات والأرواح أفضل من الأجساد ، وجوابه ما منحققه إن شاء الله تعالى من حياة الأدبياء في قبورهم ، صاوات الله وسلامه عليهم

> وقال شيخنا الحمققُ ابن إمام الكاملية فى تفسير سورة الصف : والحق أن مواضع الأنبياء وأرواحهم أشرفُ من كل ما سواها من الأرض والسباء ، ومحلُّ الخلاف فى غير ذلك كما كان يقرره شيخ الإسلام البلقيني

> قال الزركشي : وتفضيلٌ ماضم الأعضاء الشريفة المجاورة ، ولهذا مجرم المحدث مس جلد للصحف^(١) .

قال القراق : ولما خلى هذا المدنى على بعض الفضلاء أنكر حكاية الإجاع حود الفضيل على تفضيل ساخم الأعضاء الشريفة ، وقال : النفضيل إنما هو بكثرة التواب على حكة أو المدينة الأعمال ، والعمل على قبر رسول الله صلى الله عليه وسلم محرم ، قال : ولم يعلم أن أسباب النفضيل أعم من النواب ، والإجاع منعقد على النفضيل بهذا الوجه (١) السنفر : مكان الاستقرار ، واستقرار الأنبياء في الأرض أما في حائمم قلاً ما موطن دعوتهم والحاجة إليم فها ، وأما بعد وفاتهم فلأن مدفتهم بها .
(٣) قاس ما ضم الأعضاء على جلد المصحف ، فكا أعطى جلد المصحف حكم المسحف المدة المجاورة ، والقرافي

شریف افضل ہے لیکن چونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسم مبارک اس میں ہے تواللہ کی قسم اب نہ کعبہ نہ عرش نہ اس کو افضانے والے فرشتے اور نہ ہی جنت اس سے افضل ہو سکتی ہے اور اگر ساری مخلوق کو حجرہ نثریف کے ساتھ تولہ جائے تو بھی وزنی ہو گا۔ قبر کی مٹی پر علماء کا جو کلام ہے اس میں بھی اختلافی ہے ، بعض اس کو افضل قرار دیے ہیں اور بعض نہیں۔ شخ تقی الدین فرماتے ہیں: میں نہیں جانتا کہ کسی نے قبر کی مٹی کو کعبہ سے افضل قرار دیا ہو سوائے قاضی عیاض کے ، ان سے پہلے اس معاملے میں کسی نے پہل نہیں کی۔ الار شاداور دو سری کتابوں میں کہا گیا ہے کہ اختلاف کی وجہ وہاں سکونت اختیار کرنے میں ہے ، البتہ قبر کی مٹی کی افضلیت کے بارے میں تو مکہ افضل ہے "۔ (الإنصاف فی معرفة الرائح من الخلاف للمرداوی: جس، ص ۲۲)

- 770 -

وقد ورد ﴿ أُحَرَّمُ مَا بِينَ لَا بَقِيهَا ﴾ وفي رواية ﴿ مَا بِينَ جِبْلِيهَا ﴾ وفي رواية ﴿ مَا بِينَ مَأْرْسِهَا ﴾ .

قال الحافظ العلامة ابن حجر فى شرحه : رواية « ما بين لا بنيها » أرجح لتوارد الرواية عليها . ورواية « جبليها » لا تنا فيها . فيكون عند كل جبل لا يَدَّ . أو « لابنيها » من جهة الجنوب والشال . و « جبليها » من جهة المشرق والمترب . وعاكمه فى للطلم .

وأما رواية ﴿ مَأْرَمِيها ﴾ . ﴿ كَاأَرَم : اللَّضيق بين الجبلين . وقد يطلق على الجبل

فوائد

الدُّولِي : حكة أفضل من المدينة ، على الصحيح من المذَّهب ، وعليه الأصاب ونصره القاضي وأصحابه وغيرهم .

وأخذه من رواية أبى طالب _ وقد سئل عن الجوار بمكة _ ؟ فقال : كيف لميا به ؟ وقد قال النبي صلى الله عليه وسلم ﴿ إنكِ لأحب البقاع إلى الله ﴿ وَإِنْكَ لأحب البقاع إلى ﴾ وعنه : المدينة أفضل . اختاره ابن حامد وغيره .

وقال ابن عقيل في الفنون : الكعبة أفضل من مجرد الحجرة . فأما وهو فيها : فلا والله ولا العرش وحملته والجنة . لأن في الحجرة جسداً لو وزن به لرجع^(١) . قال في الفروع : فدل كلام الأصحاب أن التربة على الخلاف .

وقال الشيخ تتى الدين : لا أعلم أحداً فضل التربة على الكعبة إلا القاضى عياض . ولم يسبقه أحد .

وقال في الإرشاد وغيره : محل الخلاف في الحجاورة . وجزموا بأفضلية الصلاة .

(۱) الجدد جدد بشركا أخبر الله . ومن أسدق من الله قبلا؟ . و هذا غاو
 يكرهه الله ورسوله . قإن فوق العرش ربنا العلى العظيم سبحانه . هــذا تكاف
 ما لا ينبغى ، ودخول فيا ليس من شأننا . فاكان أولاع بالإمساك عن هذا .

المخاليات

الانصا

قفضل بالأمريط بيه وقرزية على تفقيه المنطقة و وَجَاءَ المُعُونة في وَارِكَرامَتِهِ الْمُعْونة في وَارِكَرامَتِهِ الْمُعْونة في وَارِكَرامَتِهِ الْمُعْدَى اللهُ تَدِى بَعَدُى مَتَدِيا لَمُسَلِين المُهُ تَدِى بِعَدْى مَتَدِيا لَمُسَلِين عَلَيْهِ المُعْدَى مَتَدِيا لَمُسَلِين صلح المُعْدَى مَتَدِيا لَمُسَلِين صلح المُعْدَى مَتَدِيا لَمُسَلِين وَالمَا المُعَلَىٰ وَعَالَمُ المُعْون وَعَالَمُ المُعْدَى مَتَدِيا المُعْدَى مَتَدِيا المُعْدَى وَعَالَمُ المُعْدَى وَعَالَمُ المُعْدَى المُعْدَى وَعَالَمُ المُعْدَى وَعَالَمُ المُعْدَى وَعَالَمُ المُعْدَى وَعَالَمُ المُعْدَى وَعَالِمُ المُعْلِمُ مِعْلُول حَيَالِينَ وَالمُهُ المُعْدَى وَعَالِمُ المُعْلِمُ وَمُعْلِمُ وَمُعْلِمُ وَالمُعْدَى وَعَالِمُ المُعْلِمُ وَعَلَيْهِ المُعْلِمُ وَالمُعْدَى وَعَالِمُ المُعْلِمُ وَالمُعْدَى وَعَلَيْهِ المُعْلِمُ وَعَلَيْهِ وَالمُعْلِمُ وَعِلْمُ المُعْلِمُ وَالمُعْدَى وَعَلِيمُ المُعْلِمُ وَعَلَيْهِ المُعْلِمُ وَعَلَيْهِ وَالمُولِينَ وَعَلَمُ المُعْلِمُ وَعِلْمُ وَعِلْمُ وَالمُعْلِمُ وَعِلْمُ المُعْلِمُ وَعَلِمُ المُعْلِمُ وَعِلْمُ المُعْلِمُ وَعِلْمُ المُعْلِمُ وَعِلْمُ المُعْلِمُ وَعِلْمُ المُعْلِمُ وَعِلْمُ المُعْلِمُ وَالْمُعْلِمُ وَعِلْمُ وَعِلْمُ المُعْلِمُ وَعِلْمُ المُعْلِمُ وَالْمُعِلِمُ المُعْلِمُ وَعِلْمُ المُعْلِمُ وَعِلْمُ الْمُعْلِمُ وَعِلْمُ المُعْلِمُ وَالْمُعِلِمُ وَالْمُعْلِمُ وَالْمُعْلِمُ وَالْمُعْلِمُ والْمُعْلِمُ وَالْمُعْلِمُ وَالْمُعْلِمُ وَالْمُعْلِمُ وَالْمُعْلِمُ وَالْمُعْلِمُ وَالْمُعْلِمُ وَالْمُعْلِمُ وَالْمُعْلِمُ وَالْمُ المُعْلِمُ وَالْمُعْلِمُ وَالْمُعْلِمُ وَالْمُعْلِمُ وَالْمُع

11-"قال الشيخ مُحَمَّد البرنسي الفاسي الْمَعْرُوف بزرُّوق المالكي في شرح الرسالة: وقال ابن وهب وابن حبيب بالعكس بعد إجهاعهم على أن موضع قبره عليه الصلاة والسلام أفضل بقاع الأرض قُلْتُ وَيَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ مَوْضِعُ

الْبَيْتِ بَعْدَهُ كَذَلِكَ، وَلَكِنْ لَمْ أَقِفْ عَلَيْهِ لِأَحَدِ مِنْ الْعُلَمَاءِ فَانْظُوهُ"۔ "شَخْ محمد البرنی الفاسی بزروق المالکی مُحَتَّالَةُ (المتوفی: ۱۹۹۸هے) فرماتے ہیں: ابن وہب مُحَتَّالَةُ (المتوفی: ۲۲۱ه) اور ابن حبیب مُحَتَّلَةُ (المتوفی: ۲۳۸ه) فرماتے ہیں کہ مکہ اور مدینہ کی افضلیت میں لوگوں کا اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک مکہ افضل ہے اور بعض مدینہ کی افضلیت کے قائل ہیں۔ اس کے بر عکس اس بات پر اجماع امت ہے کہ رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم کے اعضاءِ مقدسہ کے ساتھ جو جگہ ملی ہوئی ہے وہ ہر شئے سے افضل ہے۔ شخ البرنی فرماتے ہیں: اس بات کا نقاضہ یہ ہے کہ جس طرح حضور مَنَّ اللَّهُ عَلَی قبر مبارک افضل ہے بالکل اسی طرح مور منگا اللهُ علیہ وآلہ وہ بھی کعبہ سے افضل ہو، لیکن اس بارے میں علاء کر ام نے اور مدینہ میں جو آپ مَنَّ البرنے میں علاء کر ام نے تصریح نہیں فرمائی ہے، البتہ قبر مبارک کی افضلیت کے بارے میں تو تمام علاء نے صراحتاً فرمایا ہے لیکن گھر کے بارے میں نہیں "۔ تصریح نہیں فرمائی ہم متن الرسالة: ص ۱۹۹۲)

شرح زروق على مأن الرسالة.

واختلف في مقدار التضعيف بذلك بين السجد الحرام ومسجد الرسول ﷺ ولم يختلف أن صلاة في مسجد الرسول ﴿ القضل من آلف صلاة فيما سواء وسوى السجد الحرام وأهل المدينة يقولون، إن الصلاة فيه أفضل من الصلاة في السجد الحرام بدون الألف وهذا كله في الفرائض وأما النواطل ففي البيوت افضل).

حاصل هذا الكلام أن الصلاة في مسجدي الحرمين أفضل من الصلاة في كل مسجد دوفعها حتى بيت المقدس وبيت القدس أفضل مما دونه وهذا مما لا حلاف فيه وإتما اختلف فيما بين المسجدين الكريمين فالمشهور أن مسجد النبي عد أتعتبل لأنه الذي احتار اله تعالى نتيه الكرم في.

وقال ابن وهب وابن حبب بالعكس بعد إجماعهم على أن موضع قره عليه الصلاة والسلام أنطل بقاع الأرض قلت وينهي أن يكون موضع البيت بعده كذلك ولكن لم أقف عليه لأحد من العلماء فانظره.

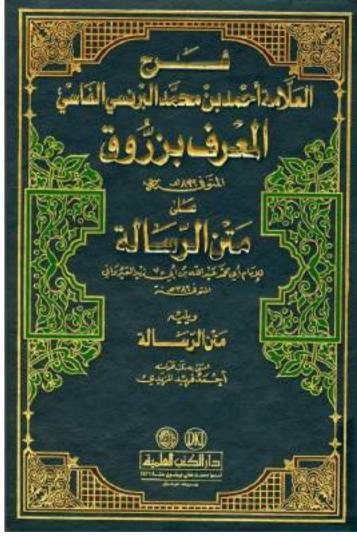
وقد قال عليه الصلاة والسلام: «تصلاة في مسجدي هذا أفضل من ألف صلاة فيما سواه إلا المسجد الحرام، منفق عليه من حديث ابن الربير رضي الله عنه.

واحلف في قوله: «إلا المسجد الحوام، مل الراد فهو مثله أو يفضله إلى المقدار بل بغونه وهو الذي حكاه الشيخ عن أهل المدينة والمسجد الحرام أفضل من صلاة في روابة ابن حمل في حديثه قال فيه: «وصلاة في المسجد الحرام أفضل من صلاة في مسجدي مجالة ضلاقه وصححه ابن حبان إلا أن تصحيحه مطوم بالنساهل فلا يكون حجة والله أعلم، وكون النواقل في اليبوت أفضل عموما هو الصحيح وظاهر نص الجلبت الصحيح.

(والتنفل بالركوع لأهل مكة أحب إلينا من الطواف والطواف للغرياء أحب إلينا من الركوع لظام وجود ذلك لهم).

هذا هو المشهور والمعمول والمحاور الذي طالت مدته من أهل مكة والمشهوخ في ذلك كلام لا أستحضره الآن وبالله الموقف ولما انتهى ذكر الشرائع أراد الشبخ الكلام على أحكام الودائع وهي الجوارح فقال:

أومن الغرائض غض البصر عن للحارم).



19- "قال الإمام السخاوي في التحفة اللطيفة: مع الإجهاع على أفضلية البقعة التي ضمته صلى الله عليه وسلم، حتى على الكعبة المفضلة على أصل المدينة، بل على العرش، فيما صرح به ابن عقيل من الحنابلة. ولا شك أن مواضع الأنبياء وأرواحمم أشرف مما سواها من الأرض والسهاء، والقبر الشريف أفضلها، لما تتنزل عليه من الرحمة والرضوان والملائكة، التي لا يعملها إلا مانحها، ولساكنه عند الله من المحبة والإصطفاء ما تقصر العقول عن إدراكه "-"فقه

شافعی کے عظیم مفسر، محدث ومورخ علامہ شمس الدین سخاوی جھٹاللہ (المتو فی: ۴۰۹ھ) فرماتے ہیں: وہ ٹکڑا جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد اطہر کے ساتھ ضم ہے اس کی افضلیت پر اجماع ہے حتیٰ کہ کعبہ سے بھی افضل ہے جو اصل شہر مدینہ [سوائے اس حصے کے جہاں آنحضرت طلطےعایۃ مدفون ہیں اس]سے فضیلت میں زیادہ ہے۔ بلکہ عرش سے بھی زیادہ۔اس کی تصریح علمائے حنابلہ میں سے ابن عقیل ؓ نے کی۔اس میں کوئی شک نہیں کہ انبیاء کی مقیم گاہیں اور روح اشر ف ہیں زمین و آسان کی تمام چیز وں سے۔اور ان كى قبرين بهى افضل بين" ـ (التحفة اللطيفة في تاريخُ المدينة الشريفة السخاوى: ج١، ص٣٢)

فى تاركخ المدينة الشريينة

تاليف

عنى بطبعسه ونشره أبعت طرازوني بمتسيني

وارتقت لدون مائنة عند المجد منها زيادة على ثلثيها • وانضليتها على مكة • وقد ذهب لكل من القولين جماعة ، مع الاجماع على انضلية البقعة التي نسمته صلى الله عليه وسلم ، حتى على الكعبة المنضلة على أصل الدينة ، بل على العرش ، فيما صرح به ابن عقبل من الحذابلة(١) ٠

ولا شك أن مواضع الأنبياء وأرواحهم أشرف مما سواها من الأرض والسماء • والقبر الشريف أنضلها ، لما تتنذل عليــه من الرحمة والرضوان والملائكة ، التي لا يعلمها الا مانحها ، ولساكنه عند الله من المعبة والاصطفاء ماتقصر العقول عن ادراكه • وبيعم الغيض من ذلك على الأمـــة ، ســـيما من قصده وأمه ، مع العلم بدنن كل احد في الموضع الذي خلق نبيه · كما ثبت في نبيه الا في مكان طيب - أحب الى الله ورسوله ، •ولما أمر الإمام مالك المهدى ، حين قدومه .. بالسلام على اولاد المهاجرين والأنصار - قائلا له : ما على وجه الأرض توم خبر من اطها ، ولا منها - ساله عن ذلك نقال : لأنه لا يعرف قبر نبى اليوم على وجه الأرض غير تنبر نبينا محمد صلى الله عليه وسلم ، ومن كان قبره عندهم ، فينبغي أن يعرف فضلهم على غيرهم .

ومن الأدلة : قوله صلى الله عليه وسلم و اللهم حبب البينا المدينة -كعبنسا ممكة أو أتسد ، ودعاؤه صلى الله عليه وسلم بضعفي ما بمكة

وأما و اللهم انك أخرجتنى من أحب البنساع للى • غاسكنى في أحب البقاع اليك ، فضعفه ابن عبد البر باحتمال كونه صدر ابتدا، قبل ماتجدد له من فضائلها التي منها ما عاد على مكة بنتحها ٠

هذا مع العلم بأن محبة الرسول صلى الله عليه وسلم تابعة لمحبة الله تعالى وما ورد من مضاعفة الصلاة بمسجد مكة زيادة عليها بالدينة .

(١) هذا غلو أغنى الله رسوله صلى الله عليه وسلم عنه ٠

•٢- "قال جلال الدين سيوطى رحمه الله: قَالَ الْعلمَاء مَحل الْخلاف فِي التَّفْضِيل بَين مَكَّة وَالْمَدينَة فِي غير قَبره صلى الله عَلَيْهِ وَسلم أما هُوَ وَأفضل الْبِقَاعِ بِالْإِجْمَاعِ بلة أفضل من الْكَعْبَة بل ذكر ابن عقيل الْحَنْبَلِيّ أنه أفضل من الْعَرْش"-" فقه شافعي كے عظيم مفسر، محدث، فقيه ومورخ امام جلال الدين سيوطي تشاللة (المتوفى: ٩١١هـ) "وَبِأَن الْبَقْعَة الَّتِي دفن فِيهَا أفضل من الْكَعْبَة وَالْعرش" كاباب رقم كرنے كے بعد فرماتے ہيں: آپ صَلَّا لَيْنَا عَمِ الطهر سب روئے زمين سے افضل ہے اوراس بات پرامت کا اجماع ہے، بلکہ کعبہ سے بھی افضل ہے۔ امام ابن عقیل حنبلی فرماتے ہیں کہ قبرِ اطہر عرش معلی سے بھی افضل ہے"۔(الخصائص الكبرى للإمام السيوطى:ج٠٠ص٥٥١)

كفاية الطالبِّ البيب ين خِصَا نص الجَبيب المع دن به

الخَصَّائِصُ لِلْكُبْرِي

للشيخ الإمام العسلامة تحافظ عَضع وَوحيْد وَ هُورِ إِنْ الْفَضْلِ جَلال الدِّينِ عَبْدالرَّحْن أَفِي كَم السُّيوطِيُّ الشافع المتوفظية الحِيدة وَعَدادَه

الجزء الثاني

يعب ن دادالكةب الخامعة

بهرت . لبستان

کفایۃ الطالبؒ لبیٹ سیٹنے خِصَائص اُنجبیب المدہ ن



للشيخ الإمام العقلامة تحافظ عَضْرَ وَوحَيْد وَ هُوهِ إِوْلِلْفَضَلْ جَلاً لِللِّيْرِعَيْدِ الرَّحْمُ وَالْجِيَحُ لِلسَّيوطِيُّ الشافع الدُوسُكِيْنَ جَرِيْزَ وَحَدادَهُ

الجزء الثاني

يعب ن دار الكتب الخلية

باب اختصاصه ﷺ يتفضيل اصحابه على جيع العالمين سوى النبيين

اخرج ابن جرير في (كتاب السنة)، عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله عَيْنَ الله اختار أصحابي على جميع العالمين سوى النبيين والرسلين، واختار من أصحابي أربعة أبا بكر وعمر وعنيان وعلياً فجعلهم خير أصحابي، وفي اصحابي كلهم خير، واختار أمني على سائر الأمم، واختار من أمني أربعة قرون: القرن الاول والتاني والنالث تترى والقرن الرابع فرداً ».

قال الجمهور: كل من الصحابة أفضل من كل من بعده، وإن رقي في العلم والعمل.

اختصاصه ﷺ بتفضيل بلديه على سائر البلاد وبأن الدجال والطاعون لا يدخلها وبفضل مسجده على سائر المساجد وبأن البقعة التي دفن فيها افضل من الكعبة والعرش.

أخرج أحد، عن عبد الله بن الزبع قال قال رسول الله على وصلاة في مسجدي هذا أفضل من ألف صلاة من غيره من المساجد إلا المسجد الحرام، وصلاة في المسجد الحرام أفضل من الصلاة في مسجدي هذا بمالة صلاة».

وأخرج الترمذي، هن هبد الله بن عدي أن رسول الله علي قال لمكة ، والله اللك تحبر . أرض الله وأحب أرض الله إلى الله ».

والحرج الحاكم (١٠), عن أبي هويرة قال قال رسول الله على واللهم إنك الحرجتني من أحب البقاع إلى فاسكني في أحب البقاع إليك ه.

واخرج أحمد، عن أبي هويرة قال قال رسول الله ﷺ والمدينة ومكة محفوفتان بالملاكة، على كل نقب منها ملك لا يدخلها الطاعون ولا الدجال».

(١) ياض في الاصول.

TO+

قال العلماء ، عمل الخلاف في التفضيل بين مكة والمدينة في غير قبره على أما عو فأفضل اليقاع بالإجاع ، بل وأفضل من الكعبة ، بل ذكر ابن عقيل الحنبلي أنه أفضل من العرش .

اختصاصه ﷺ في شريعته باحلال الغنائم وجعل الارض كلها مسجدا والتراب طهورا وهو التيمم بالوضوء في احد القولين ·

تقدمت الثلاثة الأول في عدة من الاحاديث السابقة، وفي آثار تقدمت في باب ذكره في التوراة والانجيل.

واخرج الطبراني، عن أبي الدرداء أن رسول الله على قال وفضلت بأربع: جعلت أنا وأمني نصف في الصلاة كما تصف الملائكة، وجعل الصعيد لي وضوءاً، وجعلت في الارض مسجداً وأحلت في القنائم،

قال اخليمي، يستدل لأن الوضوء من خصائص هذه الأمة بحديث الصحيحين ، إن أمني يدعون يوم القيام غرأ مجاني من آثار الوضوء ».

ورد، بأن الذي اختصت به الغرة والتحجيل لا أصل الوضوء كيف، وفي الحديث: دهذا وضوئي ووضوء الأنبياء من قبلي د.

قال ابن حجر ، والجواب ؛ أن هذا حديث ضعيف وعلى تقدير ثبوته يحتمل أن يكون الوضوء من خصائص الأنبياء دون أعهم إلا هذه الأمة.

قلت: هذا الاحتال قد ورد ما يؤيده، فقد نقدم في باب ذكره في النوراة والانجيل في صفة أمنه على يوضئون أطرافهم. رواه أبو نعم، عن ابن مسعود مرفوعاً. والدارمي، عن كعب الأحبار، وللبيهقي عن وهب وافترضت عليهم ان يتطهروا في كلا صلاة كما افترضت على الانبياء ه.

ثم رأبت الطبراني أخرج في (الاوسط) بسند فيه ابن لهيمة، عن بريدة قال: ودعما رسول الله ﷺ يوضوه فتوضأ واحدة واحدة فقال: هذا الوضوء الذي لايقبل الله الصلاة الأبه ثم توضأ اثنتين اثنتين، فقال: هذا وضوء الأمم قبلكم، ثم 17- "وأحسن بعضهم فقال: محل الخلاف في غير الكعبة الشريفة، فهي أفضل من المدينة ما عدا ما ضم الأعضاء الشريفة إجهاعا، وحكاية الإجهاع على تفضيل ما ضم الأعضاء الشريفة نقله القاضي عياض، وكذا القاضي أبو الوليد الباجي قبله كها قال الخطيب ابن جملة، وكذا نقله أبو اليمن ابن عساكر وغيرهم، مع التصريح بالتفضيل على الكعبة الشريفة، بل نقل التاج السبكي عن ابن عقيل الحنبلي أن تلك البقعة أفضل من العرش"-"نور الدين أبوالحن السمودي الثافعي تُولينية (التوفي: ٩١١ه عن ابن عقيل الحنبلي أن تلك البقعة أفضل من العرش"-"نور الدين أبوالحن السمودي الثافعي تُولينية (التوفي: ٩١١ه عن اوفاء الوفا باخبار دار المصطفى" مين طويل بحث مين فرماتي بين: اس بات پر اجماع امت به كدر سول الله صلى الله عليه وآله وسلم كے اعضاء مقدسه كے ساتھ جو جگه ملى بوئى ہے وہ بر شئے ہے افضل ہے يبال تك كه عرش ہے بھى افضل ہونے كى صراحت كى ہے بلكه امام تاج الدين بكى عباكر وفاء الوفا باخبار دار المصطفى: الباب توليد النائي، الفصل الأول فى تفضيلها على غيرها من الباد، كمة وفضل أم المدنة، جا، ٢٨)

أم الدينة

الباب الثانى

فى فضائلها ، و بَدَّره شأنها وما يؤل إليه أمرها ، وظهور النار للنذَّر بها من أرضها ، وانطقائها عند الوصول إلى حرمها ، وقيه منة عشر فصلا

الغسل الأول

في تفضيلها على غيرها من البلاد

قد انتقد الإجاع على تفضيل ما ضم الأعضاء الشريفة ، حتى على الكعبة النيفة ، وأجعوا بعد على تفضيل مكة وللدينة على سائر البلاد ، واختلفوا أيهما أفضل ؟ فذهب عمر بن الخطاب وابئه عبد الله ومالك بن أنس وأكثر للدنيين إلى تفضيل للدينة ، وأخشن بعضهم فقال : على الخلاف في غير الكعبة الشريفة ، فعى أفضل من للدينة ماعدا ماضم الأعضاء الشريفة إجماعا ، وحكاية الإجماع على يخضيل ماضم الأعضاء الشريفة نقله القاضى عياض ، وكذا القاضى أبو الوليد (١٠ يخضيل ماضم الأعضاء الشريفة نقله القاضى عياض ، وكذا القاضى أبو الوليد (١٠ يخفيل مان الخطيب ابن جملة ، وكذا نقله أبو المجن ابن عما كر وغيوهم ، مع التصريح بالتفضيل على الكعبة الشريفة ، بل نقل الناج السبكي عن ابن عقبل الحنبلي أن تلك البقعة أفضل من المرش ،

وقال الناج الفاكهي : قالوا: لا خلاف أن البقعة التي ضمت الأعضاء الشريفة أفضل بقاع الأرض على الإطلاق حتى موضع الكعبة ، ثم قال: وأقول أنا: أفضل بقاع السعوات أيضا ، ولم أرّ من تعرض لفالك ، والذي أعتقده أن ذلك لوءُرِضَ على عاماء الأمة لم مختلفوا فيه ، وقد جاء أن السعوات تشرفت بمواطى، قدميه صلى الله عليه وسلم ، بل لوقال قائل إن جيم بقاع الأرض أفضل من جيم بقاع السماء شرفها لكون الني صلى الله عليه وسلم حالاً فيها لم يعد ، بل هوعندى الظاهر المتعين مشرفها لكون الني صلى الله عليه وسلم حالاً فيها الم يعد ، بل هوعندى الظاهر المتعين افي خلاصة الوفا (ص ١٠) ه أبو الوليد الناجي » النون .



بأخبار دار المصطفى

تألیفت. أو رالدین علی بن أحد السمهودی النوق فی عام ۹۱۱ من الهجرة

خَفَّتُه ، وَفَصَّلَه ، وعلنَ حَوَّ اشهه مُعَمِّيُ إِنِّ الْحِيْرِ (الْمِرَّ عندالله تعالىءنه عندالله تعالىءنه

الجزءالأؤل

المور اللهونيين

بالمنتخ المئج متدئية

تَّأَلِيفُ العَلاَّمُدُا ْحَمَّرِ بِنَ مُحَمَّرًا لَقْسِطِطَالِ بِي (۸۵۱ - ۹۲۳ هـ)

الجزءًالرابع

نجعتیق حسّاط لأحمّدال لسشّتا بی

ومذهب عمر بن الخطاب وبعض الصحابة وأكثر المدنيين ـ كها قاله القاضي عياض ـ أن المدينة أفضل، وهو أحد الروايتين عن أحمد.

وأجمعوا على أن الموضع الذي ضم أعضاء الشريفة الشئة أفضل بقاع الأرض، حتى موضع الكعبة، كما قاله ابن عساكر والباجي والقاضي عياض، بل نقل التاج السبكي كما ذكره السيد السمهودي في فقضائل المدينة، عن ابن عقبل الحنبل أنها أفضل من العرش، وصرح الفاكهاني بتفضيلها على السياوات ولفظه: وأقول أنا وأفضل من بقاع السياوات أيضاً. ولم أر من تعرض لذلك، والذي أعتقده لو أن ذلك عرض على علماء الأمة لم يختلفوا فيه، وقد جاء أن السياوات شرفت عواطئ قدميه، بل لو قال قائل: إن جميع بقاع الأرض أفضل من جميع بقاع السياء لشرفها لكونه على حالاً فيها لم يبعد، بل هو عندي الظاهر المتعن، انتهى.

وحكاه بعضهم (1) عن الأكثرين لحلق الأنبياء منها ودفنهم فيها، لكن قال النووي: إن الجمهور على تفضيل السهاء على الأرض، أي ما عدا ما ضم الأعضاء الشريقة.

وقد استشكل ما ذكر من الإجاع على أفضلية ما ضم أعضاءه الشريفة على جميع بقاع الأرض، ويؤيده (٢) ما قاله الشيخ عز الدين ابن عبد السلام في تفضيل بعض الأماكن على بعض، من أن الأماكن والأزمان كلها متساوية، ويفضلان بما يقع فيهها لا بصفات قائمة بهها. قال: ويرجع تفضيلها إلى ما ينيل الله العباد فيهها من فضله وكرمه،

-1.1-

المكتسالات لامي

٣٣- "قال شمس الدين الشامي الشافعي في سبل الهدى والرشاد: قال القاضي عياض بعد حكاية الخلاف: ولا خلاف أن موضع قبره- صلى الله عليه وسلم- أفضل بقاع الأرض انتهى ـ ولا ريب أن نبينا- صلى الله عليه وسلم- أفضل المخلوقات، فليس في المخلوقات على الله تعالى أكرم منه، لا في العالم العلويّ ولا في العالم السفليّ كما تقدم في

⁽١) أي تفضيل الأرض على الساء.

⁽٢) يؤيد الإشكال.

> جهوديَّ بمِسْسُرالوَّ بَيْرَ الْجِلسُّرالِ الْمُظْلِّلْتُ مُّونُ الإسلامِيَّة بحذائِحًا والرَّراث الإسلامِيَّة -----

سِ بُل لُفُ دَى وَالرَّث اِهِ فِي يَكُرُونَ خِيرُ الْعِبُ الْخِ يَدِمُ الْمِعْدِينُولُمْ فِي اللَّهِ السَّالِحِ الشَّاعِ اللَّهِ وَاسْتَصْدَاهِ يَدِمُ الْمِعْدِينُولُمْ فِي السَّالِحِ الشَّاعِ الشَّاعِ اللَّهِ وَاسْتَصْدَاهِ

المجزءالثانى عنشو

حققه وعلق عليه **﴾كَبَرُ (اللعز /كِبَرُ (الْقُبِرُ (الْجُرْ (ا /رُ** من من من عليه ويشريد

> القـــاهـرة ۱۵۱۸-۱۳۱۸

أفاد نهيا أو أمرا، والمحقق يعرف المراد ويضع كل شئ في موضعه. ذكر ذلك كله شيخ الإسلام كمال الدين بن الزملكاني في كتاب والعمل الملبول في زيارة الرسول) قال النووي: معناه الأقضاية في شد الرحال إلى مسجد غير هذه الثلاثة ولقله عن السدي

وقال العراقي: من أحسن محامل الحديث أن المراد منه حكم المساحد فقط، وأنه لا تشد الرحال إلى مسجد من مساجد غير هذه الثلاثة. وأما فضل غير المساحد من الرحلة في طلب العلم وزيارة الصالحين والإخواز والتحارة

وأما فضل غير المساحد من الرحلة في طلب العلم وزيارة الصالحين والإخواذ والتجارة والتزه وتحو ذلك فليس داخلاً فيه وقد ورد ذلك مصرحاً في رواية أحمد. وأفرادا لا يدم الرحماء أن ياذ يحاله إلى مرحة بالغرافية في الرائخ في السيحا

ولفظه: لا ينبغي للمصلي أن يشد رخاله إلى مسحد ينتغي فيه الصلاة غير المسحد الحرام والمسحد الأقصى ومسحدي هذا. وقال الشيخ تقي الدين السبكي: ليس في الأرض يقعة لها فضل ثوابها حتى تشد إليها

وقال الشيخ تقي الدين السبكي: ليس في الارض بقعة لها قضل توابها حتى تشد إلها تذلك الفضل غير البلاد الثلاثة، ولا شك أن يقاع المساحد الثلاثة وموضع قبره، صلى الله عليه وسلم – هي

الله عليه وسنم - هي أفضل بقاع الأرض، وموضع قبره - صلى الله عليه وسلم - ومسجد مكة والمدينة أفضا من المسجد الأقصر

الفضل من المستحد الاقتمى واحتلف أيهما أفضل مستحد مكة أو مستحد المدينة. العال ان ذال القائد عداد عداد كانة العلام العدينة.

الثالث: قال القاضي عباض بعد حكاية الخلاف: ولا خلاف أن موضع قبره – صلى الله عليه وسلم – كنده عدم فقت عد

ولا رَبِ أَنْ نَبِيناً – صلّى الله عليه وسلم – أفضل المحلوقات، قلبس في المحلوقات على الله تعالى أكرم منه، لا في العالم العلوي ولا في العالم السفلي كما تقدم في الباب الأول من

بشد الرحال إليها وبدخل المسحد ويصلي فيه ولا بصلى إلى الروضة الشريفة التي في الحجرة؟ وفي الحديث أنها روضة من رياض الحنة، وكيف يصلي إلى الروضة والقبر ويعلم أن

ويحم م. رسول الله - صلى الله عليه وسلم - يسمع كلامه إذا سلم عليه، ويرد عليه السلام ويسعه أن لا يقصد الحجرة

الشريفة والقبر ويسلم على رسول الله - صلى الله عليه وسلم - إن وقع هذا الأحد لا يكون قلبه معمورا بحب

٣٠- "قال الإمام الحطاب الرُّعيني المالكي في "مواهب الجليل": هَذَا هُوَ الْمَشْهُورُ، وَقِيلَ: مَكَّةُ أَفْضَلُ مِنْ الْمَدِينَةِ بَعْدَ إِجْمَاعِ الْكُلِّ عَلَى أَنَّ مَوْضِعَ قَبْرِهِ - عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ - أَفْضَلُ بِقَاعِ الْأَرْضِ - قَالَ الشَّيْخُ زَرُّوقُ فِي شَرْحِ الرِّسَالَةِ: قُلْتُ وَيَنْبُغِي أَنْ يَكُونَ مَوْضِعُ الْبَيْتِ بَعْدَهُ كَذَلِكَ، وَلَكِنْ لَمْ أَقِفْ عَلَيْهِ لِأَحْدٍ مِنْ الْعُلَمَاءِ فَانْظُرْهُ، انْبَهَى - وَقَالَ الشَّيْخُ السَّمْهُودِيُّ فِي تَارِيخِ الْمَدِينَةِ: نَقَلَ عِيَاضٌ وَقَبْلَهُ أَبُو الْوَلِيدِ وَالْبَاجِيُّ وَغَيْرُهُمَا الْإِجْمَاعَ عَلَى تَفْضِيلِ مَا ضَمَّ الْأَعْضَاء الشَّيفِي فَي تَارِيخِ الْمَدِينَةِ: نَقَلَ عِيَاضٌ وَقَبْلَهُ أَبُو الْوَلِيدِ وَالْبَاجِيُّ وَغَيْرُهُمَا الْإِجْمَاعَ عَلَى تَفْضِيلِ مَا ضَمَّ الْأَعْضَاء الشَّيفِي السَّمَواتِ، قَالَ التَّامُ الطَّاهِرُ الْمُتَعَيِّنُ جَمِيعُ الْأَرْضِ عَلَى السَّمَواتِ لِحُلُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَهَا، لَكِنْ قَالَ النَّوَوِيُّ: الْجُمْهُورُ عَلَى تَفْضِيلِ السَّمَاءِ عَلَى الْأَرْضِ وَكَى تَفْضِيلِ السَّمَاءِ عَلَى اللَّوْمِيُّ الْمُعْضَلِ السَّمَاءِ عَلَى اللَّوْمِ عَلَى الْمَاعِرِ الْبَلَادِ، وَاخْتَلَفُوا فِيهِمَا، وَحَكَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ الْأَكْفِي إِللَّامِ الشَّرِيفَة، وَأَجْمَعُوا بَعْدُ عَلَى تَفْضِيلِ السَّمَاءِ عَلَى سَاعِرِ الْبِلَادِ، وَاخْتَلَفُوا فِيهِمَا، وَكُنْ قَالَ النَّوْوِيُّ: الْجُمْهُورُ عَلَى سَاعِرِ الْبِلَادِ، وَاخْتَلَفُوا فِيهِمَا، وَكُنْ مَا عَدَا مَا ضَمَّ الْأَعْضَاءَ الشَّرِيفَةَ، وَأَجْمَعُوا بَعْدُ عَلَى تَفْضِيلِ مَكَ قَالَ النَّوْوِيُّ وَالْمَدِينَةِ عَلَى سَاعِرِ الْبِلَادِ، وَاخْتَلَفُوا فِيهِمَا،

وَالْخِلَافُ فِيمَا عَدَا الْكَعْبَةَ فَهِيَ أَفْضَلُ مِنْ بَقِيَّةِ الْمَدِينَةِ اتِّفَاقًا، انْتَهَى "-" إمام الحطاب الرَّعيني المالكي عِثَاللَّة (المتوفى:٩٥٣هـ) ماتے ہیں: مشہور یہ ہے کہ مکہ مدینہ سے افضل ہے۔اجماع کے بعد نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی قبر مبارک تمام زمین سے افضل ِ شیخ زروق حشایہ شرح رسالہ میں فرماتے ہیں: اس بات کا تقاضہ رہے ہے کہ جس طرح نبی کریم مثلٌ عُیْوَمٌ کی قبر مبارک افضل ہے بالکل اسی طرح مکہ اور مدینہ میں جو آپ مَثَالِثَائِمٌ کاگھرہے وہ بھی کعبہ سے افضل ہو ناجاہیے،لیکن اس بارے میں علماء کر ام نے تصر تکح نہیں فرمائی ہے، البتہ قبرمبارک کی افضلیت کے بارے میں تو تمام علاءنے صراحتاً فرمایاہے لیکن گھر کے بارے میں نہیں۔ شیخ تھو دی عثیبہ تاریخ مدیبنہ میں فرماتے ہیں: اس بات پر اجماع امت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعضاء مقدسہ کے ساتھ جو جگہ ملی ہوئی ہے وہ ہر شئے سے افضل ہے یہاں تک کہ عرش سے بھی افضل ہے۔ اس اجماع کو قاضی عیاض میشاہ تھ قاضی ابوالولید الباجی چیشیہ اور دیگر علماءنے نقل کیاہے اوراس مقدس مکان کی کعبہ شریف پر افضل ہونے کی صراحت کی ہے بلکہ امام تاج الدین سبکی عشالہ نے ابن عقیل حنبلی رحمہ اللہ سے نقل کیاہے کہ یہ جگہ عرش سے بھی افضل ہے۔ شیخ تاج الدین الفاکھی عث ۔ وعاللہ فرماتے ہیں کہ علاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآ لہ وسلم کے اعضاءِ مقدسہ کے ساتھ جو جگہ ملی ہو ئی ہے وہ ہر شئے سے افضل ہے یہاں تک کہ کعبہ شریف سے بھی افضل ہے۔ امام نووی عیشیہ فرماتے ہیں: یہ بات واضح ہو گئی کہ جمہور علماءکے نز دیک آپ علیہ الصلاۃ السلام کے اعضاءِ مقدسہ کے ساتھ جو جگہ ملی ہوئی ہے وہ تمام زمین وآسان سے افضل ہے، جبیبا کہ مکہ اور مدینہ تمام زمین سے افضل ہیں۔اس پر علماء کرام کااجماع ہے،اس میں سے کسی کو بھی اختلاف نہیں ہے۔مکہ و مدینہ کی افضلیت کے بارے میں جواختلاف ہےوہ کعبہ کو چھوڑ کرہے کہ کعبہ مدینہ سے افضل ہے سوائے مدینہ کی اس جگہ کے جونبی ریم مَثَلَ لِیُّنِیَّا اعضاءمبار که کومس هور ہی ہے''۔ (مواهب الحبیل فی شرح مختصر خلیل: کتاب الاُ بمان، فَرْعٌ فی نَاذِرِ زِ مَارَت و صَلَّى اللّٰهُ مَكِيهِ وَسَلَّمَ، وَالْمَدِينَةُ أَفْضَلُ، ثُمُّ مَّاتُهُ، جه، ص٥٣٣)

كتاب الأنجان

وَهَلَ إِنْ كَانَ يَعْدِيهَا، أَوْ إِلاَّ لِكَوْلِهِ بِٱلصَّالَ مِيلِاتَ، وَالْعَدِينَةُ أَنْشَلُ ثُمْ مَكَّةً.

السجد ركعتين قال: يعد السواري ويصلي إلى واحدة لكل سارية ركعتين وهو قول مالك الشهى. هن: (وللدينة أقضل في مكة) ش: هذا هو الشهور. وقيل: مكة أفضل من المدينة إجماع الكل على أن موضع قيره عليه الصلاة والسلام أفضل بقاخ الأرض. قال الشيخ روق في شرح الرسالة: قلت: وينهي أن يكون موضع البيت يعده كللك ولكن لم أقف عليه الأحد من العلماء فانظره النهي، وقال الشيخ السمهودي في تاريخ المدينة: قل جانس وقبله أبو الوليد والباحي وضرهما الإحماع على تفضيل ما ضم الأعضاء الشريفة على الكحة. بل نقل على السموات قال: بل الظاهر المعين حصم الأرض على السموات قالوله كلى ينفضيلها على السموات قال: بل الظاهر المعين حصم الأرض على السموات قالوله كلى بها، وحكاه بمضهم عن الأكثر بخلق الأبياء منها ودفتهم فيها، لكن قال النووي: الحمهور على تفضيل مصمه على الأرض أي ما عدا ماضم الأعضاء الشريفة، وأجمعوا بعد على تفضيل مكة والمدينة على العالم من حلاصة الوقا. وقال في انسائل المقوطة؛ ولا علاف أن مسجد المدينة ومكة المشهور من المذهب أن المسجد ومن حيث مكة والمدينة والمشهور من المذهب أن المدينة أفضل من صحدد بيت المقدس، والتحديد مكة والمدينة والمشهور من المذهب أن المدينة أفضل من حيث: مكة أفضل.

مسألة: قال في السائل الملفوطة: وحكم ما زيد في مسجده عليه الصلاة والسلام حكم المزيد فيه في الفضل. ثم ذكر أحاديث ورواية عن مالك في ذلك ونقل ذلك عن تسهيل المهمات لوالده، ونص كلامه: وحكم ما زيد في مسجده كالله حكم الريد في المضل الأحاديث عنه في الذلك. ذكرها المؤرخون في كنهم والله أعلم يصحنها. قال عمر رضي الله عنه لما فرع من بناء السجد ومن زيادته: لو النهى بناؤه إلى الجيانة لكان الكل مصحد رسول الله يحكم. وقال أمو هرورة: سمعت

بيت القدس فلا يأتيهما حتى بنوي الصلاة في مسجديهما أو يسميهما قبلوا: إلى مسجد الرسول في أو إلى مسجد بيت القدس وإن لم ينو السلاة فيهما فليأتهما راكباً ولا هدي عليه، وكأنه نا مساهما قال: على أن أصلي فيهما (وهل وإن كان ببعضها أو إلا لكونه بأفضل حلاف وللدينة أقضل لم مكة) بن بشير: حسل اللخب الذهب على أن من النزم الشي إلى أحد هذه النساجد الثلاثة فلا يأته إلا أن يكون في موضع غيرها، وأما إن كان في أحدهما والنزم المشي إلى الأهر، فإن كان الموضع الملازم في أحدهما والنزم المشي إلى ملك أفضل ثم مكة ثم بيت المقدس، والشاهر من الماهب أنه يلزمه وإلا لم يلزمه، واللابة عند وإن كان الموضع الذي هو به أفضل من الموضع الذي الترم الشي إليه، وقد كان رسول الله في الله مسجد قاء من المدينة وصحة المنهة لا شك أفضل ابن شاس.

مُولِهِ بَنْ لَكُلِكُ لِلْكُلِكُ الْمُنْ لَكُونِ الْمُعَالِمُ الْمُعَلِمُ الْمُعَلِمُ الْمُعَلِمُ الْمُعَالِمُ الْمُعَالِمُ الْمُعَالِمُ الْمُعَلِمُ الْمُعَالِمُ الْمُعَالِمُ الْمُعِلِمُ الْمُعِلِمُ الْمُعَالِمُ الْمُعِلِمُ الْمُعَلِمُ الْمُعَلِمُ الْمُعَلِمُ الْمُعِلِمُ الْمُعَلِمُ الْمُعَلِمُ الْمُعَلِمُ الْمُعَلِمُ الْمُعَالِمُ الْمُعَلِمُ الْمُعَلِمُ الْمُعِلِمُ الْمُعِلِمُ الْمُعِلِمُ الْمُعِلَمُ الْمُعِلَمُ الْمُعِلَمُ الْمُعِلِمُ الْمُعِلِمُ الْمُعِلِمُ الْمُعِلَمُ الْمُعِلَمُ الْمُعِلَمُ الْمُعِلَمُ الْمُعِلَمُ الْمُعِلِمُ الْمُعِلِمُ الْمُعِلَمُ الْمُعِلِمُ الْمُعِلَمُ الْمُعِلَمُ الْمُعِلَمُ الْمُعِلِمُ الْمُعِلَمُ الْمُعِلَمُ الْمُعِلَمُ الْمُعِلَمُ الْمُعِلِمُ الْمُعِلَمُ الْمُعِلِمُ الْمُعِلَمُ الْمُعِلَمُ الْمُعِلِمُ الْمُعِلَمُ الْمُعِلَمُ الْمُعِلِمُ الْ

تأكيفے ٱبْدِعَةُ اللَّهُ مِحْمَدَ بْنِ مُحَدِّبِنْ عَبُدَالرَّحْمُنَّ المُغْرِّفِيُّ المَّهِرُونَ بِالْطَائِلِاتِينِيُّ المَوْفِيقِ السِّالِيَّةِ فِيْ

> ݽۼۿٷؽۯۿٵؠؘؙؽٷٵۺ ٵڵڛؿٚؾؘۼؙڒػۧڕؠۜڲؘٵڝؽٞ۠ٳٮػ

> > المجتبه الرابسع



70- "قال الإمام ابن حجر الهيتمي في تحفة المحتاج: وهي كبقية الحرم أفضل الأرض عندنا وعند جمهور العلماء للأخبار الصحيحة المصرحة بذلك وما عارضها بعضه ضعيف وبعضه موضوع كما بيئته في الحاشية ومنه خبر "إنها أي المدينة أحب البلاد إلى الله تعالى" فهو موضوع اتفاقا، وإنما صح ذلك منغير نزاع فيه في مكة إلا التربة التي ضمت أعضاءه الكريمة صلى الله عليه وسلم فهي أفضل إجاعا حتى من العرش"- "علامه ابن حجر بيتمى الشافعي عيشات (التوفى ١٣٥٥هـ) لكهت بين كه: اور به كم حرم كعبه مير بي اور اخبار صحيحه صريحه سے جمہور كے نزديك تمام زمين سے افضل ہے اور جو چند و ليلين اس كمارض بين ان ميں سے بعض ضعيف بين اور بعض موضوع مثلاً عاشيه ميں جو دليل ہے "إنها أي المدينة أحب البلاد إلى الله تعالى " يہ بالا تفاق موضوع ہے - ليكن اس طرح كى خبرين كمه [كي فضيلت] كے بارے ميں بلااختلاف درست بين سوائے اس مثى كى قضيلت كے جو نبى كريم طيف علي الله عقد سه كے ساتھ مس ہے حتى كه عرش سے بھى - يہ فضيلت اجماع سے ثابت ہے " وضيلت اجماع سے ثابت ہے "

باب دخوله أي المحرم

وخص لأن الكلام فيه وإلا فكتير من السنن الآتية يخاطب بها الحلال أيشاً، ومن ثم حلف الضمير في نسخ (مكة) قبل الأسب ثبويب النبيه بناب صفة الحج، لأنه ذكر فيه تثيراً مما لا تعلق له يدخولها بل الحج عوفة ولا تعلق لها بها، ويرد بأن دخولها يستدهي كل ذلك فاكتفى به عنه وهو بالميم والباء للبلد، وقبل بالهيم للحرم وبالباء للمسجد وقبل بالميم للبلد وبالباء للبيث أو والمطاف وهي كيفية الحرم أقضل الأرض عندنا وعند حمهور العلماء للإخبار الصحيحة المصوحة بلذلك، وما عارضها بعضه ضعيف وبعضه موضوع كما يته في الحالية ومنا خبرا أنها أي المدينة أحب البلاد إلى الله تعالى، فهو موضوع اتفاقاً وإنها صح تلك من غير نزاع فيه في مكة إلا التربة التي ضحت أعضاده الكريمة غالاً فيها مها، كالمصحف حتى من العرش والتفضيل قد يقع بين الدوات وإن لم يلاحظ ارتباط عمل بها، كالمصحف

باب دخولد مكة

قوله: (وخص) أي المحرم قوله: (وإلا فكثير الغ) بل إنما بحتاج إليه بالنسبة للواء قبل الوقوف فقط قوله: (ومن ثم حلف الضمير الغ) ويمكن حمله على ما يوافق الحلف بأن يجمل مرجع الضمير الغائبة أن المعنى الناطل المفتوم من دخول ولا يناقيه قوله قبل الوقوف حيث لا يناسب إلا المحرم لأن المعنى إد كان محرماً سم قوله: (قوله لها يها) يعني توقوف عرف محرماً سم قوله: (قوله لها يها) يعني توقوف عرفة يدخول مكة .

قوله: (ويره الغ) هذا لا يرد دحوى المعترض إلا نسية وإنما يكون رماً له أو ادعى عدم الصحة فتأمله سم قوله: (يستدعي كل ذلك) فيه تأمل سم قوله: (البلقة) ولها نحر ثلاثين إسماً ولها ذال فتأمله سم قوله: (يستدعي كل ذلك) فيه تأمل سم قوله: (البلقة) الأرض وكثرة الأسماء تدل على المحمدف لا نعلم بلداً أكثر إسماً من مكة والمعينة لكربهما أضعل الأرض وكثرة الأسماء تدل على شرف المسمى بهاية زلا السختي ولهذا كثرت أسماء الله تعالى ورسوله الله حتى قبل إن ثم تمالى ألف اسم وارسوله إلى وكسل قوله: (إلى وتسن وكذا في المغني إلا قوله حتى من المرش قوله: (عاملا الغ) أي الكردة وقوله والشعيل المدينة مدي قوله: (عام الدين المدينة مدي قوله: (عام الدينة مدي قوله: (الا القوله) التعالى المائم من أن الدعل في كون المناف من قوله ألف الدعى في كون

باب دخوله مكة

فوله: الوس ثم حلف الضمير) يمكن حمله على ما يوافق المخلف بأن يجعل مرجعه الداخل أي داخل المفهوم من دخوله ولا يناقيه قوله قبل الوقوف حيث لا يناسب إلا المحرم لأن المعلى إن كان محرماً ولو كان ينافيه بطل فائدة قوله ومن ثم الح فائمته فوله: (ويره الح) هذا لا يرد دعوى المعترض إلا تسبية فايس رداً لاحترافه وإنما يكون رداً له أو أدمى حدم الصبحة فنامله قوله: (يستدهي كل طلقه) قد يقال بعد نمام ذلك إلا إن ثل ذلك لا يستدعى الدخول فهو أحو والمطاوب بيانه بالوجه جَعُلِشِيْنَ الشِّرَقُ الْخِفَالِنَفَاسِمُ الْعِبَالِاكِيَا الشِّرَقُ الْخِفَةِ الْخِفَاسِمُ الْعِبَالِاكِيَا عَنْفَةً الْمِحَةِ لِلْمِنْ الْمِنْفِظِةِ الْمِنْفَالِحَ الْمِنْفِظِةِ الْمِنْفِظِةِ الْمِنْفِظِةِ الْمِنْفِظِة

> منبعه ينعه الشَّنَجْ عَسَقَدَعَبُالعَرْيزِ الْعَالديّ -

> > المجته المخاميس

يحتوي على الكتب الثالية: ا فجتح ـ المبشج

تنبيه:

ريان ريان عولي تحق الان و الان ريان الدين و المان الدين و المان المراد و المرد و

۲۷- 'أن موضع قبره الشريف على أفضل بقاع الأرض، وهو أفضل الخلق وأكرمهم على الله تعالى ___ فاذا تقرر أنه أفضل المخلوقين وأن تربته أفضل بقاع الأرض " و قطب الدين محر بن علاء الدين على بن أحمر النهرواني حنى عن الله وفي الله أفضل المخلوقين وأن تربته أفضل بقاع الأرض " و قطب الدين محر بن علاء الدين على بن أحمر النه تعالى ك نزديك آب مَا الله على الله على الله على عن نزديك آب مَا الله على الله على الله على الله على عن من مل ملى معلى عن من سب سے افضل بين الهذاوه منى بهى تمام منى سے افضل بول الهذاوه منى بهى الله على الله على الله على الله على الله على النه على الله على النه على الله على النه على النه على الله على الله على النه على النه على الله على ال

من التراث التاريخي

والحافظ محيى الدين الطبرى وغيرهم. وأما حديث 3 لا تضد الوهال [2] إلى ثلاثة مساجد ... : (1) ذلا دلالة فيه على النهى عن الزيارة بل هو حجة في ذلك ومن جملة وليلا على حرمة الزيارة فقد أصلم الجرأة على الله تعالى ورسوك وليه يرهاك قاطع على عبارة قائله وقصوه عن ذوق صافى العلم وقصوره عن نيل درجة كيشية الاستباط والاستدلال، والحديث فيه ذليل على استجاب الزيارة من وجهين ؛

الأولى ؛ أن مرضع قبر، فك أفضل بقاع الأرض وهو فك أفضل الخلق وأكرمهم على الله تعالى لأبه لم يقسم بحياة أحد خير، وأحد البداق (ق ٢٣٤) من الأبيها، بالإيمان به وينصره كما في قراء تعالى ؛ ﴿ وإذ أخذ الله ميشاق التبيين لما أكونكم من تقاب وحكمة ثم جاءكم رسول مصدق ثما معكم للؤمان به والتصرفه ﴾ (٢٠ الآية وشرفه بقضاء على سائر المرسلين وكرمه أن عجم به البيين روفع درجه في خلين .

فإذا تقرير أنه أفضل الشفوقين وأنا ترته أفضل بقاع الأرض استحب شد الرحال إليه
 ربته يطريق الأولى .

الوجه المثانى وأنه استحب شد الرسال إلى مسجد الدينة ولا يتسور من المؤمنين الخلصين الفكائل قصده هنه فاله وكيف يتصبور أن المؤمن المعظم قدر النبي فاله يدمل مسجده ويشاهد حجرته ويتحقق أنه يسمع كلامه ثم يعد ذلك يسمه أن لا يقصد المحجرة والقبر ويسلم على رسول الله فالا هذا عما لا احتسبه على أسد وكذلك لو قصد زيارة قبره لم يفك قصده عن فعيد المسجد .

ومن الدليل عن الزبارة الأحاديث الكثيرة الصحيحة في قضل زيارة الإخوان في الله نعالى فزيارة (ق ٢٣٥) النبي الله أولى وأوثى . تاريسخ المدينسة

لقطب الحين الحنشى

خديم رسايق راڅکيل داکتور هنجنت وايلهام محبح عراب

النائسسور مكتبة الطاقة الدينية ١٣٦ شيورمعيد الطاهر ت. ١٣٢٢٢٥ - ١٤كي ١٣٢٢٢٥

 () كا رود في مسمى البخاري باب مسجد مكا ١٠١ د ولمبوم ٧٧ د والمبيد ٧٦ د وصحيح مسلم باب حيج ١١٥ د ١١٥ د وباب مثالث ٩١ د ومنان الترمذي باب الممالا ١١٦ د

142

77- "وقال الشيخ شمس الدين الرملي المصري الشافعي نقله الشويري في حاشيته على أسنى المطالب: وَمَحَلُ التَّقَاصُلِ بَيْنِ مَكَّةً وَالْمَدِينَةِ فِي غَيْرِ مَوْضِعِ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم أَمَّا هُوَ وَأَفْضَلُ مِنْ سَاءِرِ بِقَاع الْفَدِينَةِ عَيَاضٌ قَالَ ابْنُ قَاضِي شُهْبَة قَالَ شَيْخِي وَوَالِدِي وَقِيَاسُهُ أَنْ يَقَالَ إِنَّ الْكُفْبَة الْمُشَرِّفَة أَفْضَلُ مِنْ سَاءِرِ بِقَاع الْفَدِينَةِ وَقَالُهُ مَا عَدَا مَوْضِع قَبْرِهِ الشَّرِيفِ وَوَالِدِي وَقِيَاسُهُ أَنْ يَقَالَ الْوَقْرِعُ مِنْهَا بَعْدَ الْمُشَرِّفِة أَفْضَلُ مِنْ سَاءِرِ بِقَاع الْفَدِينَةِ وَقَالَ النَّوْوِيُ فِي إِيضَاحِهِ الْمُخْتَارِ السَّيْحُبَابُ الْمُجَاوَرَة بِمَكَةً إِلَّا أَنْ يَغْلِبَ عَلَى ظَيِّةِ الْوَقُوعُ فِي الْأُمُورِ الْمُخْدُورَةِ وَقَالَ النَّوْوِيُ فِي إِيضَاحِهِ الْمُخْتَارِ السَّيْحُبَابُ الْمُجَاوَرَة بِمَكَةً إِلَّا أَنْ يَغْلِبَ عَلَى ظَيِّةِ الْوَقُوعُ فِي الْأُمُورِ الْمُخْدُورَةِ وَقَالَ النَّوْوِيُ فِي إِيضَاحِهِ الْمُخْتَارِ السَّيْحُبَابُ الْمُجَاوِرَة بِمَكَةً إِلَّا أَنْ يَغْلِبَ عَلَى ظَيِّهِ الْوَقُوعُ فِي الْأُمُورِ الْمُحَدُورَةِ وَقَالُهُ التَّوْشِ وَالْكُرُسِيِّ وَمِنْ الْجُرَقِي وَمِنْ الْعَرْشِ وَالْمُورِ الْمُحَدُورَةِ وَقَوْلُهُ، وَأَمَّا هُو فَأَفْضَلُ بِالْإِجْمَاعِ قَالَ شَيْخِتَابُ الْمُعَلِقِ السَّعْعِ وَمِنْ الْعَرْشِ وَالْكُرْسِيِّ وَمِنْ الْجَنَةِ "." "ثَى مُعَلِي اللَّهُ عَبْهُ اللَّهُ عَلَى الللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى الللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى الللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى الللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى الللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى

کریم مَلَّا لَیْکِمْ کی قبر مبارک اجماعی طور پر افضل ہے تواس کے بارے میں ہمارے شیخ فرماتے ہیں کہ وہ تمام آسانوں سے عرش، کرسی اور جنت سے افضل ہے ''۔ (اُسنی المطالب فی شرح روض الطالب و بھامشہ حاشیۃ الرملی تجرید الشوبری: ج۵، ص۳۵۵)

١٧ أستم البطالي شرم ووفر الطالب

الشلاق.

أ (بات فحول منكفة) ١١ / وما ينعلُق به بقال : منكف بالميم ويتحف بالباء لغنان وقبل بالميم للبلد وبالباء وقبل بالميم للبلد وبالباء المتخدم المنجوم ال

 (١) (يات دُخول هَكُه لَهارًا أو لَبْلاً) ، وقد «دخلها الله كي لحرة الجعرانة، كما رواه أصحات الشُّقِ اللَّالَةِ ، ولا نعلُمْ دَخُولُما لَبُلا في عبرها ، وفي مسام ومِن طَريقِ أَلُوبَ عن نافع لَلْحُلَّهِ ؛ كان لا يَقْدُمُ مَكُمُ <mark>إلا</mark> بات بدي طوى حلى يُصبح ويعشَيل أَمْ يَدْ غُلُ مَكُمَّ بَارًاء ۖ . والدب أَيْسُنَا : مَكُمُ أَفْضَلُ الأَرْضِ عندنا جلافًا لمَالِئِنِ فَي الْعَمِينَهِ الدِينَةَ ، دَابِلُمَا على أَفْسَلِينَهُ مَكُمُهُ ما رواء المرمديُّ والنَّسَاقِيُّ وقال خسنَ صحيحُ «إنه ﷺ قال ، وهو واقِفُ عَلَى راجلُــه في سوق مَكُمَة : وأنَّه إلَك لحَمْ الأرض وأختُ أرض الله إلى ونبو أنَّ أخرجت مِنك مِا خَرَجْت؛ وَاهَلُ النَّمَاضَل بِينَ مَكُنَّ وَالعَرِيبَةِ فِي هَوَجُعَ فَيْرَ اللَّبِنِ ﷺ أَمَّا هُوَ فَأَفْسَلُ والإجماع كما نقلَه القاص عباش قال ابرّ قاض شَّهَمْ ؛ قال شبخي ووالدِي ، وقيات أنَّ لِّمَالَ إِنَّ الكَعِمَةُ الْمُرْفَةُ أَفْصَلُ مِن سَالِر بِمَاعِ للدِّينةِ فَطَفًا مَا عَدًا مَوْضَةِ فَتُره الشريف، ولِيْنَكُ خَدِيمِةَ الذي يَنْكُهُ أَفْضَلَ دُونِيعِ مِنهَا بَعَدُ السَّجِيمِ الحَرَامِ قَالِمَ الْعِبُّ الطُّونِيُّ ، وقال النَّووَلُّ فِي إيضاحِه ؛ التحارُ استحيانُ أتجاورةِ يَنْكُمُ إلا أنَّ يعلنَ على فلنَّه الزَّاوِعُ في الأمور العدورة ، وقوله ، وأمَّا مو فأفسل بالإحماع قال شيضًا ، وأفضل مِن السنوات النتع ومن العموش والتَّموسيُّ ومِن الحَمَّة ، فإن قبل ، بإذ على ذلك أنَّه عليه الصلاة والسلام يَنقُلُ مِن أَفْضَلَ لِمُصْوِلُ ، وَالْحَوَاتُ أَنَّهُ خَلَقَ مِن يَتُكُ الزُّبَةِ هُو كَانَ ثَمَّ أَفْضَلُ مِنها خُلِقَ مِن ذلك كما قبل . وإنَّ صَدْرُه عليه الصلاة والسلام لمَّا شَقَّ فَسِل عَادِ زَمَرُةٍ، فَلُو كَانَ فَرَأَفْضَلُ منه الْمُسِلِّ بِذَنْكَ الأَفْسِلُولِ عَلَى أَنَّهُ وَزَدْ ءَمَا بِينَ أَنْهِي وَمِنْوَي رُوضَةً مِن رِيناضِ الجَنَّةِ؛ فإنْ خَلَ

قالمات على أنها من الجنة خفيقة زال الإنكال ، ويكون الراة بالبيئية ما بين ابتداء قبري أي
 ومن أخره ويدنوي حلى يكون الفاز ما هلا في الروضة .

وامل ممره ويميوب على بعلون علم معمد في موضع. (١) (فوله : وهذا ما مشخه النووق وضونه) قال الشيخ؛ والأفزعي : وهو الحلي . أَسِيِّنَىٰ الْمِطْالِ الْمِنْ السِّينَىٰ الْمِطْالِ الْمِنْ شَكِرُة رَوضِ الطَّالِب

القَاضِ أَوْجَكِينَ رَكَكَ رَبِّ الأَنْصَارِيِّ الشَّافِيِّ المَرْقِ سِنَةِ 1910

دمعه حاشية الشيخ أبي العبّاس بنأحمال كلي الكبير النفاشنة ١٥٧ه

> ضبط نضروخ ژه أحادثيه وعلّق الميه الميكتورمح ترمح ترقا صر كلية دادالعاود - خسوالشروجة

> > الخروالان

برفیند نافردنشدند مشیند. انصبام - الدانشگایی - الج والعمری - انضحایا -انصیر واندیا فی - الأطویت رانشد



٢٨- "قال ملا علي القاري الحنفي في المسلك المتقسط في المنسك المتوسط: أجمعوا على أنّ أفضل البلاد مكّة والمدينة زادها الله شرفًا وتعظيمًا، ثم اختلفوا بينها أي في الفضل بينها، فقيل: مكة أفضل من المدينة، وهو مذهب الأثمّة الثلاثة وهو المرويُّ عن بعض الصحابة، وقيل: المدينة أفضل من مكة، وهو قول بعض المالكية ومن تبعهم من الشافعية، وقيل بالتسوية بينهم إلى أن قال والخلاف أي الاختلاف المذكور محصورٌ فيما عدا موضع القبر المقدس، قال الجمهور: فما ضمّ أعضاءه الشريفة فهو أفضل بقاع الأرض بالإجماع حتى من الكعبة ومن العرش انتهى "-" الما على قال على عنى توانية (التوفى: ١٠١٠هـ) فرماتي بين: يه الله بالت يرقواتفاق اوراجماع به كه الله في محمد اور مدينه كوافضل بنايا اور شرف و تعظيم سے مالا مال كيا ہے ليكن بھر اس ميں اختلاف ہے كه ان دونوں ميں زياده افضل كون ہے ـ بعض في كہا مكه مديخ سے افضل ہے اور يہ قول ہے بعض ما كلى اور شية كا مذہب ہے اور بعض صحاب سے مروى ہے ـ اور بعض في كہا مدينہ كے سے افضل ہے اور بعض في كہا دونوں كے در ميان توازن ہے ـ پھر فرماياليكن بيه اختلاف قبر مبارك كو خارج بحث كركے ہے كونكه اور شافعى علماء كا اور بعض في كہا دونوں كے در ميان توازن ہے ـ پھر فرماياليكن بيه اختلاف قبر مبارك كو خارج بحث كركے ہے كونكه

جمہور نے فرمایا جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضاءِ شریفہ ضم زمین ہیں وہ ٹکڑا اجماع کے مطابق تمام زمین سے افضل ہے حتیٰ کہ کعبہ اور عرش سے بھی''۔ (المسلک المتقسط فی المنسک المتوسط:ص۲۸۸–۲۸۷)

YAF

المجدة الاخية فاعدا

قال وصفا هوالاحسن

وهواحبسار عبداقة أين

الباراة تهقال والنزادين

النبيج ولاحول ولأقوة الابادة الى البنام ضمس

وقبد وردنك فريش

الروايات وأبنا الدماءفغال

الدبيرى فركاب الستق

وعائب توما لجفسسة لابن

مهمة فقاموهي متاجنحف مزماد البثرونيقات أحل الشابوكانت دقر بقبياسة عو بالتين وتعزمن مرعز من مكا و كانت السي مفيعة فترال بهسا بتوعيد وهم التواتمانوكان أخرجهم المماليق من يؤب فجساء هر سيل فاجتمعهم الجمساف فسبب بالجمعة (الاول قرأولها) أي بدائهامن موب المدينة (والشاق في آخرها عد العلين) اي ليان حد البقات (والثال عسل ١٧٧ أم الدامة إ بسرة) مِنسَح أوله أى في يساره (من العفريق) اى الى مكا لوال الدينة لمِيتهاو فيذ كرقي الكير هذا السجد اثالت اصلاوزادقيه له مسجدان احدهما عدعية عليص ومسجد عليص باتمت (صجد عمر التلهران) بشديد الرادونج الناء المجملة هوواد قر بمكايضا ال مروطانه بطن كقمروهو علىم حافعن تكة عن يسار الطريق وأنتناهم ال تكافؤ ويسمى سجداللج)ولتهامل القطيعوسة صل فيعمة النتج (ومسجديسرف) فتجمهمة وكمررا، فناديسر فعوينع (وعلوميمو تقرض اتنا علمان ازواج البي مل القطبه وسؤوه يل عليماوسول الله حل القعليه وسلم) أيء خال عليها مال وقائها فيه (وم توفيت ودنت) وهو من غراف التواريخ سبث أجتمع فيموضع المدعاة المذاه وانضر الوطام الوصال والفراق (مسجدياتهم فحال للمسجدناتية رخى ألة عنها) لأنهأ حرمت بمسر دنته بإذب من القعليه وسؤل حجة الوداع (بعد قرميمونة) اليهاقسية المالراج من الدينة الى كافل بتلاة أبيال إنوهم عارته ان بين فيرها ومسجد عائمة الدو اللانة أبيال والظاهر آن مراصان الشميرمو ضع على الاتفاميال من مكاوقيل أربعة وحواقر ب اطراف الحل الى اليد وافضل مواضع الاعتماد عنداً من من الجمر الخوسس عالان عل بيت حيل مع و مثل بسار معيل كانه والوالت اسعه حمان (واعلم العيستحيد زيادة النساجد و الآيار والآكار كان التعالم المنسوبة اليه حلى الله عليه وسار سواء عشت عبنها)أي تعيينها لبيين الأقة (أوجهتها)أي التنهر لعيشها عدالعاسة والافجره جهة الأيكل لامتحباب زيارتها(صريحه)أى بدا الاجدار بهذا الاستحبام (جداعة منا)أي من أصابنا الحنفية(ومن التاضية)اويوطاقلةمهم(ويعض المالكية وغيرهم)اى من الحتاجة أومن لوياب الحديث ﴿ وَصَدْ كَانَ أَنْ عَمْرُ وَهِي أَقَدْ عَهِمَ الْ عَرَى الصَّارَةُ وَالسَّرُولُ وَالرَّورُ ﴾ أي عيمه في تحصيل هذه الثلاثة على وقتى المشابعة سيت حل صلى الشعب موسوو ترك معنف تنسيد باقهته والعل حل عف واصه من ولمه ترادلاكر مراكنتاه عام ولانالصلاء والزول عسب الواطة لايتصور الا إنرورس وجه الطاقة (قال)أي الناض عاض (قائدها،)أي في تسائل الصطني (ومن اعتامه واكرامه)اى امثليمه وتكرى (اعتقام جيمائيات)اى من اسبابه واجرال ولوسقطينس اعتقاله وا کرام جمیع مشاهده پای آتی سفرها (وانکشته پای این کسته از وساهند)ای انن تعهدها وافقدها و لازمها از اسل بها (ومانسه سرانه علیه وسلم بعده) و کذار جند او مینه علی قدر محمد قله

(ارعرف با) الدولوكان على حه اشتهار مرخير و الطبار في أكار دواتة أط في المسل أجموا على أن أفضل البلادكة والدينة إلا ما القشرة واستلها تم اختلفوا في ونها في أن في الانتسال متهما وفي نشاوت ما ينهما وكان الاوتى الإنفواء اختلفوا أيهما أحسل ختيل كمة أفضل من الدينة وحود قعم الا أنه التلانة وحوالروى عن يعنى الصحابة (وقبل علدينة أفضل من مكة) وحوقول بعنى المسافكية و من ينهم من الشافية قبل وجو المروى عن بعنى السحابة وامل هذا علموس عمياه صواراة عليه وسلم أو والنسية الى الهساجرون من مكة مناس ما المستراب و وحد مر موفر الا المستراب و وحد مر موفر الا المستراب الم

YXX

﴿ وَقِلْ السَّويَةُ بِنَهَا ﴾ هذا قولجهول لامتقول والاستول وكَأَنْ قَالُتُ تَظْرَالَ بحره العارضة رين انسال الا "قيرة والثاقشة فيخواهر الاماة فتوقف فياتستانا (عالحلاف) أي الاستلاف الذكور محصور(فهاصعا موضع التسبر المثدس) وكذا في تسيراليت المستأسى فان الك . ألفتل من للدينة ماضحا الضريح الاقدس بالاضافية كذا الفسريج ألفسارين النسجد الحرام بلاستلاف بالمائدا لجهور (لانتبارات الدرقة فهوأفسارة) الارشريلاجام)اي بالاخالوالثل أويلاجا بالكوتي (حيرمن الكبة)الدهند يعنهم (ومن الموش)الداينا (على اسر فياعداء وقلل عواان عقبل الحنيل أن كات أليصة ألفشل من المرش وقدوافق السادة السكريون رفته. وقد مرح التاج الفاكل منتخبل الارش الى السوات لحق اصورا الذعاب و المرساد مكاد تعهم من الاكتران الحق الانبيام بها و مكتبع فيهاد قالما الورض الجهور من تعفيل السهام الحل الارض فينهي الابستاني مهما مواضع شراعط الانبياء بمجمع بين اقوال النفساء ﴿ وَامَا أَصِادِرَهُ فِهَا ﴾ الله في الحرمين (فقيل عن الحلاف التفعم) ان بين الدحيقة و (11 أكبة و غير عرف الكراحة و نفي وقيل تكره) إنها لجاورة (بهما الانن شق من قسه) الهريت معليا التيام محتوقهما وآلبابهما والمأس مجاور بهماويتماني وظائلهما ومعا غهماس الوجو مالحر مقاويد بوراثوكل ومحط تظرها لعلمع من التجار المجاورت والاخيامالواره بشواطهارالرياء والسمة فيحرج عليه عذما لنجاورة ولوكات الأتحة فيزماننا وتحقق لحبرت كالمسر موالي لخرمة فازموار العامقوا سام المرفق ولالفة الضافو املافة الباقال تدال بالهاالر سأركلوامن الطينات والصلو اسالحا وفال مزوعلا بالهالة وأأسوا كلوامن طيبات مارزاناكم والكروا فنان كانهاله تعبعون والاحاديميلينك كتبرة والأخيار والأكرشهيرة﴿ وقبل لكرُّهُ تنكة ولاتكرعالدينةوامل وحهمال مضاعفة السيئة وردئ مطلقافي مكة دون للدينة والع أوالسيط لاترد بالكنيالاة واستعمر أوله تعلل ومونية بالسيطة فلإنجزى الاشابيا وأرابات الكينية فلا مرياقياً أنها تتضاهب في ميم الاكتبة التبرطة والارشة التنفيقة بال ولانتخاص والاستوال واختلاف اختباس الميطاس الكينة والصعية والقابلة والكثيرة (وقبل يتسترث التوثيق) الدفركل منهما وعو الصميح وبه مجصل الجلع بين اقوال اسمداب التحقيق والشولي التوفيق وقبل الجاورة بالمدينة العشل من ألجاورة بركة كاي مطلقا لابلاضانة فواز للصبا يزيد المضاطة عُكَةً ﴾ التماق حرم مكمة محموما والمسجد الحرام خصوصا (وذلك أوجوم) التالأ دنة الإنقارالاول أملند الاجماع على إن المجلورة بالمدينة في تصره) التي في زمان حياته وصلى الله عليه ومسلم المضل من أبيرهما فلايترك حذا الاجساع المايت آخر) أو اجساع آخراتك وفدطسال أن ألتيب... بعمره لجدان/لامر في تكسه لايكون منه الاجساع أي من يو السنزاع فأصلية الندية حيثتا بُ أَرْهَادَ الْجَيْنَاوَالَكَارَمُ فِي مُطَلِقُ الافضايةُ سَرِقَتِمَ النَشْرَعَنِ حَبَّيَةً اللَّهِ بَرَاجِ أعهم هَا حَدَّاتُهُودِجِدُ النَّهِاعُ مُعَلَّمُ وَشَبِعِ مُرِبَّدُ كَامِلِيقًا الْكُوفَةُ أُوالِيصِرَةُ لَكُونَ الْجَاورةِ بِعَا أخفل من مجاوره الحرمين الذلغ وجدفيهما أحدمتهما إالاسال لاحتياره صنى الله عليموسؤذك ولايكن بخسارالا الانضل) وهذا مدفوع بأ ناصل الله عليه وسدر لجيزاة مكة ونزل الدّيث. اختباره باروقع ذلك إضغراره وانزكان احتبار رباه ق قراره والدّلان طرالة عنه وسم عاجد هره وحالموآوعه الدلامم المخاحب يعزدان ألداة ولولا الرأخرجت لساخرج وابعثا

أيرهيف اليسبى زيل مكافلترية استمرساوه النسيح عد الزوال وم المساحة السلاول بد الساحة السلاول بد الساحة السلاول الم المكافرون وق الراسة الاحسادس فاما كن للتسالة لديما الراب فراقه مراتتهد قول أن



Ja.

79-"وقال زین العابدین الحدادی ثم المناوی القاهری فی شرحه المسمَّی فیض القدیر: والحلاف فیما عدا الکعبة فهی أفضل من المدینة اتفاقا خلا البقعة التی ضمت أعضاء الرسول صلی الله علیه وسلم فهی أفضل حتی من الکعبة کما حکی عیاض الإجهاع علیه ""امام زین العابدین الحدادی المناوی القاهری الثافعی عِیشات (المتوفی: ۱۳۰۱ه) فرماتی بین که: مکه ومدینه کی انسافعی عیاض الفیلیت کے بارے میں جو اختلاف ہے وہ کعبہ کو چھوڑ کرہے کہ کعبہ مدینه سے افضل ہے سوائے مدینه کی اس جگه کو چھوڑ کرجو نبی کریم مَا گُلِیْمُ اعضاء مبارکه کو مس ہور ہی ہے، کیونکہ وہ کعبہ سے افضل ہے۔ قاضی عیاض نے اس پر اجماع نقل کیاہے "۔ (فیض القدیر شرح الجامع الصغیر: ۲۲ ص۲۲۳)

المارة _ المادر لأياع ولا يوهب ، وهو حر من الله _ (قط هن) عن ابن عمر _ (ض) جرور - اللَّذَي عَلَهِ أَوْلَ بِالْدِينِ ، إِلَّا أَنْ نَقُرْمَ عَلَهُ الْبَيْنَةُ - (عَلَى) عن ابر عمرو - (ع) ١١٨٥ – الليانة عرم أين - أبو عراة عن سيل بن حنف - (مم) هدا، - اللَّذِيَّةُ خَيْرٌ مِنْ مَكَّ - (طب ألَّ) في الأفراد عن رافع بن خديج - (ص) ١٨٨٧ – المدينةُ فيهُ الإسلام، وَدَارُ الإعَانَ ، وأَرْضَ الْحِيرَةَ ، وَمَدَّيَواْ الْحَلَالَ وَالْحَرَام - (طس) عن ﴿ المدرِ لا يَاعَ وَلا يَرْهِبِ ﴾ أي لايصح يعه ولا هيئة﴿ وهو خر من الثلث ﴾ أخذ بقشيئه أمو خنيفة وسفيان وجم فنموا بيعه وأجازه الشافعي وقال الحديث ضعيف (قط عن ابن عمر) بن الحطاب قال هرجه الدارقطي يستنده فير عبدة بن حسان وهو ضعيف و إنساء هو من قول ابن همر قال ولا يتبسد مرفوعا وروانة ضعفاءاه وقال عبدالحق إسناءه ضعيف والصحيح موقوف وقال فالمشاو فيه عيفة بنحسان قاليأبوعاتم ستكرا لخديث وأبوءعارية عرو بن عبد الجبار الجوزى مجهول و الصحيح وقفه وقال ابن سير فيه شيدة بن سيان ضعيف، وقال الدارقطي السواب وقفه وغرجه من وجه آخر عن ابن تحر أخبف مته ﴿ اللَّذِي عَلَّهِ ﴾ إذا أَلَكُمْ ﴿ أُولُنَ بِالْحِيْرِ إِلَّا أَنْ تَقْرِمَ عَلَهِ بِينَا ﴾ فإنه يعمل جا والبينة على المدعى والعجد على من أنكر رصدًا في غير النسامة فأما فيها فإنها في جانب المدعى على مامر (على عن ان عمره) بن العاص رمز ﴿ اللَّذِينَةُ حَرْمُ آمَنَ ﴾ قال الفرطن ووى يندة بعد الهمزة وكمر المع علي اقنعت لحرم أى من أن يجزوه قراش لو من للدجال أو الطاعون أو بأمن صيدها وتجرها وروى بغير مد وكون مسدر أى ناشأمن فهي أنهة الحرمين التداركا لمركة في التنضيل والشكريم وقال السعيودي لحرمها مرمين الحصائص ما يزيد على مائة إلا أن حرم مكة تناركها فريمض ذاك كتعرم تطع الرطب من تبعرها وحثيثها وصنيدها واصطياده ولنضيره رحل السلاح للمتال جا وأمر لفطتها وظل تحو التراب منها أو إليها وابش الكافر إذا رفق جا واستازت بنحرعهــا على لسان أترف الانتيساء بدعرته وكون المتعرض لصيدها واجرها يسلب على ماذهب إليه ننع واشتالها على أفعثل البقاع ودفن أفصل الحلق بها وكونها محفوفة بالشهداء وكونافتناحها بالقرآن وسائر آلبلاء بالسبف والسنان ورجوب الهبرة إليا والسكن بالتصرته وطيب وعمها وغير ذلك فال الصنف وصاساوت قيه مكاأن من مات يها سحاياته الإمن و المقاعة وأبو عوالة عن سهل إن حنيف) والمدينة خير من مكنا) لانها سوم الرسول صلى أن عليه وسلم وحيط الوسى وستزل البركات وسها عزت كلة الإسلام وعلت وتقررت الشرائع وأحكمت وغالب العرائض فيها نزلت وبه تمسك من العنابها على مكه وهومضب هر وطالك واكثر الدندين والجهور على أن مكة أفضل والحبر مؤترك بأنها غير منها من جهة السلامة من الآذى الكائن المصطن صلى الله عليه وسلم وصميه بحكه أو من حيث كثرة الثار والزرع والخلاف فيها عما التكميقهي أفعال من الدينة الفاظ خلا البلعة التي ضمت أعضاء الرسول صلى الله عليه وسلم فهي أفضل حقيهن البكعية كا حكرها ض الإجاع عليه (طب تط ق الافراد عن والمع بن خدج) وقد تعدة وهي أن مروان تكلم برما على النبر فذكر مكة وأطلب فيها ولم يذكر تلاية نفام واقع ففال باعتا ذكرت مكا فأطنيت ولم تذكر الثنيلة وألبط لسعت وموليات صلى اند عليه وسلم يقول المدينة الح ولمه عمد بن عبد الرسمن بن أبى رواد حسنه ابن عدى وقال الازدى لايكاتب حديثه بم أوود له هذا الحبر قال في البران عقبه للت ليس هو جمحيج وقد صع في مكة خلافه والدينة فية الاسلام ودار الايمان وأرض الهجرة وشيرًا الحلال والحرَّام) وحميت في التوراة بطية وحالبة

ميشيج أكجت إمع الضغيير للعكومذا لمثاوئ وهوشرح تفيس للملامة الخفيث عمد المدعو بعيد الرؤف المناوى عل مسكتاب و الجامع الصغير و من أحاديث اليشير النفع المالظ جلال الدين عبد الرحن السيوطي لقمثا أته يعارمهما رطل هيا تنهام بينا نها س الشار الأملاء جمع حنوق التعليق والنقل محفوظة تتيه : قد جعلنا مثن الجامع الصنير بأعلى الصفحات ، والترح بأسفلها مفصولا ينهما مجدول واقنام الفائدة قد حبطنا الاسادين بالشكل الكامل الطبعة الثانسة ولارالرت للطبرًاعة وَالنشر بُرُوت ريستان

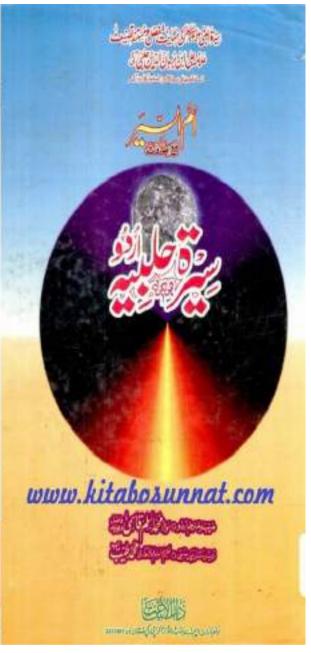
• ٣- 'قام الاجماع ان خذا الموضع الذي ضم اعضاء الشريفة ﷺ افضل بقاع الارض حتى موضع الكعبة الشريفة قال بعضهم وافضل من بقاع السموت حتى من العرش ''- ''نور الدين بن بربان الدين طبى الثافعي عَدَّاللَّهُ (المتوفى: ٣٠٠ه) فرماتے ہيں: جہاں تک مدينہ کے مقابلے ميں مکه کی افضليت کی بحث ہے تواس سے مر اداس جگہ کے علاوہ مدينہ کے دوسرے ھے ہيں جہاں آ محضرت مَنَّاللَّهُمُ آرام فرمارہے ہيں کيونکہ جہاں تک مز ارمبارک کی جگہ کا تعلق ہے تواس پر علماء کا اتفاق ہے کہ وہ روئ زمين کاسب سے افضل حصہ ہے بلکہ يہاں تک کہ عرش اور کرسی سے بھی زيادہ افضل جگہ ہے ''۔ (سيرة عليه اردو]: ٢٥ص ٨٥)

بعض او كوارات كهاب كده يند مكر سافلال ب« وكت إن كر الله تعالى في الخضر ت الله في الله الله الله الله اور آب عظا کو درید علی بسلاد آیک کرور قبل بدے کہ جمہور علاء مجی ای بات رکے جورہ جن عل الم مالک كمداور مدينه على كون افضل ؟ - جل تك كل مدفول كا تعلق ب أوان وكول يريد عل ب برد يد يك كافتيك ك وكل بير- جمود علوكاسك يى ب جن عى الم شافى مى شال بيراس ملك كريفاده الردايت يدكح بن كر أخفرت اللك في ادول كر موقد و فيلاقد تمار عدد يك و معداد اور كالقيار عب عديده افعال كان ماهر بي؟" ملے وق كاكدان كے سواجيل معلوم فيل كري عادا فير يوسكا ، محق كر الى ب معار کا جال اوران بدے علی افتال دائے طاہر جو آپ جس کا انول نے آخفرت علی کے سامنے اقرار کیا كد كم قام شرول ي درافضل ب كوكم جوشر الرحت شاحب ي دراو عووى مب يدوافعل كمدكى ففيلت أكفرت على الإنها بدك كمدين لحراسان وفي فين كابات باديال اكالمرح آخفرت فلفاء الدين ففي في ون الركائي كرى ك الك كارى مركاس عنم ومال كا مبلات كـ ة صلى بالنا جالى هــ" عاراين ووالمركحة بي كدال فض كامالت يرتجب جم في ما والشفظ كايدا شاد جوز وا يم عن آب الله في حد ك فيلاب كر خداك حم عن جانيان ك و بحري مر دعن او الذك زويك مجرب زن جك به اگر تير باشد ، يساب نظيم مجود زكر قوش مركز والديد سدے گے علوران کی جدول مگل عددان بدل کے ساتھ کا قبی ہو کی جوان کے مقالے میں ا می ب العنی جی او کول نے جاویل کر کے مک سے مقابطے علی مدید کو اضلی قرار دیا ہے۔ ان کی تعرفی جال میں چل سکتی کو تک کم میں کی جائے والی ایک بڑی ایک اوک فیکوں کے برابر سے بیانجے حقرت مباس اے رواعت بكرد سول الشفظ في أوليا في فيدل مل كري المرادرة كالديال كال كريم ور كى فيول على الدونيال للحوما في كل الرو آب كل الدي المائية و ماكياك وم كى فيكي كيوب ؟ أب كا

جمال تک مرید کے مقابلے عمی کمہ کی اضلیت کی بحث ہے تواس سے مراواں جگہ کے علاوہ مدید کے دوسرے مصے جی جمال آخضرت منگا آرام فرماجی کے فلہ جمال تک موفر میادک کی جگہ کا تعلق ہے تواس پر مطاو کا افتال ہے کہ دورو ہے ذرخی کا سب سے افضل حصر ہے بلکہ یمال تک کہ عمر ش اور کر کا سے جمعی ایواد افتال مکسے۔۔۔

فرلمارم على كاجا فاللاك على الكدادك كلوال كريار

مد شن نبوت کی فضیلت کتاب مواف العادف میں ہے کہ طوقان فورائے اس جگہ کو کھیا کے جگہ ہے۔ الکار دیا قابدان تک کر اس کو تھا الاموار میں ہے کہ الذائذ کو برزی میکاریا کہ ہے۔ مراس الزور ک



اس-"قال الإمام منصور بن يونس بن إدريس البهوتي الحنبلي في شرح منتهى الإرادات: قالَ فِي الْفُنُونِ: الْكَعْبَةُ أَفْضَلُ مِنْ مُجَرَّدِ الْحُجْرَةِ فَأَمَّا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَلَا وَاللَّهِ وَلَا الْعَرْشُ وَحَمَلَتُهُ وَالْجَنَّةُ؛ لِأَنَّ بِالْحُجْرَةِ جَسَدًا لَوْ وَلَا الْعَرْشُ وَحَمَلَتُهُ وَالْجَبَّةُ؛ لِأَنَّ بِالْحُجْرَةِ جَسَدًا لَوْ وَحَرَهُ مَلِكُ عَيْنَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَلَا وَاللَّهِ وَلَا الْعَرْشُ وَحَمَلَتُهُ وَالْجَبَّةُ؛ لِأَنَّ بِالْحُجْرَةِ بَسَدًا لَوْ وَلَا الْعَرْشُ وَحَمَلَتُهُ وَالْجَبَّةُ وَالْتَهِ فَيَ اللّهُ وَسَلَّمَ فِيهَا فَلَا وَاللّهُ وَلَا الْعَرْشُ وَحَمَلُكُ مِنْ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ اللّهُ وَاللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا الْعَرْشُ وَمَالِكُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَيْهِ وَلَاللّهُ وَلَا اللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَلَا اللّهُ وَاللّهُ وَلَا الْمِالِمُ اللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَلَا اللّهُ وَاللّهُ وَلّهُ وَاللّهُ وَاللّه

و ولا يخرج من حجارة مكة إلى الحل . والخروج أشد كراهة . و (لا) يكره إخراج (ماه رحزم) لما روى الترمذي وقال حسن غريب عن عائشة ، أنها كانت تحمل من ماه رحزم) لما روى الترمذي وقال احمد : ماه زمزم ، وتخبر أن النبي الله كان يحمله ، ولانه يستخلف كالشرة . وقال أحمد : أخرجه كعب . ولم يزد عليه (ولا) يكره (وضع الحصا بالمساجد) كما في مسجده أخرجه كعب . ولم يزد عليه (ولا) يكره (وضع الحصا بالمساجد) كما في الحل الخراج ترابها) في الحل والحرم لتبرك وغيره . لأنه انتفاع بالموقوف في غير جهته قال أحمد : إذا أراد أن يستشفى بطيب الكعبة لم يأخذ منه شيئاً . ويلزق عليها طبياً من عنده . ثم يأخذه .

قصل وحدحرم مكة

﴿ مَنْ طُرِيقَ الْعَدْيَنَةُ : ثَلَاثَةَ أَمِيالُ عَنْدَ بِيوت السَّقِيا ﴾ ويقبال : بيبوت نشار ، بتون مكسورة ثم فام ، دون التنعيم (و) حده (من اليمن : سبعة) أميال (عند أضاة لين) أضاة بالضاد المعجمة على وزن قناة . ولبن بكسر اللام وسكون الموحدة (و) حده (من العراق كذلك) أي سبعة أميال (على ثنية رجل) بكسر الراء وسكون الجيم (جيل) بالمنقطع (و) حده (من الطائف و بطن نمرة كذلك) أي سبعة أميال (عنا طرف عرفة. و) حده (من) طريق (الجعرانة تسعة) أمبال في (شعب عبد الله بن خاله) وحده (من طريق جدة: عشرة) أميال (عند منقطع الاعشاش) بشينين معجمتين ، جمع عش بضم العين المهملة (و) حده (من يطن عرنة : أحد عشم ميلاً) وعلى تلك المذكورات أنصاب الحرم ، لــم تزل معلومة (وحكم وجر . وهو واد بالطائف : كغيره من الحل) فيناح صبده وشجره وحشيشه بلا صُمان . والخبر فيه ضعفه أحمد وغيره . وقال ابن حبان والازدي : لم يصح حديثه (وتستحب المجاورة بمكة . وهي أقضل من المدينة) لحديث عبد الله بن عدي بن الحمراء : أنه سمع النبي ﷺ يقول وهو واقف بالحزوّرة في سوق مكة ؛ واناه إنك لخير أرض الله وأحب أرض الله إلى الله . ولولا أني أخرجت منك ما خرجت ۽ رواء أحمد وغيره . وقمال الترمذي : حسن صحيح . قال في القنون : الكعبة أفضل من مجرد الحجيرة فأمــا والنبي ﷺ فيها فلا والله ولا العرش وحملته والجنة . لأن بالحجرة جسداً لو وزن يه لرجح (وتضاعف السيئة والحسنة بمكان) فاضل (وزمان فاضل) لقبول ابسن عباس وسئل أحمد : هل تكتب السيئة أكثر من واحدة قال : لا , إلا بمكة , لتعظيم البلد . ولو أنَّ رجلاً بعدن وهم أن يقتل عند البيت . أذاقه الله من العذاب الاليم .

نَيْزِكُ مُبَنِيْكُ لِلْكُلِكُ لِلْكُلِكُ لِلْكُلِكُ لِلْكُلِكُ لِلْكُلِكُ لِلْكُلِكُ لِلْكُلِكُ لِلْكُلِكُ لِ المُسَتَمِّينِ دَقَائِفَ أُولِ النُّمَىٰ لِشَنْجَ المُنْتَهَىٰ

لفقت و المنتابكة الشَّيْخ مَنصُورُ بِن يُونِسُ بِنْ اِدْرِيسٌ البَهَوُتِي الصَّرَف سَتَنة ١٥٠١هـ

الجسّنزءُ الأوّل

عالالكتب

ATV

سر "وقع الإجْمَاعُ عَلَى أَنَّ مَوْضِعَ قَبْرِهِ - صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَشْرَفُ بِقَاعِ الأَرْضِ - - ـ زيارة قبره عليه الصلاة والسلام من أفضل المندوبات، بل قيل: من الواجبات لمن له سعة ويبدؤ بالحج إن كان فرضاً ويخير إن كان ناقلة وما ضم أعضاؤه الشريفة أفضل البقاع على الإطلاق حتى من الكعبة، ومن الكرسى وعرش الرحمن رزقنا الله تعالى العود، والقبول بجاء الرسول على "-"اسبات پرامت كالجماع به كه آپ سَلَّيْتُمْ كي قبرشر يف روئ زمين مين سب افضل به "-" اس كے عاشيه ميں امام عبد الرحمٰن بن محمد بن سليمان افندي الماكي عَيْشَةُ (المتوفى: ٨٥-١هـ) المحت بين: "نبي افضل به "- اس كے عاشيه ميں امام عبد الرحمٰن بن محمد بن سليمان افندي الماكي عَيْشَةُ (المتوفى: ٨٥-١هـ) المحت بين: "نبي كريم طَيِّيْ كُلُّي قبر مبارك كي زيارت تمام متجات مين سب سے زيادہ افضل ہے - ايک قول يہ بھی ہے كہ قبر مبارك كي زيارت واجبات مين سے ہے - ج كے موقع پر ابتداء كہاں سے كي جائے تواس كي تفصيل يہ ہے كہ اگر ج فرض ہو تو پہلے جاكر زيارت كرے مين عبي عبي افضل ہے " ـ (مجمع الائم في شرح منتج الائم في شرح منتج الله عبر بين زيارت كرے اور وہ جگہ جو نبي كريم عَلَيْنَهُمْ كے اعضاءِ شريفه سے مس ہوہ كعبر كى اور الله كي عرش سے بھي افضل ہے " ـ (مجمع الائم في شرح منتج الله بحر نبي كريم عَلَيْنَهُمْ كے اعضاءِ شريفه سے مس ہوہ كعبر كريم الله الله كا عرش ہو تو بہلے جاكر نيارت كرے اور وہ جگہ جو نبي كريم عَلَيْنَهُمْ كے اعضاءِ شريفه سے مس ہوہ كعبر كريم الله كي عرش سے بھي افضل ہے " ـ (مجمع الأنفر في شرح منتج الله بحر نبي كريم عَلَيْنَهُمْ كے اعضاءِ شريف عمل من في الله عند الله كور شريع عرش سے بھي افضل ہے " ـ (مجمع الأنفر في شرح مائتی الله بحر نبي كريم الله كيم كور شريع كور شريع كريم كور سے ميں افضل ہے " ـ (مجمع الأنفر في شرح مائتی الله بحر نبي كريم كار سال كار كور شريع كور

وجبت له شفاعتي.!'''، وقوله: •من جاشي زائراً لا يهمه حاجة إلا زيارتي كان حفاً علميّ أن أكونُ شَفِيعاً له يوم القيامة ١٩٦٨، وقوله: ١لا عذر لمن كان له سعة من أمني ولم يزرئي، وقوله: •من صلى على قبري سمعته ومن صلى عليّ نائياً بلغته»، وقوله: •من حج وزار قبري بعد موثي كان كمن زارتي في حياتي، وقوله: ٩من زارني إلى المدينة متعمداً كان في جواري إلى يوم القيامة"، فإن كان الحج فرضاً فالأحسن أن يبدأ به إذا لم يقع في طويق الحاج العدينة المبتورة، ثم يثني بالزيارة فإذا نواها فلينو معها زيارة مسجد رسول لله ﷺ، وإذا توجه إليها يكثر العبلاة والسلام علبه أشوف التحبات وأفضل التسليمات، وإذا وصل إلى المدينة الهتسل بظاهرها قبل أن بدخلها أو توضأ، ولكن الغسل أقضل وليس نظيف ثيابه، وكل ما كان أدخل في الأدب والإجلال فعله، وإذا دخلها قال: ﴿ربِ أَدَخَلَني مِدخَلِ صِدقَ﴾ الآية اللهم افتح لي أبواب فضلك ورحمتك وارزقني زيارة قبر رسولك المجتبى عليه الصلاة والسلام ما رزفت أولباءك وأهل طاعتك، واغفر لي ولرحمني با خير مسؤول، وليكن متواضعاً متخشعاً بكمال الأدب قافًا دخل المسجد الشريف يقول: بسم الله الرحمن الرحيم اللهم اغفر لي وافتح لي أبواب رحمتك، ويدخل من الياب المعروف بباب جبريل عليه الصلاة والسلام قاصداً الروضة الشريفة، وهي ما بين المتبر والقبر الشريف قال رسول الله صلى لله تعالى عليه وسلم دبين قبري ومنبري روضة من وياض الجنة، ^(٢) فيصلي عند منبره عليه الصلاة والسلام وكعنين يقف يحيث بكون عمود المنبر بحذاه منكبه الأيمن، ويسجد لله شكراً على هذه النعمة المطبلة. ويدعو بما يجب، ثم ينهض فيتوجه إلى القبر الشريف فيقف عند رأسه مستقبل الفيلة، ويدنو حنه قدر تلائة أفرع أو أربعة، ولا يدنو منه أكثر من ذلك، ولا يضع يده على جدار التربة الشريفة فهو أهيب، وأعظم للحرمة، ويقف كما يقف في الصلاة، ويقول: السلام طليك أيها النبي ورحمة الله ويركانه السلام عليك يا رسول الله السلام عليك يا خير خلق الله السلام طليك يا سيد

خاتمة

زيارة قيره عليه الصلاة والسلام من أفضل المندوبات، بل قيل: من الواجبات امن له سعة ويبدؤ ياقسج إن كان فرضاً وينغير إن كان ناهلة وما ضم أعضاؤه الشريفة أفضل البقاع على الإطلاق حتى من الكعبة، ومن الكرمي وعرش الرحمن رزقنا الله تعالى العود، والقبول يجاه الرسول على.

- (١) أخرجه أحمد بن حنيل (٤، ١٠٨) المعجو المقهرس لألفاظ الحديث ١٣٤/٧.
- (۲) أخرجه الترملي (مثالب، ۲۷) والموطأ (مدينة، ۲)، وأحمد بن حبل (۱، ۱۸۱، ۲، ۱۸۳، ۱۹۹، ۱۹۹، ۱۳۲
 ۲۲۱، ۱۳۸، ۱۳۸، ۲۲۲، ۲۲۷، ۲۲۹، ۱۹۵، ۲۵، ۲۰، ۲۵، ۲۵، ۲۵، ۲۰، ۲۷۰) المعجم المفهرس لائفاط الحدیث ۲/۲۰۰).
 - (٣) أخرجه أحمد بن حيل (٣، ٥٣٤) المعجم المفهرس لألفاظ الحديث 1/ ٣٤٥.

هُمُ خَرِيرًا مُحَمِّعٌ إِلَى الْمُرْتِي وَلِي الْمُرْتِي الْمُولِي الْمُرْتِي الْمُرْت

ڣۣۺڿؖڡؙڶٮۛڣڮڮ؉ۼۣؗٵ ڛڹٵ؞ٳڔڒٳڡؚڔٮۼڐڟڽٵڡؚؿٳڛۏڎڡڡ

الدرّ المذافع في مشيح الماتق منيغ منيه فالويد موزون مارد و مارون المدود و الماتقة خرج الأروان أنية خرج الأروان أنية

وُسَدُناقِ الْحَقَّ الْمَعَلَادَ مَنْنَ مِنْنَاقِ الْأَعَوِ وَوَصَلَنَا عَنَّهُ مَنْنَاتِحَ الْأَلِيَّ مَسْشُوكَ عِل عَمْدُمُنَاقِ وَوَصَدَاقِ لُسُونَ صَمَعًا لَا مَعْنَا الدَّيَّالِيَّةِ مَعْشُوكِيدِ وَمِنْنَاقِ مِعْلَمَةً عَ

للجشيزة الأؤل

روسية دارالكنبالعلمية دارالكنب

سرس-"قال الإمام الحصفكي الحنفي في الدر المحتار: وهذا الكتاب من أشهر كتب الحنفية يقول صاحبه- لا حرم للمدينة عندنا ومكة أفضل منها على الراجح إلا ما ضم أعضاءه عليه الصلاة والسلام فإنه أفضل مطلقا حتى من الكعبة والعرش والكرسي- وزيارة قبره مندوبة، بل قيل واجبة لمن له سعة "- "علامه صفك حفى تعتاللة" (المتوفى: المكوفى: مماه) فرماتي بين كه: مهارك نزديك مدينه سے بڑھ كركوئى مقدس جگه نهيں البته مكه مدينے سے افضل ہے الابيه كه اگر نبى صلى الله عليه وسلم كے اعضاء[اس مئى سے] مس ہوں تو مدينه [كی مئی] بلكل افضل ہے حتی كه كعب، عرش اور كرسى سے بھی اور بھارك نزديك روضة الرسول صلى الله عليه وسلم مندوب ہے - بلكه واجب ہے جس كی استطاعت ہو"۔ (الدر المخارشرح تنوير الابصار وجامح البحار: ص 120)

أليق والشتر بغيرها أحق

الشهدوا) بُغَدُ الرقوف (بوقوفهم بعد وقته لا تقبل) شهادتهم، والرقوف صحيح الشهدوا) بُغَدُ الرقوف المحرج الشديد (وقبله) أي قبل وقته (قبلت إن أمكن التفارك) لبلاً مع أكثرهم، وإلا لا (رص في البوم القالي) أو الثالث أو الزابع (المؤشطي والثالثة ولم يرم الأولى: فعند القضاء إن رض الكل) بالترتيب (حسن، وإن قضي الأولى جاز) لسنية الترتيب، (نقر) المكلّف (حجاً ماشياً مشي) بن منزله وجوباً في الأصح (حتى يطوف الفرض) لانتهاء الأركان، ولو ركب في كله أو أكثره لزمه دم، وفي ألله بحسابه؛ ولو نقر النشي إلى النشجد الحرام أو تشجد لمدينة أو فيرهما لا شيء عليه.

(الشيرى محرمة) ولو (بالإثن له أن بحللها) بلا كراهة لمدم خلف وحده (بقص شغرها أو بقلم ظفرها) أو بدس طب (ثمّ يجامع، وهو أولى من التخليل بجماع) وكذا أو لكم حرّة محرمة بنقل، بخلاف الفرض إلى لها محرم، وإلا فهي محصرة قلا تتحلل إلا بالهدي، ولو أذن لاحراته بنقل لبس له الرّجرع لملكها منافعها، وكذا المكاتبة، بخلاف الأمة إلا إذا أذن لات قليس لزوجها منعها.

فروع: حجُّ الغنيُّ أفضل من حجُّ الفقير.

حجُّ الفَّرْضِ أولى من طاعة الوالدين، بخلاف النَّفل.

بناء الرباط أفضل من حجَّ الثُقل. واختلف في الطَّنقة، ورجَّع في البزازية أفضلية الحج لمشقته في المال والبئان جميعاً، قال: وبه أقتى أبو حنيفة حين حج وعرف المشقة.

لوقفة الجمعة مزية سبعين حجة، ويغفر فيها لكل فرد بلا واسطة، ضاق وقت العشاء والوقوف يتخ الشلاة ويلعب لعرفة للحرج.

على الحج يكفّر الكياتر؟ قبل نعم كحريق أشلم، وقبل غير المتعلقة بالأدمي كذمي أشلم. وقال عياض: أنجم أهل السُّنة أنَّ الكياترُ لا يكفرها إلاَّ النوية، ولا قائل بسفوط النَّين ولو حقاً لله تعالى كدين صلاة وزكاة، نعم إثم المطل وتأخير الشلاة وتحوها يُشقط، وهذا مُفنى التُكفير على القول به، وحديث ابن ماجه أنه عليه الشلاة والسُّلام استجب له حتى في الدماء والمطالم ضعيف.

يندب دخول البيت إذا لم يُشْتَهِل على إيداء نَفْسه أَوْ غيره، وما يقوله العوامّ من الحروة الوثقي والمسمار الذي في وسطه أنه سرّة الدُنيا لا أشل له. ولا يجوز شراء الكُسُوة من بني شية بل من الإمام أو نافية، وله ليسها ولو جنباً أو سائضاً.

لا يفتل في الحرم إلاَّ إذا قتل فيه. ولو قتل في البيت لا يقتل فيه.

يُكُره الاستنجاء يماء زمزم لا الاقتسال.

لا حرم للمدينة عندنا، ومكة أفضل منها على الرَّاجِع، إلاَّ ما ضم أحضاء، عليه الصَّلا: والسُّلام فإنَّه أَفْضِل مُطْلقاً حتى من الكعبة والعرش والكرسي. وزيارة قبره الْمُرْدُ الْمُحْدِّدُ الْمُرْدُ الْمُحْدِّدُ الْمُرْدُ الْمُحْدِدُ الْمُرْدُ الْمُحْدِدُ الْمُرْدُ الْمُحْدِدُ الْمُرْدُ الْمُحْدِدُ الْمُرْدُ الْمُحْدِدُ الْمُرْدُ الْمُحْدِدُ الْمُرْدُ الْمُرْدُ الْمُحْدِدُ الْمُحْدِدُ الْمُرْدُ الْمُحْدِدُ الْمُرْدُ الْمُحْدِدُ الْمُحْدِدُ الْمُحْدِدُ الْمُحْدِدُ الْمُحْدِدُ الْمُحْدِدُ الْمُحْدِدُ الْمُحْدُدُ الْمُحْدُدُ الْمُحْدُدُ الْمُحْدُدُ الْمُحْدُدُ الْمُحْدُدُ الْمُحْدُدُ اللَّهِ الْمُحْدُدُ الْمُحْدُدُ الْمُحْدُدُ الْمُحْدُدُ الْمُحْدُدُ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ الْمُحْدُدُ اللَّهِ اللَّهِ الْمُحْدُدُ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ الْمُحْدِدُ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ الْمُحْدُدُ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ الْمُحْدُدُ اللَّهِ اللَّهِ الْمُحْدُدُ اللَّهِ اللَّهِ الْمُحْدِدُ اللَّهِ اللَّهِ الْمُحْدُدُ اللَّهِ الللَّهِ الللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ ال

تألیت عَلَٰمُ عَلَٰم معالمات المعالم المعالمة المعالم المعالمة المعالم المعالمة المعالم المعالمة المعالم المعالمة المعالمة المعالم

منتريج تنويترالأبصكار وَجَامِعِ البحارُ ينومته منهنه بيام وينيه نزون

فالمنتشفيع الغيث المستشيق

حقدة ويتبطة عَبَداللث مخليت اليتراهِي

تنبستيه: ښاغانويوانې بيندمورد پيليانوروس

> ستوان *الزون*اي پايات تفرخترنت توانع دار الكفه العلمية تكانت تاكن

٣٣- "فقد وقعَ الْخِلَافُ فِيهِمَا بَيْنَ الْأَئِمَةِ فِي الْفَاضِلِ مِنْهُمَا فَذَهَبَ مَالِكُ إِلَى أَنَّ الْمَدِينَةِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَأَبُو حَنِيفَةً وَأَحْمَدُ فِي أَشْهَرِ الرِّوَايَتَيْنِ عَنْهُ أَنَّ مَكَّةً أَفْضَلُ مِنْ الْمَدِينَةِ وَمَحِلُّ الْخِلَافِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَأَبُو حَنِيفَةً وَأَحْمَدُ فِي أَشْهَرِ الرِّوَايَتَيْنِ عَنْهُ أَنَّ مَكَّةً أَفْضَلُ مِنْ الْمَدِينَةِ وَمَحِلُّ الْخِلَافِ الْمَذُكُورِ فِي غَيْرِ الْبُقْعَةِ الَّتِي ضَمَّتُ أَعْضَاءَ الْمُصْطَفَى - عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ - فَإِنَّهَا أَفْضَلُ بِقَاعِ الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ" الْمَدُكُورِ فِي غَيْرِ الْبُقْعَةِ الَّتِي ضَمَّتُ أَعْضَاءَ الْمُصْطَفَى - عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ - فَإِنَّا أَفْضَلُ بِقَاعِ الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ " اللهُ اللهُ اللهُ عَنْ اللهُ عَلَيْهِ المُصْطَفَى - عَلَيْهِ الصَّلَامُ عَرْبُولِ اللهُ اللهُ عَنْ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ الصَّلَةُ وَالسَّمَاءِ وَالسَّمَاءِ وَالسَّمَاءِ وَالسَّمَاء اللهُ عليه واللهُ عَنْ اللهُ عليه واللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عليه واللهُ عَلَيْهِ عَنْ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عليه واللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ واللهُ اللهُ اللهُ

(توله وصاروات كانسيستها ع) أو قال وصل طافات أخصر (قوله وقال الله مي لا ينهه) حدا اللول حوالتجهور وتهوه ابن الحاسب (نوله وقال الله مي لا ينهه) عنوا اللول حوالتههور وتهوه ابن الحاسب (نوله سعدا عليه) أي جمعيستا للنحر المنه والله والله بنه أكثر أن المناسبة اكتراب أن المناسبة والمناسبة وال

مناه فانس (ص) وهر وان كانسستها اوالا الكرندا فعال خياف إن عدام على منهو بقواه ان وسود المستحيدا والا الكرندا فعال خياف ان واندوات المستحيدا والعنى المس كانبا معالسا حدالتا فه وندوات وسع في أحده والمناه المستحيدا المستحيدا المستحيدا المستحيد والمناه على المستحيد والمناه على المستحيد والمناه والمناه والمناه وقد الابران الادارك المناه والمناه وقد الابران الادارك في المناه والمناه وقد الابران في المناه والمناه والمناه والمناه والمناه والمناه وقد الابران في المناه وقد الابران في المناه والمناه والمناه والمناه والمناه والمناه والمناه وقد المناه والمناه والم

واباذكرف استخابا بفيادوات الرب

وحوافة النصب والشاخو مدمان مرقة بنوة كالرئيسية كافرا ضرراى مهمد لا عاده النافية المطالقة ومن النافية المطالقة ومن النافية المساورية أوسنورية أوسنورية أوسنورية أوسنورية أوسنورية أوسنورية النافية الإلالية والتنافية وعسروسالا بكرن عباهدا الملاحظة المساورية النافية المساورية النافية المساورية النافية المهم والفنافية والدولة المساورية المنافية المهم والفنافية المهم الفنافية المهم الفنافية المساورية والمدورية والمنافية والموافقة وموسنان المساورية المساورية المساورية المساورة الموسنان المساورة المسا

رضوف هي النهوره و آمادي امتعنى فكون مهادا قليق له بعد قدوف صلى التهوره فا اللهام وهدا الذي يقتال كالمارة من ال كالماري الماخرة به صدف وقائد بنه و يتغير شال الهيهورية في العرب النال بطران النال المنافقة المارو والموافقة الماجورة والتعريف النام والمارو والمارو المنافقة المارو والمسابقة وقائل المارو والمارو والمارو والمسابقة وقائل المارو والمارو والم الجسسزة الشالث من من من المنافقة المهدن المنافقة المنافق

(ويهامشسه ماشية الدرقزائه وفريد مصروة وانه العلامة الشبخ) (على العدوى تخد التعالم برجته وأسكهم بفضاله اسم جنته)

﴿ طبع على وْمَعْمَالِوْمُ مَالِوْرِي عَفْرَانَوْمِهِ مَا عَلِي الطَّبِ التَّاوْى الْمُعْرِقِينَ

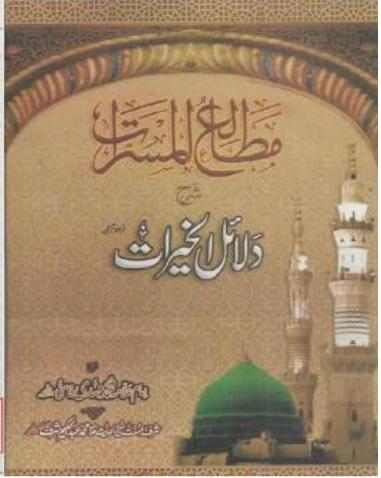
٣٠٠ (وَوْلُهُ الَّتِي ضَمَّتُ أَعْضَاءَ الْمُصْطَفَى - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -) أَيْ ضَمَّتُ جَسَدَهُ الشَّرِيفَ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَّ - أَيْ مَسَّتُ أَعْضَاءَهُ لَا كُلُّ الْقَبْرِ فَمَا مَسَّ أَعْضَاءَهُ أَفْضَلُ مِنْ جَمِيعِ بِقَاعِ الْأَرْضِ حَتَّى الْكَعْبَةِ وَالسَّمَوَاتِ وَسَلَمَّ - أَيْ مَسَّتُ أَعْضَاءَهُ لَا كُلُ الْقَبْرِ فَمَا مَسَ أَعْضَاءَهُ أَفْضَلُ مِنْ جَمِيعِ بِقَاعِ الْأَرْضِ حَتَّى الْكَعْبَةِ وَالْقَبْرِ المَّعْمُورِ وَيَلِيهِ الرَّوْضَةُ وَيَلِيهَا الْكَعْبَةُ وَالْقَبْرِ عَنْ الْكَعْبَةِ وَالْقَبْرِ الشَّرِيفِ فَمَسْجِدُ الْمَدِينَةِ أَفْضَلُ وَلَمَّا زِيدَ مِنْ مَسْجِدِهِ الشَّرِيفِ حُكُمُ وَالْقَالِمِ عَنْ الْكَعْبَةِ وَالْقَبْرِ الشَّرِيفِ فَمَسْجِدُ الْمَدِينَةِ أَفْضَلُ وَلَمَّا زِيدَ مِنْ مَسْجِدِهِ الشَّرِيفِ حُكُمُ مَسْجِدِهِ عِنْدَ الْجُمْهُورِ خِلَافًا لِلنَّوْوِيِّ "-" المَام مُحمَّى الله الخَرْثَى المُعالَى تَعْتَلَقَ (المَّوفَى: الْحَالَقَ لِينَ اللهُ الْمُعْمُورِ خِلَافًا لِللتَّوْوِيِّ "-" المَام مُحرَّى عَبْد الله الخَرْثَى اللهُ عَلَيْهُ وَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ مَلُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَلَمْ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ ا

ولب بهادي اعزان المهادات الهرة كان مرامان أدخه لم كان السان فهادت معادل في الاشر المزيم الدخه معادا من شرع المناري (قوله أحزام الهواد) المائحة بالمهادة بالمهادا على المائحة براه في وقول المنافق بالمائحة براه في وقول الشانة) من قد الفائل الذكورات في المائة خان قد الفائل الذكورات في

ينالمحض مراضية والشنة و منفي تفسير (قوة تتارسلم) خان قشاة تنال للا كوراسية فالتأواس بقسود للن اس مضوولا كان حديد و المن المس والا كان حديث و منعكر عا الذات في كان وطيوات أو يقال الإسلامات نأته فالتوارك ويقال الإسلامات الماروب المراوم المراوم المراوم المراوم المراوم الإسلامات الماروب المراوم ا ٣٦ - امام محمد المهدى الفاسى المالكي ويتاللة (المتوفى: ٩٠١١ه) لكهة بين: "آسان زمين سے افضل ہے، ليكن زمين كاوه گلزاجس كے ساتھ نبى كريم مَنَّاللَّيْمِ كَا عضاءِ شريفه مس بيں وه آسانوں پرعرش، كرسى، جنت، لوح و قلم، بيت المعمور اور معصوم و مكرم فرشتوں كى قيام گاہوں سے بھى افضل ہے "۔ (مطالع المسرات شرح دلائل الخيرات [اردو]: ص ٢٩٧)

أنام الوق عند الفتل بين ان عن هذه من له عن اكرم وتذكا أن الفيلية كو تلفي قراد عائد الرور العداب المتعلق عل الكن أيا يحد كران مع يطون بوا-والد تعلى الم الكن بي كر اعطرت العنف رائد الله تحالي ك كام ين الخوال عند مواد العالين ك ما والكول والتي والتي المراحظ الملك المنتل بين سكرانها كل الآل بيدك الوزي المنان كو شال او اور الرسط مرو بمن يو القانية ووم كن أسلو كاكه فريشة المان ك يرير فروات الحقل بهن " يوك النواء كرام معهم المام إن الحقل بي الدوان كاللهو الشدوب ورق شا التي آ ماون عن مجموع -- فرآ عان عن الاحتام الحل ب " إن مطلب ب أو آكا اً شکے آجائیں ہیں رہے ہیں۔۔ جو اڑے انہیں یہ خسوصیت میں آبائی ہے۔ آجائیں ہی اُڑھٹی کے علمہ کہتی آنہاں اور ان لي رينا إن العرب من الدام يون الدام يون الدام يون الله أي ب فليا كي د طال عد اللي ك العن ب علي ے اُس لا اللہ بار اُس میں ایک ایک انتہا ہے کہ فقا اس بائدی مواد ہو اور انتہا ہے ہے کہ عمل اور معتقق بائدی وں ہو اپیر صورے معزے اصف کے کام بھی آ ماؤں کی المبلت اور آ ماؤں کہ نشق ے المعنی اصفا کی خواس المبلدہ آمان افعنل بين يازمين ال تنظيمي المثلاث عن علم علمات أبال أعلى المثل من "وكد الل العال عن الدائي عن وقت المتعادل ر المعالي من المعالمين من الله عن المعالمة أرام أو ان كي طرف عودي المثاليا ان كي وه محمل المعالمين والل يزي والمناهات ا إلى ين أن ي كله أكل ملك كله المعرفون العام إلى وأن وأل الما العالى المحمل عدان عد الله عدا كول مدان كا كيات كر قرال إلى ان مخولات والخانة منا مواق توريا تال الا أوان الدين الدين الدا أو الدائم المنافية رو من قبل بديد كه رين والنس به الحوق ووفرح المول منا يوارون في مكريتها الجاء كرام المنا الإنواء الحرب يوا ك كالهدان عن أنها ول كاله خام كرام فرهن عا الحل ي مكن كو كين كي بدواره مزود المواث ما مل الم ب البحل من المائد من الأخار الأقل من الدين في الذك يعا قبل المور علوكات الدف تعلى الم

لے مرافق کے پائے گیا اور میں افد اصل سا الدین و العصار عالمی العصائی العصو عادی فریدہ آجاں مثان سے العلق ہے: کہلی مثان کا اند کھاند کی اگرم طرافق کے العصاد طراف سے مشکل سے وہ آجائیں پر اول الحری العمد الحرق و کھرا ویت عمد الدر اسموم و کورو فرشندی کی قوم کھی ہیں اللہ تھائی المین پر مجمع بات ہے وہ اس کی تاقیق کھی کرنے الدر المین ایا جا اپ کی کھی ارسے میں ''آجازی کی سے تعارف رہے کا کھی ڈائل اور آریو الی طرف کی اگرم مرکزی ا



27- "وأجمعوا على أن الموضع الذي ضمَّ أعضاءه الشريفة -صلى الله عليه وسلم- أفضل بقاع الأرض، حتى موضع الكعبة، كما قاله ابن عساكر والباجي والقاضي عياض، بل نقل التاج السبكي كما ذكره السيد السمهودي في "فضائل المدينة", عن ابن عقيل الحنبلي: إنها أفضل من العرش، وصرَّح الفاكهاني بتفضيلها على السياوات, ولفظه: وأقول أنا: وأفضل من بقاع السياوات أيضًا. ولم أر من تعرض لذلك، والذي أعتقده لو أن ذلك عرض على علماء الأمة لم يختلفوا فيه، وقد جاء أن السياوات شرفت"-"امام محمد الزرقاني الماكي تَعْتِلْهُ (المتوفي: ١٢٢١هـ) الصحيمة بين: اوراس پراجماع به كمه وه مقام جو أعضاء الشريفة سے ملے ہوئے بین صلی الله عليه وسلم کے وہ افضل بین باقی زمین سے حتی كه عبد سے بھی جيسا كه ابن عماكر اور الباجی اور قاضی عیاض نے کہا بلكه التاج السجی كہتے ہیں كه السيد السمهودی نے تماب میں ابن عقیل صنبل سے نقل كيا ہے كہ سات آسانوں سے بھی افضل ہے"۔ (شرح الزرقانی علی المواصب اللدنية بالمنح المحمدية: الفصل الثانی فی زیارة قبرہ الشریف و مسجدہ المنیف، ج١٢، ص ٢٣٣)

ومذهب عمر بن الخطاب وبعض الصحابة وأكثر المدنيين ـ كما قاله القاضي عياض ـ أن المدينة أقضل، وهو أحد الروايتين عن أحمد.

وأجمعوا على أن الموضع الذي ضم أعضاءه الشريفة الشاه أفضل بقاع الأرض، حتى موضع الكعبة، كما قاله ابن عساكر والباجي والقاضي عياض، بل تقل التاج السبكي كما ذكره السبد السمهودي في الفضائل المدينة، عن ابن عقيل الحنيلي آنها أفضل من العرش، وصرح الفاكهاتي بتفضيلها على السلوات ولفظه: وأقول أنا وأفضل من بقاع السلوات أيضًا. ولم أر من تعرض لذلك، والذي أعنقده تو أن ذلك عرض على علماء الأمة لم يختلفوا فيه، وقد جاء أن السلوات شرفت

وللزار عن ابن عمر، رفعه: درمضان يكة أفضل من ألف رمضان بغير مكة، وللبيهقي عن جابر وفعه: «الصلاة في مسجدي هذا أفضل من ألف صلاة فيما سواء إلاَّ المسجد الحرام، والجمعة في مسجدي هذا أفضل من ألف جمعة فيما سواء إلاَّ المسجد الحرام، وشهر رمضان في مسجدي هذا أفضل من ألف شهر فيما سواء إلاَّ المسجد الحرام».

(ومذهب عمر بن الخطاب وبعض الصحابة وأكثر المدنيين) أي علماء المدينة (كما قال القاضي عياض أن المدينة العملية والعرب الروابتين عن أحمد) والصحيح المشهور عن لما القاضي عياض أن المدينة أفضل وهو إحدى الروابتين عن أحمد) والصحيح المشهور عن لملك والأدلة كثيرة من الجانبين حتى مال بعضهم إلى تساوي البلدين (وأجمعوا على أن للموضع الذي ضم أعضاءه الشريفة على أن الموضع الذي ضم أعضاءه الشريفة على أن المراد حميح القبر لا عصوص ما لاكن الجسد الشريف، لأنه يقال عرفًا موضع قبره والطاهر أن المراد جميع القبر لا عصوص ما لاكن الجسد الشريف، لأنه يقال عرفًا للقبر ضم الأعضاء، وبؤيد ذلك قبل القائل في قصيدة أولها دار الحبيب أحق أن تهواها إلى أن

حيام السجسيس بأن عبير الأرض ما قد حياط ذات السعسطية وحواها ونعم لشف صدفوا بسياكنها علمت كالشفيس حين زكت زكى مأواها (بل نقل التاج السبكي كما ذكره السيد السمهودي) بفتح الدين ومكون الديم (في فضائل المعليظ عن ابن عقيل الحنيلي أنها) أي: ابقعة التي قر فيها الصطفى على (الفضل من العرض، وصرح الفاكهائي بطعنيلها على السفوات، ولفظه: وأقول أنا وأفضل من بقاع السفوات أيضًا، ولم أز من نعوض غلى علماء الأمة لم أيضًا، ولم أز من نعوض غلى علماء الأمة لم

شرخ المخالف الذرقاني التونت المراد العامب الدنت بالنع الممديت المواهب الدنت بالنع الممديت المعسلة المنسطة الأورد

> خبك كالطيخنة محدعبرالعيز المالدي

الجسزه الشايئ عشر

دارالکنبالعلمیه

٣٨- 'وقال الإمام النفراوي الأزهري المالكي في الفواكه الدواني: قال ابن عَبْدِ السَّلَامِ: وَالتَّفْضِيلُ مَبْنِيٌ عَلَى كَثُرَةٍ النَّوَابِ الْمُثَرَّةِ عَلَى الْعُمَلِ فِيهِمَا، وَالْخِلَافُ الْمَذُكُورُ بَيْنَ الْأَيْمَةِ فِي عَيْرٍ قَبْرِ الْمُصْطَفَى - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم - لِقِيَامِ الْمُثَوَابِ وَعَلَى الْكَعْبَةِ وَعَلَى الْعُرْشِ كَمَا نَقَلَهُ السَّبْكِيُّ لِضَيِّهِ أَجْزَاءِ الْمُصْطَفَى الْعُرْشِ كَمَا نَقَلَ الْمُعْرَاعِ عَلَى سَايُو بِهَاء والْمُصَلِقِ وَالسَّمَوَاتِ وَعَلَى الْكُعْبَةِ وَعَلَى الْعُرْشِ كَمَا نَقَلَهُ السَّبْكِيُّ لِضَيِّهِ أَجْوَاء اللَّهُ الْعُرْشِ كَمَا نَقَلَ الْمُسَاحِدِ عَلَى الْإِطْلَاقِ، وَلَعَلَّ مَعْنَى فَضْلِ الْقَبْرِ عَلَى عَيْرِهِ أَنَّهُ أَعْظَمُ حُرْمَةً مِنْ غَيْرِهِ، لَا لِمَا الْمُسَاحِدِ عَلَى بَعْضِهَا فَافْهَمْ ''' 'لِوام النفراوى الأزهرى الماكى يُحِينَة (التوفى: ١١٦١هـ) قَالَهُ ابْنُ عَبْدِ السَّلَامِ فِي تَفْضِيلِ الْمُسَاحِدِ عَلَى بَعْضِهَا فَافْهَمْ '''' إمام النفراوى الأزهرى المماكى يُحِينَة (التوفى: ١١٦١هـ) فرمات بين كهذا السَّلَامِ في تَفْضِيلِ الْمُسَاحِدِ عَلَى بَعْضِهَا فَافْهَمْ '''' إمام النفراوى الأزهرى المماكى يُحِينَة (التوفى: ١١٦٥هـ) فرمات بين كهذا الله المنظرة الله الله بي الله الله الله والله بي الله الله والمناسِ بي الله الله والمناسِ بي الله والله و

پر کم، اس اعتبار سے اس کی افضلیت نہیں ہے بلکہ اس کی وجہ دوسری ہے ''۔ (الفواک الدوانی علی رسالۃ ابن أبی زید القیر وانی: ج ا، ص ۲۲م)

كالأميال اليسبوة. قال خليل بالعظف على ما يلهى: ومشي لمسجد. وإن لاعكاف إلا القريب جدا فقولان. قال تستوحم

اي إن من نقر اللتي إلى مسجد هو القاتاة وأو الإصكاف أو صلاة فيه فإنه لا يقوم ما نقرة فيه وإلا يقطه بموضع غيرة الا القريب جدا الله في الان بالإنهان إليه وعلمه ويقعل منفورة نم شعه كالجدو الدقيل على ما قال المستف خو مسلم وغواء الا تشبيه الراحو على المالة مستحدي هذا و شبيحه الحرام و فيسجد الأقصى" ١- و لا يشكل على المنهور حور العن طراق يقل على المنافق بين ما ذكرة الفسلم عن علم لورم للتي إلى غور الساحد التلاقة، ومن ما قالوه من أن الله عليه على غور الساحد التلاقة، وإن ما قالوه عن الذر وقارة المنطق حلى الله عليه وسلم أو زيارة وجال ها غرام المنافقة ومن ما قالوه المنافقة والمنافقة المنافقة والمنافقة المنافقة والمنافقة المنافقة المنافقة

كسبجد قداء ومسجد اقتح، ومسجد الهيد، ومسجد في الخليفة وخرها، نظر التدني والأجهوري في نهر حه طي خليل قال ان حد الساجم والقصيل مني على كوة الواب الرب على العبل فيهنا، واخلاف الذكور بن الأاندة في تبر في الصطفى على الله عليه وسلم لليام الإجماع على الخطيع على سار بقاع الأرض والسموات وعلى الكتاب وعلى الدو في كما غلقه السبكي لصمه اجواء الصطفى الذي هو الجمل اخلق على الإحلاق، و قبل معن فجيل اللم على غيره أن العظم حرمة من غيره، إلا لما قاله ابن عبد السائم في فعنييل الساجد على جنبها فاهد.

۱ صحح: أخرجه الخاري، كتاب الأنفقة، باب فقيل الصلاة في مسجده كا و قدينا، حديث "۱۹۸۵" مسجح: أخرجه الخاري، كتاب الأبنان والقور، باب قطر في الطاعة، حديث "١٩٩٣"، وأبو داره، حديث "٣٩٨٩"، والمرمذي، حديث "١٥٩٦" و النساني، حديث ٢٠٥٦، وابن ماج، حديث ٢٩١٩٦"، وأحد "٣٩٧٩"، حديث "٤٣١٩١"،

ولما كان الرباط كالحهاد في التواب في الحبلة قال: "ومن نذر وباطا" أي فاعة "بموضع من التغور" بالبلطة الجع تقر عمل الحوف كتمها في وصفارات، وإسكانوية "قللك" الرباط للذكور "حف" أي افادر "أن يأنه"، إذا فرباط قوية يلزم الرباط فيه مساويا لما هو به في الحرف أو قال رباط عمل قاره، وإن كان ما نشر الرباط فيه لبلد عوفا التقل بك قصل قرباط فيما كثر فيه الحوف على ما هو دودة في الحوف، هكذا يقهم من كانم أين عرفة كنيه "كما يلزم الإمان للفتر قرباط فيه، يلزم الإمهان قبلز صوم أو صادة به، وقو كان حن البلز يمكة أو فادينة لا لبلز المتكاف، فإن عمل الرباط ليس عمام للإصكاف، وليمنا الربطة ماي الاصكاف، فنصره على مادرمة المساود والمتحرة والذكر، يمارف نذره في أحد المساجد الثلاثة فيلزم كاروم الإنهان إلها قصادة والصوم فا" "" الفَوْلَكِيْلِ البِّوْلِذِيْنَ مِنْ الدَّانِ لِيُدِّرِينِ القَيْرُوانِي رسِيْ الدَّانِ لِيُدِّرِينِ القَيْرُوانِي

تأليت الفَارَّمَةُ الشُّكِمُ أَخْتَمَينَ عَنَمَ بِنَ الْبِنَّ مِهَا النَّفَلِهِيُّ الأَرْمَةِ فِي الاَلِكِيْنَ النَّفَلِهِيُّ الأَرْمَةِ فِي الاَلِكِيْنَ النَّفَلِهِيُّ الأَرْمَةِ فِي الاَلْكِيْنَ

وَهُوَ شَرْحِ "الرَّبِسَالَةِ"

عِلِقَامِ أَنِي مُحَدِّمَةِ اللَّهِ مِسَدِّعُ أَنِي وَيُوالفَيْرُوا فِي القُولِيُنِ المِسْرِينَةِ

مبكاء وكالمحافظة والمتالين المياث

الفشيخ تنبُد الوَّارِيثُ عَنْدَ مَثْنِينُ مَنْدُسِينِهِ

هم من الإنسالية الأعلق الصفرات الإنسان الإنسان وقتيط مناعظ الإنسان والمسان المرافز وقتيط مناطق

الجزّه الأولي

سندست *اروک*ای بیمن*یک* دارالکنب العلمیتر

Married water

٣٩- "وفي حاشية سليان البجيري المصري الشافعي على الخطيب: قال الرملي في شرحه: ومكة أي وكذا بقية الحرم أفضل الأرض للأحاديث الصحيحة التي لا تقبل النزاع كما قاله ابن عبد البر وغيره، وأفضل بقاعها الكعبة المشرفة ثم بيت خديجة بعد المسجد الحرام، نعم التربة التي ضمت أعضاء سيدنا رسول الله صلى الله عليه وسلم أفضل من جميع ما مرحتي من العرش"-"امام سليمان البجير مي المصري الثافعي عُيَّاللَّهُ (المتوفى: ١٢٢١هـ) لكهتي بين كه: امام الرملي حاشيه مين فرماتي بين: حرم كي جتني بجي زمين به وه مكه كي تمام سرزمين سے افضل به ان احاديث صحيحه كي بنياد پر جس مين كسي فسم كاكوئي شك نبين به اورابن عبد البروغيره ني بجي بجي فرمايا به كه مكه مين تمام جگهول سے افضل كعبة الله به اوراس كے بعد حضرت حديجه رضي الله عنها كاگھر ہے۔ البته إن تمام جگهول سے افضل وہ مثی ہے جو نبي كريم مَثَلَ اللهُ عِنها كاگھر ہے۔ البته إن تمام جگهول سے افضل وہ مثی ہے جو نبي كريم مَثَلُ اللهُ عِنها كاگھر ہے۔ البته إن تمام جگهول سے افضل وہ مثی ہے جو نبي كريم مَثَلُ اللهُ عِنها كاگھر ہے۔ البته إن تمام جگهول سے افضل وہ مثی ہے جو نبي كريم مَثَلُ اللهُ عَنها كاگھر ہے۔ البته إن تمام جگهول سے افضل وہ مثی ہے جو نبي كريم مَثَلُ اللهُ عَنها كاگھر ہے۔ البته إن تمام جگهول سے افضل وہ مثی ہے جو نبي كريم مَثَلُ اللهُ عنها كاگھر ہے۔ البته إن تمام بگهول سے افضل وہ مثی ہے جو نبي كريم مَثَلُ اللهُ عنها كاگھر ہے۔ البته إن تمام بگهول سے افضل وہ مثی ہے جو نبي كريم مَثَلُ اللهُ عنها كاگھر ہے۔ البته إن تمام بعد الله عنها كاگھر ہے۔ (البحير مي على الخطيب ن اس ۱۰۱)

حَاشِيَة الشِّغِ سُلِهَان بن مِحْدَ بن عُمَرَ العُجَيَرِي الشَّافِي للتُوفىسَنَة ١٣٢١هـ المستنكاة تخذ الحبيب ثلث ح الخطيب المعروف بالإقابيغ حل النساظ أبي شبط المشيخ مخدَّين أحمدالشربيني القَاهري الشاخي المعروف بالخطيب بالشريبي انترف سنة ١٧٧ ه

الجسذءالأول

دارالكثب العلمية

يدوي كدوي المنحل. قبل: بكاء السماء حمرة أطرافها لع.. وعن أنس بن مالك عن النبي ﷺ أنه قال: هما من مؤمن إلا وله يابان باب يصعد منه همله وباب ينزل منه رزقه قإذا مات بكي عليه ياب عمله، وقيل: ألمراد أهل السماء والأرض ذكره النبيتي على المعراج. قوله: (للموقها على الأرض الخ) هذا ما اعتمده المؤلف، والأصح عند فميره أن الأرض أفضل وعليه مشابخنا اهـ ق ل. قال الرملي في شرحه: ومكة أي وكفًا بقية الحرم أفضل الأرض للأحاديث الصحيحة التي لا تقبل النزاع كما قاله ابن عبد البر وغيره، وأفضل بقاعها الكعبة المشرفة لم بيت خديجة بعد العسجد الحرام، نعم التربة التي ضعت أعضاء سيدنا رسول الله ﷺ أفضل من جميع ما مرحتي من العرش اهـ. وقال والله في حواشي الروض: وأقضل من السعوات السبع

﴿وينزل عليكم من السماء ماه ليطهركم به﴾ [الانتال: ١١] وبدأ المصنف رحمه الله بها لشرقها على الأرض كما هو الأصح في المجموع. وهل للمراد بالسماء في الآية الجرم المعهود أو السحاب؟ قولان. حكاهما النووي في دقائق الروضة، ولا مانع من أن ينزل من

فإن قبل! برد على ذلك أنه عليه الصلاة والسلام ينقل من أفضل لمفضول. والجواب: إنه خلق من تلك التربة، قلو كان ثم أفضل منها لخلق من ذلك، كما قبل إنَّ صدره عليه الصلاة والسلام لما شق غسل بماء زمزم، قلو كان ثم أفضل منه لغسل بذلك الأفضل على أنه ورد؛ هما بين قبري ومنبري روضة من رياض الجنة؛ فإن حمل ذلك على أنها من الجنة حقيقة زال الإشكال، ويكون المراد بالبيئة ما بين ابتداء قيري أي لا من آخره روضة، فبكون القبر واخلاً في الروقة اهـ. ومعنى قوله: زال الإشكال يعتي بأن يتقل ذلك الموضع بعيت في الآخرة إلى الجنة كما قاله بعضهم، وقال أيضاً في معناء أي كروضة من رباض الجنة في نزول الرحمة وحصول السعادة بما يحصل من ملازمة حلق الذكر فيها، فبكون تشبيها بغير أداة، أو المعنى أنَّ العيادة فيها تودي إلى الجنة فيكونَ مجازاً هذا محصل ما أوله العلماء في هذا

ونقل بعضهم عن ابن حجر أن قبور سائر الأنبياء أفضل مما تقدم ذكره، كغبر نبينا ﷺ، والذي في شرحه على المنهاج كشرع م ر لم تستئن فيه إلا البقعة التي ضمت أعضامه ﷺ، وقفية اقتصارهما عليها اختصاص الحكم الملكور فها دون غيرها مما ذكر اهـ. قال بعضهم: وييقى النظر فيما ضم روحه الشويقة ﷺ هل هو أقصل مما ضم الأعضاء أو مساويه في القضل أو ما ضم أعضاه، الشريفة أفضل مما ضم روحه الشريفة؟ حرره.

قوله: (قي المجموع) اعتمده الرملي. قوله: (أنَّ يَنْزُلُ مِنْ كُلُّ مِنْهِماً) أي يَنْزُلُ عَلَى

 ﴿ وَرُخٌ: مَوْضِعُ قَبْرِهِ - عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ -) (أَفْضَلُ بِقَاعِ الْأَرْضِ)، لِأَنَّهُ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - خُلِقَ مِنْ تُرْبَتِهِ، وَهُوَ خَيْرُ الْبَشَرِ، فَتُرْبِتُهُ خَيْرُ التُّرَبِ، وَأَمَّا نَفْسُ تُرابِ التُّرْبَةِ؛ فَلَيْسَ هُوَ أَفْضَلُ مِنْ الْكَعْبَةِ، بَلْ الْكَعْبَةُ أَفْضَلُ مِنْهُ إِذَا تَجَرَّدَ عَنْ الْجَسَدِ الشَّرِيفِ. (وَقَالَ) أَبُو الْوَفَاءِ عَلِيُّ (بْنُ عَقِيلٍ فِي)كِتَابِهِ (" الْفُنُونِ ") الَّذِي لَمْ يُؤَلَّفْ مِثْلُهُ فِي الدُّنْيَا، وَلَا مِقْدَارُهُ فَقَدْ قِيلَ: إِنَّهُ مُجَلَّدٌ لَكِنْ لَمَّا اسْتَوْلَى التَّتَارُ عَلَى بَغْدَادَ طَرَحُوا مُعْظَمَ كُثْبِهَا فِي الدِّجْلَةِ، وَمِنْ جُمْلَتِهَا هَذَا الْكِتَابُ: (الْكَعْبَةُ أَفْضَلُ مِنْ مُجَرَّدِ الْحُجْرَةِ، فَأَمَّا وَالنَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فِيهَا؛ فَلَا وَاللَّهِ وَلَا الْعَرْشُ وَحَمَلَتُهُ) وَالْجَنَّةُ، (لِأَنَّ بِالْحُجْرَةِ جَسَدًا لَوْ وُزِنَ بِهِ) سَائِرُ الْمَخْلُوقَاتِ (لَرَجَحَ)"-" وشيخ مصطفى بن سعد بن عبده السيوطي الرحيبانی الدمشقی الحنبلی و التوفی: ۱۲۴۳ه) فرماتے ہیں: نبی کریم صلی الله علیہ وآلہ وسلم کی قبر انور کی جگه ساری زمین سے افضل ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسرِ مبارک اسی جگہ کی مٹی سے بناہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساری بشریت سے افضل ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت سے وہ مٹی بھی سب سے افضل ہو گی اور اگریہ نسبت نہ ہو تو کعبہ شریف اس مٹی سے افضل ہے "۔ آگے فرماتے ہیں:" ابو وفاء علی بن عقیل رحمہ الله لکھتے ہیں مجر د حجرہ مبارک سے کعبہ شریف افضل ہے لیکن چونکہ نبی کریم صلی اللّٰدعلیہ وآلہ وسلم کا جسم مبارک اس میں ہے تواللّٰہ کی قشم اب نہ کعبہ نہ عرش نہ اس کواٹھانے والے فرشتے اور نہ

ہی جنت اس سے افضل ہو سکتی ہے اور اگر ساری مخلوق کو حجرہ شریف کے ساتھ تولیہ جائے تو بھی وزنی ہو گا'۔ (مطالب اُ ولی النھی فی شرح غاید المنتھی: فَرُعٌ مَوْضِعُ قَبْرِهِ اَ فَصَلُ بِقَاعِ الْارْضِ، ج۲، ص۳۸۴)

> بِ أُولِي السِيْبُ هِي فيشرح فيشرح

> > عَايَٰ بَلْانِيَهِيْ

ناكيف الفقية العلامة الشيخ مصطفى بيروهي ارمياني

> و تجربه زوالدالغائة والشرع تأليف ...

الفقيب إعلامة كهشيخ حسراباشعلي

ملا اعد هيد ملد ملة ماليب وسشيخ على أن شيخ عليت بناسم ل الأو مقطاعة. المجزواليّ في

إلا المكتوبة ، رواه مسلم . (وظاهر كلامهم) أيضا : (أن المسجب الحرام نفس المسجد) ، ومع ما يزيد فيه كما تقدم ، (وقيل : الحرم كله مسجد) ، فتحصل فيه المضاعفة الذكورة ، وهو ضعيف . (ومع هذا) ، أي : كون الحرم كله مسجداً ، (فالحرم أفضل من الحل) ، وهذا مسا لا يستريب به عاقل (1) .

(قرع : موضع قبره : عليه) الصلاة و (السلام : أقضل بقاع الارض) ، لانه : صلى الله عليه وسلم ، خلق من ثربته : وهو خبر البشر ، فتربته خبر الثرب ، وأما نفس تراب التربة ؛ قليس هو أقضل من الكعبة ، بل الكعبة أقضل منه اذا تجرد عن الجد الشريف ، (وقال) أبو الوقاء علي (ابن عقبل في) كتابه (« الفنون ») الذي لم يؤلف مثله فسي علي (ابن عقبل نم المتدل قتل : انسه مجلد لكن لما استولى التنار على يفداد طرحوا معظم كبها في الدجلة ، ومن جملتها هذا الكتاب : (الكعبة أقضل من مجرد الحجرة ، وقاما والنبي ، صلى الله وسلم ، قبها ؛ فلا والله ولا العرش وحملته) والجنة ، (لان بالحجرة جدا الووزن به) سائر المخلوقات (لرجح) ،

(ويتجه): أنه يؤخذ (من هذا) ، أي : من أن الحجرة الشريفة بما فيها من الجملد الشريف أفضل من سائر البقاع : (أن الارض أفضل من السماء ، لان شرف المحل بشرف الحال فيه) ، قال ابن العماد في

(۱) أقول : قال التسارح : فائدة المسجد الحرام يطلق وبراد به إسا الكمية قال تعالى « قول وجهك شيطر المسجد الحرام » وأما مكة قال تعالى « من المسجد الحرام الى المسجد الاقتبى » وإما الحرم كله قال تعالى « قلا يقريوا السجد الحرام بعد عامهم علما » وإما نفس المسجد وهو المراد في « لا تشد الرحال الا الى تلانة مساجد مسجد الحرام ومسجدي هسلما وسبحد الاقمى » وفي مضاعفة الصلاة . انتهى .

- TAE -

الاً رُضِ وَقَدْ ادَّعَى الْقَاضِي عِيَاضٌ : إِنَّ مَوْضِعَ قَبْرِهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَفْضَلُ بِقَاعٍ الْأَرْضِ وَإِنَّ مَكَّة وَالْمَدِينَة أَفْضَلُ بِقَاعِ الْأَرْضِ وَقَدْ ادَّعَى الْقَاضِي عِيَاضٌ الِاتِّفَاقَ عَلَى اسْتِثْنَاءِ الْبُقْعَةِ الَّتِي قُبِرَ فِيهَا - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَعَلَى أَبَّهَا الْأَرْضِ وَقَدْ ادَّعَى الْقَاضِي عِيَاضٌ الإِتِّفَاقَ عَلَى اسْتِثْنَاءِ الْبُقْعَةِ الَّتِي قُبِرَ فِيهَا - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَعَلَى أَبَّهَا الْأَرْضِ وَ وَقَدْ ادَّعَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْفَ اللَّهُ عَلَيْهُ وَاسَلِ اللَّهُ عَلَيْهُ وَاسَلِ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْفَ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ الللللِّهُ الللللِّهُ اللللللللِّهُ الللللِّهُ اللللللللِلْمُ الللللِّهُ اللللللِّهُ الللللِّهُ اللللللللللللللللللللللللل

الكان وما المنبيّات من بكنا واحبّات إلى ، وكؤلا الهُ تَوْسِي الحرَّجُونِي مِنكُ مَا مَكُنْتُ عَلِيرُكُ ورَوَاهِ التّرَمَدُيُّ وتَحَمَّعَهُ) ؟

(قولة بالحزورة) بفتح الحاء المهملة والزاي وقنح الواو الشددة بعشعا راءثم هاء : هي الرابية الصغيرة . وفي القاموس : الحرورة كفسورة : الثاقة للقتلة المالمة والرابية الصغيرة اله ﴿ قُولُهُ إِنَّكَ نَجْرِ أَرْضِ اللَّهُ ﴾ فيه دليل على أن مكة خير أرض الله على الإطلاق وأحيها إلى رسول الله صلى الله عليه وآنه وسلم ، وباللك استدل من قال إنها أفضل من اللهية ، قال الذانسي عباض : إن موضع قوره صلى الله عليه و؟ له وسلم أفضل بقاح الأرض ، وإن مكة واللدينة أفضل بقاع الأرض . وانتظفوا في أفضالهما ما علما موضع قبره صل أف عليه و؟ له وسلم ، فقال ألعل مكة ولكوفة والشافعي وابن وهب وابن حبيب النالكيان : إن مكة أفضل ، وإليه مال الجمهور. وقعب عمروبعض لصحابة ومالك وأكثر للدنيين إلى أنّ للدينة أفضل . واستدل الأوكون بمديث عبد الله بن هدى للذكور في الباب . وقد أخرجه أيضًا لين خريمة وابن حيان وغيرهم . قال ابن عبدالبر " هذا قص ً في محل الحلاف فلا يذبغي العدول عنه . وقد ادَّعي النَّاشي عباض الاتفاق على استثناء آبقة التي قبر لهيا صلى الله عليه وآله وسلم وعل أنها أفضل البقاع ، قبل لأنه قد روى أن المره يدنعن في البقعة فتي أخذ منها ترابه عندما يخلق كما روى ذَلَّكَ ابن عبداليرٌ في تمهيده من طريق عطاء الخراساني موقوة , ويحاب عن هذا بأن أفضلية البقعة التي خلق منها صلى أنه طيه وآله وسلم إنماكان يطريق الاستتباط ونصبه فرمقابلة النص ألصريح غيرلائق على أنه معارض بما رواه الزبير بن بكار أن جبريل أنط التراب الذي منه خلق صلى الله عليه وآله وسلم من وإب فكمنة ، فالنقمة التي علق منها من بقاع مكة ، وهذا لايقصر عن الصلاحية لمعارضة فلك الموقوف لاسيا وأن إسناده عطاه الخراساني ، تعم إن صحّ الانفاق للدي حكاه عباض كان هو الحبجة عند من برى أن الإجماع حجة . وقاد استدل الفائلون بأضابية المدينة بأدلة منها حديث و ما بين قبري ومنيري روضة من رياض الجلة ؛ كما في البخاري و قبره مع قوله صلى الله عليه وآ له وصلم ۽ موضع سوط في الجانة خبر من الدنيا وما نيها ۽ وهذا أيضًا مع كونه لايتهض لمارضة ذلك الحديث الصرح بالأنضلية هو أخص من الدعوى ، لأنَّ طاية ما فيه أن ذلك الموضع بخصوصه من اللهيئة قاضل وأنه غير عمل النزاع . وقد أجاب الهن حرم عن هذا الحديث بأن قوله و إنها من الحنة ، مجاز ، إذ لو كانت حقيقة لكانت كما وصف الله الجنة _ إن تك ألا تجوع فيها ولا تعرى _ وإنما للراد أن لصلاة فيها تؤددًى إلى الحنة كما يقال في البوم الطيب : هذَّا من أيام الجنة ، وكما قال صلى الله عليه وآ له وسلم والجناءُ تمت خلال السبيف وقال : ثم لوثبت أنه حل الحقيقة لما كان الفضل إلا لتلك لبقعةً

يث منت عي الأخب ميهماديث تبيلافيار القبة الإمام الحبَّاد قاضي قضاة النَّعَرُ البياقُ

محمد بن على بن محمد الشوكانى

الجزول فالمين

الطبعة الآخيرة

والمتكرة ومعينة وسنجال المرامل والمام بالأوصيرا إلين وشواء خلالا

٣٢-"قال الإمام ابن عابدين الحَنَفي في رد المحتار على الدر المختار: وكذا أي الخلاف في غير البيت: فإن الكعبة أفضل من المدينة ما عدا الضريح الأقدس وكذا الضريح أفضل من المسجد الحرام. وقد نقل القاضي عياض وغيره الإجهاع على تفضيله حتى على الكعبة، وأن الخلاف فيما عداه ـ ونقل عن ابن عقيل الحنبلي أن تلك البقعة أفضل من العرش، وقد وافقه السادة البكريون على ذلك. وقد صرح التاج الفاكهي بتفضيل الأرض على السموات لحلوله صلى الله عليه وسلم بها، وحكاه بعضهم على الأُكثرين لخلق الأنبياء منها ودفنهم فيها وقال النووي: الجمهور على تفضيل السهاء على الأرض، فينبغي أن يستثني منها مواضع ضم أعضاء الأنبياء للجمع بين أقوال العلماء"-" فقد حفى ك عظيم فقيه النفس محدث وقت علامه محمد امين عمر بن عبد العزيز ابن عابدين الشامي الدمشقي ومثالثة (المتوفى:٢٥٢ اهـ) فرماتي بين: اس بات میں کسی کا اختلاف نہیں کر قبر مقدس اور وہ جگہ جس سے آپ مَنْالْيُمْ کے اعضاء مبار کہ مس کیے ہوئے ہیں یہ روئے زمین کے سب مقامات سے افضل ہے اوراس پر امت مسلمہ کا جماع ہے۔ حضرت قاضی عیاضؓ نے قبر مبارک کے کعبۃ اللّٰہ پر افضل ہونے میں امت کا اجماع نقل فرمایا ہے۔ امام ابن عقیل حنبلی ﷺ نقل کیا گیاہے کہ یہ جگہ عرش معلی سے بھی افضل ہے اوررؤساً بکریون نے

بھی اس بات پر امام ابن عقیل گی موافقت کی ہے۔ امام تاج الفا تھی ؓ نے بھی اس بات کی تصر تے کی ہے کہ قبر مبارک کی جگہ آسان زمین کے سب مقامات سے زیادہ مقد س ومطہر ہے کیونکہ یہ جگہ خود نبی کریم مُثَّالِیْا ﷺ کومس کیے ہوئے ہے اس طرح علمائے کر ام کی جماعت انبیاء کر ام ؓ کے خمیر کی جگہ اور مد فن کو اعلیٰ واشر ف بتاتی ہے "۔ (ردالمختار علیٰ الدر المختار شرح تنویر الا بصار: ج ۴، ص ۵۳)

باب ا

على الراجع؛ إلا ما ضم أعضاءه عليه الصلاة السلام فإنه أفضل مطلقاً حتى من الكعبة والعرش والكرسي. وزيارة فيره مندوبة،

وابن أبي ذئب⁽⁽⁾وابن نافع المالكي، وهو القنيم للشافعي ورجحه النووي، وشمامه في المعراج. قوله: (طلق الراجع) يوهم أن فيه خلافاً في المذهب، ولم أره.

مَطُلَّبُ فِي غُلِمِيلَ مَكَّةً حَلَى النبيةِ

وفي آخر اللباب وشرحه: أجموا على أن أفضل البلاد مكة والمدينة زادهما الله مالي شرفاً وتعظيماً.

واختلفوا أيهما أفضل، فقيل مكة وهو مذهب الأثمة والمروي عن يعض الصحابة، وقبل العدينة وهو قول بعض المالكية والشافعية، فيل وهو المروي عن بعض الصحابة، ولمل هذا غصوص بحياته صلى الله عليه وسلم أو بالنسبة إلى العهاجرين من مكة، وقبل بالسوية ينهما، وهو قول مجهول لا متحول ولا معقول.

مُطُلَبُ فِي تَفْضِيلُ قَيرِ المُتَكَرُّمِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ

قوله: (إلا الغ) قال في اللباب: والخلاف فيما عدا موضع القبر المقدس، فعا ضم أعضاه الشريفة فهو أفضل بقاع الأرض بالإجماع اهـ. قال شارحه: وكما أي الخلاف في غير البيت: فإن الكمية أفضل من المدينة ما هذا الضريح الأقدس، وكذا الضريح أفضل من المسجد الحرام.

وقد نقل القاضي عياض وقيره الإجاع على تقضيله حتى على الكعبة، وأن المخلاف فيما عله. ونقل من إبن عقيل الحبلي أن تلك البقدة أفضل من العرش، وقد وافقه السادة البكريون على ذلك. وقد صرح الناج الفاكهي بتقضيل الأرض على السموات لحلوله على الم على وحكاه بعضهم على الأكرين لخان الأنبياء منها وعظهم فيها. وقال النوري: الجمهور على تفضيل السماء على الأرض، فينني أن يستثنى منها مواضع ضم أعضاء الأبياء للجمع بين أقوال العلماء. قوله: (منتوية) أي يجاع المسلمين كما في اللباب، وما نسب إلى الحافظ ابن تبعية الحنبلي من أنه يقول بالنهي عنها، ققد قال بعض العلماء: إنه لا أصل له، وإنما يقول بالنهي عن ذذ الرحال بالنهي عنها، قلد قال بعض العلماء، والإمام السبكي في تأليف منيف. قال في شرح ألى في شرح كلامه كثير من العلماء، والإمام السبكي في تأليف منيف. قال في شرح

 (1) خمة بن حيد الرحن بن المغيرة بن المعارث بن أبي ذئب عشام بن شبعة بن حيد الملك، أبو المعارث المعتني، أحد الألمة الأحلام. روى من نافع وشرحيل بن سعد والرحري، وحد: القوري وغيى القطاق وحال: قال أبو نعم: حات سنة ١٩١١، انظر: خلاصة جليب الكمال ١/١١٥. المنابعة الم

الدرِّ المخنَّارشَح تَنويرالأَبصَار

خَاتِمَةِ الْحَقْدِينُ محمّراً مين السُهير با بن عَابرين مَ مَحْمِلَة ابنَعَابْنِين الْعَلِالْوَلْف

دُرابَة وَخَنِنَ دَعَلِنَ الشّيخ عادلُ حرمِدالموجود الشّيخ علي محت معوض

> قدَّم له َوَنَرَظِهِ الأسْتاذالدكتوج بجراباعيل هيتالدابات بهامةالله

المحضوة الستزايع بحوي على الكتب الثالية عند كاب المج - الذكاح - العلاق كأرةً المراكب المستخرفة المنافعة والشروالوريخ

 اندر لئے ہوئے ہے۔ یہ قبر اطہر زمین و آسمان کے سب خطوں سے افضل ہے یہاں تک بھی کہا گیاہے اور میں (علامہ آلوسی) بھی اسکا قائل ہوں کہ قبر اطہر عرش معلی سے بھی افضل ہے "۔ (تفسیر روح المعانی: ج، سورة مومنوں، آیت، ص) مہر۔" وَیَکْفِیکَ فِی مَعْرِفَةِ الْحَقِّ تَنَبَع مَاصَنَعَ اَصْحَابِ رَسُولُ اللّه ﷺ فِی قَبرِهِ علیہ الصلوة والسلام وَہُو اَفضَلْ قَبر عَلَی وَیَدُفِیکَ فِی مَعْرِفَةِ الْحَقِّ تَنَبَع مَاصَنَعَ اَصْحَابِ رَسُولُ اللّه ﷺ فِی قَبرِهِ علیہ الصلوة والسلام وَہُو اَفضَلْ قَبر عَلَی وَجُدِ الأَرض بَل اَفْضَلْ مِنَ الْعُرش"۔" امام محمود آلوسی بغدادی الثافی وَیَدَاللہ کُسِت بیں: اور حق جانے کیلئے تجھے اس بات کا تجسس و تنج کافی ہے جو اصحابِ رسول الله مَنَّاللہ کُسِلُ الله کُسُلُ مِن الله عَلَی الله کُسُلُ مِن الْعُرش ہے۔ (تفسیر روح المعانی: ج 10، سورة کہف، آیت ۱۲، ص ۲۳۹)

النيرعزباد الماجدعل الغيور و

وأبو بوسف عل حرى القود بين الدكر والأنثى بآية (وكتبنا عليهم) والسكرخي على جريه بين الحروالعبد والمسلم والذمن يتلك الآية الواردة في بن إسرائبل إلى غير ذلك لآبا نغول ; مذهبنا في شرع من قبلنا وإن كان إنه ينز مناعل أنه شريعتنا لكن لامطلقا بل إن اصه الفاصل علينا بلا إنكار وإنكار رسوله ﷺ كا نكلوه عزوجل ، وقد سمت أنه عليه الصلاة والسلام لعن الذين يتخذون الساجد على لقبور ، على أنَّ كون ماذكر مد شرائع من قبلنا ممتوع، و گيف يكن أن يكون أفتاء المساجد على القبور من اشرائع المتقدمة مع ماحمت من لعن البهود والنصاري حيث انخذوا فبور أبياتهم مساجد . والآية ليست كالآيات التي ذكرنا آغا احتجاج الآتة بها وليس فها أكثر من حكاية قول طائفة من الناس وعزمهم على فعل فلك وليست خارجة عجرج المدح لهم والحيض محل التأمن بهم فحوتم يتبت ألخيهمه مصوما لابدل فعلهم فغذلا عرعومهم على مشروعية ما كانوا بصفنه ، وعايقوى فه الوثوق بفعلهم القول بأن المراد بهم الإمراء والسلاطين فا روى عن قنادة ، وعل هذا لفائل أن يقول : إن الطائمة الأول كانوا مؤرنين عالمين بمدم شروعية النعاذ المساجد على القهور فأشاروا بالبنادعل باب الكيف وسده وكلف كف التعرض عزأصعابه فلم يقبل الأعراستهم وغاظيباتك حق أقسموا على النخاذ المسحد ، وكان الاولين إنما لم يشبروا بالدفن مع أن الظاهر أنه هو المشروع إذذاك ف الحوق كما أنه هو المشروع عندنا فيهم لندم تحققهم موتهم، ومنعهم من تحقيقته انهم لم يقدروا كما أخرج عبد الرزلق. وإبرالنتد عزوهب بزمنه على الدخول عليهم لما أفيض عليهمهن غلبية ولهذاقاتوا (ربيم أمل بهم) وإن أبيت (لاحسن/البلن والطائفة النابة فلك أن تقول: إن انجاده المسجد طبهم ليس على طرز النجاة المساجد على القبور المنهيرجه الملمون فاعله وإنما هو النخاذ مسجد عندهم وقريبا من كهفهم، وقدجاد التصريح بالمندية في دواية القصة عن السدى ، ووهب، ومثل هذا الإنفاذ ابس محطور ا إذنا بِعُما يُوم على ذلك أن بكون نسبة المسجد إلى الكلف الذعرم فيه كفسبة المسجداليوي إلى المرقد المنظر صلى الله تعالى على وفيه وسلم ، ويكون قولهم (التنحذن عليم) على هذا لمشاطة قوزالطائعة (ابنوا عليهم) وإن ثنت قلت : إن ذلك الانتخاذ كان على النَّيف فوق الحيل الذي موفيه ، وفي تحدير مجاهد أنَّا اللَّهُ تركهم في كيفهم و بني على كيفهم مسجدًا وهذا أقرب لظاهر الفظايا لايخق ، وهذا ناهإانا يحتاج البدعل الهول بأناصحاب الكرف ماتوا بمدالاعثار عليهم وأما على الفول بانهم ناموا فا ناموا أولا فلايحناج البهعل ماقبل، وبالحلة لايفيني لمن له أدى رشد أن يذهب إلى خلاف مانطفت به الآخيار الصحيحة والآثار الصريحة ممولا على الاستدلال بهذه الآية فان ظك في الغواية غابة وفيخة النبي نهاية ، وللنمو أيت مربعيج ما يفعله الجهلة في قبور الصالحين من أشرافها ويتالها بالجص والآخر وتعليق الفناديل عليها والصبلاة إليهآ والطواف بها واستلامها والاجتماع عندها في أوقات عصوصة إلى غير ذلك محتجا عده الآية الكريَّة وعاجد في بعض ورايات القصة من جمل الملك لهم في فل حة مينا وجنة[باع في توانيت مزساج ومقيسا البعض على البعض وكل ذلك محادة له تعالى ورسولة 👺 وإيدام دين لميأدن به الله عز وحل م

ويترقبك فيسمرن الحق تتمع ما صنع أصحاب رسول الله يُتَنَائِجُ فيقره عليه السلاة والسلام وهوأفضل قبر على وجه الارس بل أفضل من العرش ، والوقوف على أضالهم في زيارتهم له والسلام عليه عليهالصلاة رُوْجُ لِمِعَانیٰ ئے

تقنين يرالق آزالعظ يرواليت عاليت إن

لحانة المحققين وعمدة المدقلتين مرجع أعل العراق ومغتى بنسسداد العسلامة أبي العنسسال شهاب الدين السيد عجود الالوسى البغدادي المتوفى سنة . ١٩٧٤ مضى الله تراه صبيب الرحمة والعاض عليه سجال الاحسارات والنعمة العسين

-55000 m

الزلفاعين

عنبت باشرءو تصحيحه والتعليق عليه الدرة الثانية بالتن مزوراة المؤلف بخط وإسداء علامة الدراق ﴿ المرحوم السيدعمود شكرى الألوسي البندادي ﴾

> ٳڎٵۯۊٳڸۼۣڶؠۺٵۼۊٵڵؽؽؽڔڗ۪ڐ ٷڶ ٳڡڹۥٳڶڗٳٮ؇ؽۯؽ

> > بتهدت لإشان

يصر وعدب الاتراك رقير

شرْح منْح الجليْلُ عَلَى عَنْ عَلَى اللهِ عَلَيْلُ عَلَى عَنْ عَنْ اللهِ عَلَيْلُ

لِتَج الْحُقِّقَيْن وَالْدُقِّفِيْنَ الْمُلْشُنْجُ مِحمَّدَعليش مُعَ تعليقات مِن مَسْهِل منع الْهَليل للِمؤلف

انجزو الثالث

دارالهکر سبنامه تراشند تراشیسی

وَالْمَدِينَةُ أَفْضَلُ ثُمُّ مُكَّةً .

في أحدها والذم الآخر ازمه على الأصح والمشهور الا أن يكون الثاني مفضولاً . المازري لو نذر الصلاة مدني أو مكي بعسجد ابلياء صلى بموضعه والمكس لازم . وقياس قول مالك و رض و يازم المكي ما نذه بمسجد ولطاع لا المكس . وقال بعض شوخنا الأولى انبانه المغروج من الحلاف . ابن عرفة ما عزاء لبعض شوخه هسو نص اللخمي وذكره ان بشير .

(والمدينة) المتورة بأنوار التي يرفي (أفضل) من مكة المشرفة هذا هو المشهور وهو قول أهل المدينة ، ويدل أنه ما رواء الدارقطني والطبراني من حديث رافع بن خديج المدينة غير من مكة نقله في الجامع الصدير ، وقال ابن وهب وابن حبيب مكة أفضل ، ابن عرفة ومسجده برفي والمسجد الحرام أفضل من مسجد ايلياء ، وفي أفضلية مسجده برفي على المسجد الحرام أو المكس المشهور . ونقل عباض عن ابن حبيب مع ابن وهب قال ووقف الباجي في ذلك ، وعل الخلاف في غير الموضع الذي همه برفي فإنه أفضل من الكمية والسياء والعرش والكرسي واللوح والنظ والبيت المسور ويليه الكمية فهي أفضل من يقية المدينة انفاقاً ، وإلى مسجد المدينة أفضل من بافي مسجد مكه ، وبافي المدينة أفضل من بافي مسجد مكه ، وبافي المدينة أفضل من بافي مكة ، وبافي المدينة الفضل من بافي مكة ، وبافي المدينة المناسل من بافي مكة ، وبافي الارض أفضل لحلق الانسياء عنه الجهور وهم على تفضيل السياء على الارض ، وقبل الارض أفضل لحلق الانسياء منها ودقنهم بها .

(ثم) يلي المدينة في الفضل (مكة) المشرفة ثم يلي مكة في الفضل بيت المقدس فهو أفضل وفر من المساجد المنسوبة له ﷺ كمسجد قباء ومسجد القشع ومسجد العيد ومسجد ذي الحليفة .

(24)

في الصحيحين مها يتملق بالمدينة من صبر على لارائها وشدتها كنت له شهيداً وشفيحاً جم القيامة . وفي مسلم من دواية أبي سعيد لا يصبر أحد على لارائها وجهدها الاكنت له شفيماً أو شهيداً برم القيامة ، وفيه بشرى للصابر بها بالموت على الإسلام وهي مزية عظيمة

100

۱۳۲۰ قال الشيخ أحمد بن محمد الحضراوي في نفحات الرضي والقبول ما نصد: نقل القاضي عياض رحمه الله، وقبله أبو الوليد الباجي وغيرها الإجاع على تفضيل ما ضم الأعضاء الشريفة، حتى على الكعبة ـ كما قال ابن عساكر في تحفة وغيره: بل نقل التاج الدين السبكي عن ابن عقيل الحنبلي: انها أفضل من العرش" ـ "ثين احمد بن محمد الحضراوي وعيالة (المتوفى: ١٣٢٤هـ) فرمات بين: اس بات پر اجماع امت به كه رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كے اعضاءِ مقدسه كه عيالته جو جگه ملى موكى به وه بر شئے سے افضل به يہال تك كه عرش سے بهى افضل به ـ اس اجماع كو قاضى عياض الماكى وَعَيْلَةُ (المتوفى: ١٤٥هـ)، قاضى ابوالوليد الباجى الماكى وَعَيْلَةُ (المتوفى: ١٤٥هـ)، امام ابوالقاسم ابن عساكر الثافعي وَعَيْلَةُ (المتوفى: ١٤٥هـ) اور ديگر علاء نے نقل كيا به اوراس مقدس مكان كى كعبه شريف پر افضل ہونے كى صراحت كى به بلكه امام تاجى الدين سكى وَعِيْلَةُ (المتوفى: ١٤٥هـ) سے نقل كيا ہے كه يہ جگه عرش سے بهى افضل ہے۔ وقتل كيا به وقتل حنبلى وَعِيْلُةُ (المتوفى: ١٤٥هـ) سے نقل كيا به كه يہ جگه عرش سے بهى افضل به عيالة (المتوفى: ٢٥٤هـ) سے نقل كيا به كه يہ جگه عرش سے بهى افضل به عيالة (المتوفى: ٢٥٤هـ) سے نقل كيا به كه يہ جگه عرش سے بهى افضل به عيالة والمين الميالي وَعِيْلُةُ (المتوفى: ١٤٥هـ) سے نقل كيا به كه يہ جگه عرش سے بهى افضل به عيالة المين عيالة المين عيالة المين عيالة المين عيالة المين عيالة كيا به المين عيالة المين عيالة المين عيالة عرش سے بهى افضل به عيالة كالى كيا به كه يہ جگه عرش سے بهى افضل به عيالة كله المين عيالة كله كيالة ك

3	اورالفا کھانی نے صراحت کی ہے کہ سات آسانوں سے بھی افضل ہے"۔(اِزایۃ الدھش والویہ عن المتحیر فی صحۃ حدیث ماءز مزم	7
(الم لما شرب به للمحمد بن إدريس القادري، تخريج: محمد ناصر الدين الألباني: ص٣٣)	
3		
Š		
5		
\		
3		
Š		
>		
7		
5		
Š		
\		
5		
Š		
>		
3		
\ (
>		
3		
\		
>		

L

عليه مالك، هو الذي أعتاره وأدين الله به، وأما ضريحه أي سوضع مماس أعظمه منها فبإجماع منهما أنه أفضل سن كل البقاع حتى الكعبة والعرش والكرسي والجنة والنار والسماوات والأرضين.

وقيل: إن باطن المدينة أفضل من باطن مكة، وظاهر مكة أفضل من ظاهر المدينة، واحتج كل على ما ادعاه بما يطول سرده، فانظره في محاله، والله اعلم، انتهى.

قال الشيخ أحمد بن محمد الحضراوي في ونفحات الرضى والقبول؛ ما نصه: نقل القاضي عياض رحمه الله ، وقبله أبو الوليد الباجي وغيرهما الإجماع على تفضيل ما ضم الأعضاء الشريفة، حتى على الكعة.

كما قاله ابن عساكر في وتحفته وغيره، بل نقل التاج السبكي عن ابن عقيل الحنبل: انها أفضل من العرش.

وصرح التاج الفاكهي بتفضيلها على السماوات.

قال: بل الظاهر المتعين تفضيل جميع الأرض على السماء، لحلوله صلى الله عليه وسلم بها.

وحكاه بعضهم عن الأكثرين، لخلق الأنبياء منها ودفنهم بها. لكن قال النووي: إن الجمهور على تفضيل السماء على الأرض، أي ما عدا ما ضم الأعضاء الشريفة، وأجمعوا بعد ذلك، على تفضيل مكة والمدينة على سائر البلاد واختلفوا فيهما.

فذهب سيدنا عمر بن الخطاب وبعض الصحابة وأكثر المدنيين

اللهم إلى أسألك شهادة في سبيلك، ووفحاة ببلد رسولك(١). قال شارحه الزرقاني: وفي طلبه الموت بها إظهار لمحبته إياها أعلا من مكة، وعمر من القاتلين بفضلها على مكة.

وروى الإسماعيلي من طريق روح بن الفاسم، عن زيد بن أسلم، عن أمه، عن حفصة بنت عمر قالت: سمعت عمر يقول:

اللهم قتلا في سبيلك، ووفاة ببلد نبيك.

قالت: فقلت: وأنى يكون هذا؟ قال: يأتي الله بـه إذا شاء. ورواه ابن سعد عن هشام بن سعد، عن زيد، عن أبيه، عن حفصة فذكر مثله، وقال في آخره: إن الله يأتي بأصره إن شاء.

قال السيوطي من الشافعية في «الخصائص» ما نصه: ويلده أفضل البلاد بالإجماع، فيما عبدا مكنة وعلى أحبد قبولين فيها، وهو المختار. انتهى.

قلت: ومستند هذا الإجماع، ما رواه مالك في «الموطأه عن يحى ابن سعيد قال: كان رسول الدُّمَائِيَّةِ جالساً وقبر يحفر بالمدينة، فاطلع رجل في القبر فقال: بتس مضجع المؤمن. ففسال رسول الله صلَّى الله عليه وسلَّم:

(١) إقال تأصر:] (١) قلت: هلا ضعيف الانقطاعه بين عمر وزيد بن أسلم. ثم إنه ليس صريحاً في تفضيل المدينة على مكة. وقد اضطرب في إسناده على زيد، فمرة رواء هكذا منقطعاً، ومرة قال: عن أمه عن حفصة بنت عمر قالت: صحت عمر.... ومرة قال عن أمه عن حفصة به. كما يأتي قريباً في الرسالة. [ن].

الالتالدهش فالولي

عَنَا لَمَجْزُ لِي صَوَّةَ حَدِيثُ مَاءَ زَمَزُمَ لِمَا شَرَبُ لَهُ *

ئانىڭ مىرىنى لەفرىسى لالادەرى

غنداده غنداده بعشيرالث اوش مخدنامراديزيالاب إلى

المكتسبالاسامي

ازَالِتُالدَّهُ شِرُ فَالْوَلِيْنَ مَا لِمُعَالِّدُ فِي مِنْ مِنْ مِنْ مِنْ الْعِلْمِينَةِ الْعِنْدِينَةِ الْمُؤْلِمِينَةِ الْمُؤْلِمِينَةِ الْمُ

> حَالِث مُدِّرَى لَفَرِلِثَى الْمَااوري

غندنده مخدت مرادة والأنب في

غفشيون بمتبراك ديش

المكتر الاسيامي

لم يحك فيه خلافًا.

وحكى عليه صاحب اقرة العيون؛ الإجماع حيث قال: وهاجر المختار لمما أن وصمل حمسين مع ثلاثمة حتى نسزل

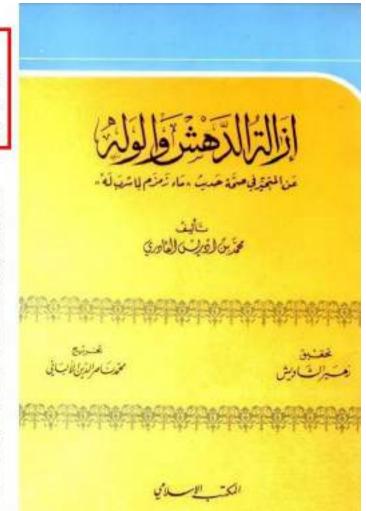
بطيـــة الغـــراء حيث أمـــرا ثم بهــــا أقـــام حتى احتضـــرا درو

فيها فكانت أشرف البقـــاع أما ضريحه فبالإجمــــاع (١)

(١) إقال ناصر:) (١٣) قلت: هذا كله رجم بالغيب ومن النقول على الله بغير على فأين الدليل على ما زعموه من الأفضاية، لا سبما والدليل على أفضاية مكة على المدينة صريح في قول النبي عَلَيْ موجها خطابه لمكة: وواقة إلك لخير أرض الله وأحبر أرض الله وأحبر أرض الله إلى أخرجت منك ما حرجت. صححه ابن حبان ما سبدكره المؤلف قريباً: أن ثواب العمل في أحدهما أكثر من ثواب العمل بين مكة والمدينة مل سيدكره المؤلف قريباً: أن ثواب العمل في أحدهما أكثر من ثواب العمل في الأخرى محلاة في مسجدي هذا أفضل من أله صلاة فيما سواه من المساجد إلا المسجد المرام، منفق عليه، وهو مخرج في «الإرواء» (٩٥٣) والرقم الصحيح في المطوع عو المرام، منفق عليه، وهو مخرج في «الإرواء» (٩٥٣) والرقم الصحيح في المطوع عو المرام، منفق عليه، وهو مخرج في «الإرواء» (٩٥٣) والرقم الصحيح في المطوع عو حمد من الأصحاب، وزاد بعضهم: ووصلاة في المسجد المرام أفضل من مائة ألف حمدة الأحاديث وغيرها، وأخر متصب هالك في التقليد أو في العصبية البلدية! ون إوالذي قاله في ٩٧١ وإدائي التقليد أو في العصبية البلدية! ون إوالذي قاله في ٩٧١ وزاد.)

4٧٩ – (حديث أبي هريرة مرفوعاً: اصلاة في مسجدي هذا خير من ألف صلاة فيما سواة إلا للسجد الحرام، رواه الجماعة إلا أبا داود. وفي رواية: فقإنه أفضل،». - عدد - عدد

> . صحيح. وله طرق كثيرة عن أبي عريرة رضى الله عنه: الأول: عن أبي عبد الله الأغر عنه.=



T9

2/4_ مشہور غیر مقلد عالم متر جم صحاح ستہ علامہ وحید الزمان صدیقی تحییات (المتونی: ۱۳۳۸ھ) کلصے ہیں: ''سلف نے اختلاف کیا ہے کہ دونوں شہر واں میں کون ساافضل ہے، جمہور علاء اس طرف گئے ہیں کہ مکہ افضل ہے اور یہی قول ہے شافعی تحییات ، ابن وہب تحییات مطرف اور ابن صبیب تحییات کا اور یہی مذہب ہے ابو حنیفہ تحییات اور اصحاب ابو حنیفہ تحییات کا اور اس کو اختیار کیا ہے ابن عبد البر تحییات اور ابن رشد تحییات اور ابن عرف فی تحییات اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ایک جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم نے اور اکثر اہل مدینہ اور امام مالک تحییات اور ابن کے اصحاب کا قول ہے ہے کہ مدینہ افضل ہے بعض شوافع نے بھی اس کو اختیار کیا ہے اور جانبین کی طرف دلا کل بہت ہیں یہاں تک کہ ابن ابی حمزہ تحییات نے کہا کہ دونوں شہر برابر ہیں اور سیوطی تحییات نے کہا کہ دونوں شہر برابر ہیں اور سیوطی تحییات نے کہا کہ وجبے یہ اس مسلط میں تو قف کرے کیونکہ دلا کل ایک دو سرے کے معارض ہیں اور نفس ماکل ہوتا ہے مدینہ منورہ کی تفضیل کی طرف۔ پھر کیا ہے جب ساحب عقل اور صاحب علم تائل کرے تو معلوم ہو تا ہے کہ مکہ کوجو فضیلت کی ہے ہاں قدریااس سے بہتر مدینہ کو بھی منی ہے۔ بلکہ سیوطی تحییات نے خصائص میں جزم کیا ہے مدینہ کے افضل ہے اس قدریااس سے بہتر مدینہ کو بھی آخضرت مگانیات کی حاب مقام کے سوا ہے جہاں پر کیا ہے مدینہ کو بھی افضل ہے ، اس طرح جس مقام پر کیا ہے ہوں ہو مدینہ کی فضیلت کا بیان ، صورہ کیا مقام پر کیا ہے ہوہ مدینہ کے افضل ہے ، اس طرح جس مقام پر کیا ہے ہوہ مدینہ سے افضل ہے ۔ (زر قانی)''۔ (موطامام مالک متر جم: کتاب الجامع، مدنیہ کی فضیلت کا بیان ، صورہ کا

مؤدن امام مال مترجم 🖟 800 🎨 تَابُ الْجَاءِ

اللم من جومولی جرا اوری خفات کے دواری من کردوعمواللہ ین مماش کی طاقات کو سکتے تکہ کی داہ شریبان کے باس تینہ مالی (أنهة أن إلى كوكية إن عن عن مجد بالكور عكورة ما تميد) اللم نے کیا کہ ال اثر بت کو معزت اور بن فطاب بہت جاہے قال رفسا خيداف بواقع اي الهابك بواسا بياله كركز وهزت الرعادة グログロシ Light はるとしてはのとしてはなる というというというないとうないからないかられているというというと کے ایک بھی ان کے واٹی طرف بیٹا تھا اس کودے ویا اب عيدال بن مهاخي اون كريطة معرب عمر تصعد شه ان كويان الدكياة كالتهكري عديد عرفا الاعتمال ساكار ووجرم المالغة كالوروان أل جكر المالوروبان الراكا كرام اعترت الإساكيان فاستكراه ووكالكراع بالاساكروس كركدهى الذكاوم يهادراكن كارسيدوال الساكا كعرب معرت الإن كياش الل كر اورم على وكافيل كالم الهاف يوميال بط محارف

٣٠ (عَنُ تَسْلَمُ مُونِوَلِي لِحَشْرُ إِن الْعَظَّابُ ثُلُولِ طنقالله فذعناش والمنخزوس فزاى بفاة فبذا وَهُوَ بِكُرُ يُقِ مُكُلَّةً فَقَالَ لَا أَسُلُمُ إِنَّ هَذَا الشَّرَاتِ يُجِلُّهُ غبرتن الحطاب إصى الله تعالى فله فحفل عَيْدُ اللَّهِ يُنْ عَيُّكُ فَي قُدْمًا مَعَيْدُنَا فَجَاءُ بِهِ إِلَى خُمْوَ يُن الخطاب وحس الله فعالى عنه فوضعة في يده فقرية عَمَوْ إِلَى فِي كُمْ رَفَعَ رَأَمَهُ فَقَالَ حَمَرُ إِنَّ حَلَّهُ الشَّوَاتِ طَيْتُ فَضَرِبَ مِنْهُ لَمْ تَوْلِلْهِ رَجُلا عَنْ يُبِيِّهِ فَلَمَّا الْمُوَّ عَبُدُ اللَّهُ وَادَادُ عُمْرٌ إِنَّ الْعَكَابِ رَحِيَّ اللَّالْعَالَى عَنْهُ طفان أأنت فللجل بمكاكمة غيرتن التمهدفان عَسْدُ لَلَّهِ فَعَلَّتُ مِنْ حَرْمُ اللَّهِ وَآمَنُهُ وَالنِّهِ النَّهُ فَقَالَ المنفرالة فتؤل في نثب الله ولا في خزمه هاية ألم قال غَمَوْ رَضِيَ اللَّهُ لَمَا لَي عَلَهُ آلِتُ الْفَائِلُ لَمَكُهُ حَيْرٌ مِّنَ الممدينية قبال فطلك بهي خزم الله وضلا وطهه بأما طَلَلَ عَمَرُ وَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَنَا أَقُولُ فِي خَوْمِ اللَّهِ وقا في يُتحِفَهُ أَنُو تُصَرَّف

ف! كَيْكُ وَهُرُ بِدَ فَشَا الدَّهُرِ فِي بِواللَّا وَيُرِي عَلَيْهِ اللَّهِ مِنْ مِن جَائِمَ عَلَي

ه من المدين اعطاب سند كارون و المدين والمتحد المناس المتحدد المستقد المدين المتحدد ال

موطالعالیات موطالعالیات المون ۱۹۷۱مز المون ۱۹۷۱مز

۱۵۰۸- "أن موضع قبره الشريف على أفضل بقاع الأرض، وهو أفضل الخلق وأكرمهم على الله تعالى ___ فاذا تقرر أنه أفضل المخلوقين وأن تربته أفضل بقاع الأرض" - "مشهور سعودى عالم اوراستادِ حرم علوى بن عباس المالكي وشاللة كي بيني سير محمد علوى المالكي وشاللة الفاقية على المالكي وشاللة المحمد علوى المالكي وشاللة والمتوفى والمدتعالي كم محمد علوى المالكي وشاللة والمتوفى والمدتعالي كالمربية والتنظيم منام مخلوقات مين سب سے افضل اوراكرم بين - كيونكه آپ مَلَّ الله على تام منى سے افضل بورك و منصح السلف في قسم النصوص بين النظرية والتطبيق: ص ١٢٨)

المسجد، رزقنا الله وإياكم ذلك آمين (١١

رأي الإمام شيخ الإسلام القيروز آبادي:

قال الإمام شيخ الإسلام مجد الدين محمد بن يعقوب الفيروز آبادي: «لا تشد الرحال إلا إلى ثلاثة مساجد» فلا دلالة فيه على النهى عن الزيارة، بل هو حجة في ذلك، ومن جعله دليلاً على خرمة الزيارة، فقد أعظم الجراءة على الله ورسوله، وفيه برهان قاطع على غياوة قاتله، وقصوره عن نيل درجة كيفية الاستنباط والاستدلال، والحديث فيه دليل على استحباب الزيارة من وجهين:

الوجه الأول: أن موضع قبره فيلة أفضل بقاع الأرض، وهو فيلة أفضل الخلق وأخرمهم على الله، لأنه لم يقسم بحياة أحد غيره، وأخذ الميثاق من الأنبياء بالايمان به وينصره على الله تو تعالى: ﴿وَإِنْ أَمَدُ لَقَةً بِيكُنَى اللّهِينَ لَيّا عَلَيْمُكُمْ فِي صِحتُهِ وَيَخْفُو لُكُمْ خَادَصُمْ رَسُولٌ مُعَنَوْقٌ لِنَا مَعْكُمْ الْوَيْسُلُ بِهِ، وَقَنْصُرُكُمْ ﴿ (اللّه سسران: ٨١) الآية، وشرفه بفضله على سائر المرسلين، وكرمه بأن ختم به النبيين، ووقع درجت في عليين، فإذا تقرر أنه أنضل المحلوقين وأن تربته أفضل بقاع الأرض استحب شذ الرحال إليه وإلى تُربته يطريق الأولى.

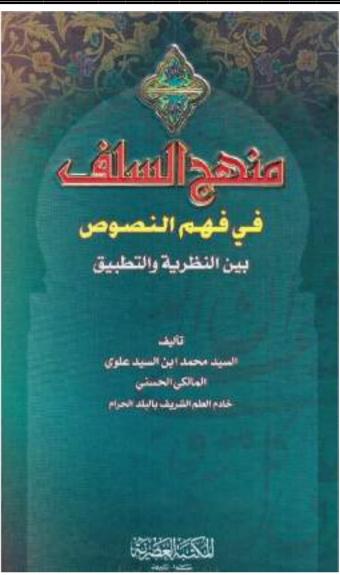
ومن الدليل الأحاديث الكثيرة الصحيحة في فضل زيارة الإخوان في الله، فزيارة لنبي ﷺ أولى وأولى،

ومنها: أن حرمته ﷺ واجبة حيًا ومينًا، ولا شك أن الهجرة إليه كانت في حياته من أهم الأشياء فكذلك بعد موته.

ومنها: الأحاديث الدالة على استحباب زيارة القبور، وهذا في حق الرجال



 ⁽٢) هذا الغهم السند في الجمع والتقريب بين الأقوال ذكره العلامة الشيخ عطية سعمد سائم المدني في تكملة أضواء البيان فكان موفق وسيأتي بياته.



اجماع کی جیت کے بارے میں امام بخار یحمتللہ علیہ صحیح بخاری میں پوراباب نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "بَابُ مَا ذَكَرَ النّہِيُّ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَضَّ عَلَى اتِّفَاقِ أَهْلِ العِلْمِ، وَمَا أَجْمَعَ عَلَيْهِ الحَرَمَانِ مَكَّةُ، وَالمَدِينَةُ، وَمَا كَانَ بِهَا مِنْ مَشَاهِدِ النّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَانِ وَمُصَلَّى النّهِي صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَانِ وَالْقَبْرِ "-"باب: نبی کریم النّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَهَا جِرِينَ، وَالأَنْصَارِ، وَمُصَلَّى النّهِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمِنْ وَالْقَبْرِ "-"باب: نبی کریم صلی الله علیه وسلم نے عالموں کے اتفاق کرنے کا جو ذکر فرمایا ہے اس کی ترغیب دی ہے اور مکہ اور مدینہ کے عالموں کے اجماع کا بیان، اور مدینہ میں جو آنحضرت مَثَانَّةً مِنْ اللهُ الله علیه وسلم نے عالموں کے اتفاق کرنے کا جو ذکر فرمایا ہے اس کی ترغیب دی ہے اور مکہ اور مدینہ کے عالموں کے اتفاق کرنے کا جو ذکر فرمایا ہے اس کی ترغیب دی ہے اور مکہ اور مدینہ کے عالموں کے اتفاق کرنے کا جو ذکر فرمایا ہے اس کی ترغیب دی ہے اور محیت مَثَلِی الله عالم کے نمازگاہ اور منبر اور قبر کا بیان " ور محیح ابخاری: کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة، جو میں ۲۷۹)

١٥- بنابُ إِثْم مَنْ دَهَا إِلَىٰ ضَلَالَةٍ أَوْ سَنْ سُنَةً سَيْئَةً لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَىٰ : ﴿ وَمِنْ أَوْزَارِ ٱللَّذِيكَ بُضِلُونَهُم ﴾ (() الآية ())

 الاعتمام عرشنا الخديدي، خلف شفيان، خلف الأغمش، عن عبد الله بن خرة، خل مشروق، عل عبد الله، قال: قال اللهي قلة: «البنس من نفس تقتل ظلمة إلا كان على ابن آدم الأول بفق (٢٠ مينها - ورئيدا قال شفيان : من دمها، الأنه أول من (١٠ من الفقل أولاء).

١٦- بناب مَا ذَكْرَ النَّبِيُ ﷺ وَحَضَّ عَلَى اتْفَاقِ أَهْلِ الْعِلْمِ ، وَمَا أَجْمَعَ ** عَلَيْهِ الْحَرْمَانِ مَكُةُ وَالْمَدِينَةُ ، وَمَا كَانَ بِهَا** مِنْ مَشَاهِدِ النَّبِيُ ﷺ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ ، وَمُصَلَّى النَّبِيُ ﷺ وَالْمِنْتِرِ وَالْقَبْرِ

و١٣١٧] حارثنا إشتاعيل حَلَثْنِي مَالِكُ عَنْ لَمَحَلَدِ بْنِ الْمُتَكَانِيرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ
 عَتِدِ اللهِ السُلمِيُ^(١١) أَنْ أَغْرَابِيًا بَانِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى الْإِسْلَامِ، قَأْصَابَ

(١) [النحل: ٢٥]. بعده لأبي قر وعليه صح: ﴿ فَإِنْكُمْ عِلْمَ ﴾ [.

(٢) ليس عند أي ذر ، و عليه صح .

(٢) كفل: حظ ونصيب . (انظر: النهاية في خريب الحديث ، مادة : كفل) .

 (٤) قوله : الأول من عليه صح ، وليس هند أي فر . ووقعت العبارة على خشبة البقاعي : الأنه من الفتل أولاً ونسبه لنسخة وعليه صح .

* (٧٣١٦) [النحقة: خم ت س ق ١٩٥٨]

(٥) لأي قرعن الكشميهني: الخِنْمُغَاء

(1) لأن فر عن الحموي، والمبتمل: ابهمًا.

(٧)عليه صع . «الشلين) كنا ضبط بقنع الهملة واللام القسطلاق وابن حجر وصاحب التلعيب»
 ورقع في بعض القروع التي بهدئاتها لليونينية ضبط اللام بالفتح والكسر . اهد مصححه .



حافظ ابن حجر عسقلانی عنیا الله و المهرائی میں عالموں کے اجماع کے باب میں لکھتے ہیں: "وَقَالَ مَالِكٌ إِجْمَاعُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ حُجَّةٌ قَالَ وَعِبَارَةُ الْبُخَارِيِّ مُشْعِرَةٌ بِأَنَّ اتِقَاقَ أَهْلِ الْحَرَمَيْنِ كِلَيْهِمَا إِجْمَاعٌ قُلْتُ لَعَلَّهُ أَرَادَ التَّوْجِيحَ بِهِ لَا دَعْوَى الْإِجْمَاعِ "-"امام مالک نے اہل مدینہ کا اجماع بھی جمت قرار دیا ہے۔ امام بخاری کے کلام سے یہ نکلتاہے کہ اہل مکہ اور اہل مدینہ دونوں کا اجماع بھی جمت ہے، امام بخاری گایہ مطلب نہیں ہے کہ اہل مدینہ اور اہل مکہ کا اجماع جمت ہے بلکہ ان کا مطلب یہ ہے کہ اختلاف کے وقت اس جانب کو ترجیح ہوگی جس پر اہل مکہ اور مدینہ اتفاق کریں "۔ (فتح الباری شرح صحیح ابخاری: کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة، قَوْلُهُ بَابُ مَا وَلَمْ اللّهُ عَلَيْهُ وَمُلَّمُ وَحُقَّ ، ج۱۱، ص۲۰۷)

أنَّ اللهِيُّ عَلَيْهِ عَالَى : ولأَعلِ البِن بَلغٌ ، وذُرِّكُمَّ البيرانُ قال: لم يكن مِراقٌ يومنذ ،

ه ۱۹۳۶ - حَرَثُ مِنْ الرحنِ بَن البارائِ مدانا الفضيل عدانا موسى بن مُعَبَّةٌ حَدَّتَنَى سَالَمُ بن عبد الله و عن أبيه من هني وَلِيُّ أنه أَرِي وعو في سراسهِ بذي الطَّيْنَةِ عَبِلَ له المِئْتَ بَيْطَحَاهُ مِهْرَكَةٌ ﴾

قوله (باب ماذكر التي ﷺ وحش) بمهمة وشاد معجمة اللبلة ، أي حرض بالمهمة وتشديد الراء ، وقوله ، على اتفاق أهل الحر ، قال الكرمال في بعض الررايات ، رما حض عليه من اتفاق ، وهو من ياب تثارع العاملين وهما ذكر وحن . قمله (وما اجتمع عليه الحرّ مان هكه والمدينة ، وما كان يهما من مشاهد التي ﷺ والمهاجرين والانصار) في رواية الكشميني , وما أجمع ، بمدّة قطع بغير ناء ، وطفته , وما كان يها ، بالإقراد والأول أولى ، واتفاق عتهدى الحرمين دون غيرهم ليس بإهام عند الحهور ، وقال مالك : إجام أهل المدينة حجة ، قال وعبارة البخاري مشعرة بأن اتفاق أهل الحرمين كايهما إجام . قلت: اماه أراد الترجيح به لا دعوى الإعام . وإذا قال بحجبة إعماع أمل المدينة وحدما عالك ومن تبعه فهم فائترن به افا ترافقهم أمل مكه بطريق الانولى. وقد نقل ابن الذين عن حجون اعتبار إجماع أهل مكي مع أهل المدينة ، قال حق ثو الفقوا كلهم وعالفهم أبن عباس في شيء فم يعد إجماعاً ، وعو مبنى على أن تدرة الحالف تؤثر في ثبوت الاجماع . قولة ﴿ ومصلى النَّى ﷺ والمنتبر والقبر ﴾ هذه لئالانة بمرورة عنامًا على قوله مشاهد ، ام ذكر فيه أربهة ومشرين حديثًا . الحديث الأول: حديث جابر : قوله (استاعيل) هو ابن أبد أديس . قوله (السلس) بنتج المهمنة واللام - قوله (أن أعرابيا) تخدم الفول في اعه رقى أنه تنيء استقال منه . وضيط يتصع في أواخر الحج في فطل المدينة ، وكذا قوله ، كالكبر ، مع سائر شرحه واله الحد. قال ابن بطال : عن الهاب فيه النصيل المدينة على غيرها بما خصها الله به من أنها تنفي الحبث ، ورتب على ذلك الفول بحجية إجماع أمل الدينة . وتستب بقول ابن عبد ابر أن الحديث فالـ على فعشل المدينة ، ولكن ليس الوصف المذكور عاما لها في جميع الازمنة ، بل هو خاص رمن الني ﷺ لأنه لم يكن يخرج منها رغية عن الإقامة معه إلا من لا خير فيه ، وقال عباض نحوه ، وأبده بجديث أن هريرة الذي أخرجه مسلم و لا تقوم الساعة حتى تنبق المدينة شرارها ، كما ينبق الكير خيث المعدة , قال : والثار النا تخرج الحبَّث والردنيم ، وقد خرج هن المدينة بعد النبي ﷺ عماعة من خيار الصحابة ، وقطنوا غيرها ومانوا خارجا عنها ، كابن مسعود وأبي موسى وعل أو أبي قد وعمار وحذيفة وعبادة بن الصامت وأن صيدة ومعاذ وأب الندداء وغيرم، فعنل على أن ذلك خاص رِدمته ﷺ بالفيد المذكور ، ثم يقع تمام إخراج الردى. منها في زمن محاصرة الدجال ، كما تقدم بيان ذلك واضما في آخر ه كتاب الذي ، وفيه : فلا يهلي صافق ولا منافقة الاخوج اليه ، فذلك يوم الحلاص، الحديث الثاني حديث ابن سباس گلت أقرى. عبد الرحن بن عوف الحديث في خطية عمر الذي تقدم بطوله مشروحا في باب رجم الخبل من والحدود، وذكر هشاعة طرقاً ، والغرض منه هنا ماينماتن بوصف المدينة بدار الهجرة ودار السنة ومأوى المهاجرين والانصار وقوله فيه , فمنا كان آخر صبة صبها همر فقال درد الرحن . جواب لما محقوف ، وقد تقدم بيانه وهو ، فلما وجم عيد الرحن من عند عمر لقين فقال ، وقوله فيه ، فأنَّ أين عباس، هو موصول بالسند



يتنع وبحنع الزماران تنبالة يتخار النطفال المفارى



الجزؤ الثالث عشرَ

ربر ۱۲ وابواه واندنه واستعمد المراد ، وبد مؤ ارضا د کار خبت کُمُوَّا الْمُؤْكِدُ الْمُؤْكِدُ الْمُؤْكِدُ الْمُؤْكِدُ الْمُؤْكِدُ الْمُؤْكِدُ الْمُؤْكِدُ الْمُؤْكِدُ الْم

المكتبة التلفية

انجنیئر علی مر زاصاحب اوران کے حواریوں سے گزارش ہے کہ مندرجہ بالاحوالاجات کوغورسے پڑھ کراس اجماع کی مخالفت کرنے کی ہمیت کریں، کیونکہ اس اجماع میں امت مسلمہ کے ہر طبقے کے ائمہ دین موجو دہیں، خاص طور پر مالکی، شافعی اور حنبلی ائمہ کرنے کی ہمیت کریں، کیونکہ اس اجماع میں غیر مقلد عالم امام شوکائی اور سعودی عرب کے موجو دہ دور کے نامور مفتیان کرام بھی موجو دہ ہیں۔ کہیں ایسانہ ہو کہ یہ اجماع بھی آپ کو حفی دیو بندی اجماع اور حفی بریلوی اجماع کی طرح بے بنیاد گے جن پر آپ نے تصرہ کرتے ہوئے کافی حموث بولے ہیں۔

آئ انجنیئر صاحب اوران جیسے تمام غیر مقلدین حضرات قرآن کے بعد بخاری کو صحیح ترین کتاب کادرجہ دیتے ہیں، آخیر کیوں؟

آپ نے یہ درجہ صحیح مسلم، ترفدی، ابوداؤد، ابن ماجہ یا نسائی شریف کو کیوں نہیں دیا؟ اسی لئے ناکہ پوری امت مسلمہ نے مل کر بخاری کو یہ درجہ دیاہے، اور حافظ ابن صلاحؓ نے اس پر پوری امت کا اجماع نقل کیاہے، جس کو تمام مکاتب فکرسے تعلق رکھنے والے علاء نے قبول کیاہے۔ جب حافظ ابن صلاحؓ بخاری کے اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہونے پر اجماع کا دعویٰ کریں تو آپ نے نوراً قبول کر لیااور اب بغیر اسناد کی شخص کیئے صرف بخاری کانام لے کر احادیث بیان کیئے جاتے ہواور عوام بھی بخاری کانام سنتے ہی آخر کیوں؟ جس طرح آپ کو بخاری پر ہونے والا اجماع قبول ہے جسے صرف حافظ ابن صلاحؓ نے بیان کیاتواب اس اجماع کو بھی قبول کریں جس کو ہر دور میں ہر طبقہ کے ائمہ کر ام نے بیان کیاتواب اس اجماع کو بھی قبول کریں جس کو ہر دور میں ہر طبقہ کے ائمہ کر ام نے بیان کیاتواب اس اجماع کو بھی قبول کریں جس کو ہر دور میں ہر طبقہ کے ائمہ کر ام نے بیان کیاتواب اس اجماع کو بھی قبول کریں جس کو ہر دور میں ہر طبقہ کے ائمہ کر ام نے بیان کیاتواب اس اجماع کو بھی قبول کریں جس کو ہر دور میں ہر طبقہ کے ائمہ کر ام نے بیان کیاتواب اس اجماع کو بھی قبول کریں جس کو ہر دور میں ہر طبقہ کے ائمہ کر ام نے بیان کیاتواب اس اجماع کو بھی قبول کریں جس کو ہر دور میں ہر طبقہ کے ائمہ کر ام نے بیان کیاتواب اس اجماع کو بھی قبول کریں جس کو ہوں کیاتوں کو بھی تو کو کا کو بھی قبول کریں جس کو ہوں کو بھی کیاتوں کیا

اس کے بعد بھی آپ نزدیک ہے اجماع معتبر نہیں تو پھر اب ہے کہنے کی جرئت کریں کہ چونکہ تمام محدثین ومفسرین کا بھی یہی عقیدہ تعااس لیے ہے سب بھی گمر اہ تھے۔ جب علماء دیو بندگی بات ہوتی ہے تو آپ فوراً فتوے صادر کر ناشر وع کر دیتے ہیں اور جب محدثین ومفسرین کی بات آتی ہے تو آواز حلق میں انگ جاتی ہے۔ ان سب محدثین کے بارے میں تو آپ منہ میں گھنگھنیاں ڈالے بیٹے ہواور علماء دیو بند کے خلاف اسی عقیدہ پر گمر اہ اور بدعتی ہونے کے فتوے صادر کرتے ہو۔ اس کی وجہ ہے کہ انجنیئر علی مرزا اوران جیسے لوگ ہے اپنی کی تو ان کی پُوران پھی اوران جیسے لوگ ہے اپنی کی تو ان کی پُوران پھی کی دکا نیس بند ہو جائیں گی لیکن انہیں اس بات کا بھی ڈر ہے کہ اگر علماء دیو بند کے جلیل القدر علماء و محققین کے خلاف انہوں نے عام اور لاعلم مسلمانوں کو نہ بہکایا اوران سے بدگمان نہ کیا، تو بھی ان کی پُورن پھی کی دکا نیس نہیں چلنے والی۔ لہذا انجینئر صاحب نے ایک اور لاعلم مسلمانوں کو نہ بہکایا اوران سے بدگمان نہ کیا، تو بھی ان کی پُورن پھی کی دکا نیس نہیں چلنے والی۔ لہذا انجینئر صاحب نے ایک ایسے مسئلے کو بنیاد بنانے کی کوشش کی جو کہ عقلاً نہایت حساس اور پیچیدہ ہونے کے ساتھ ساتھ لاعلم مسلمانوں کے لئے بظاہر ایمان کی و کفر کاعقیدہ معلوم ہو تاہے۔

ہم انجینئر صاحب اور ان کے حواریوں سے گزارش کرتے ہیں کہ پہلے ان محد ثین ومفسرین پر فتویٰ لگائیں جنہوں نے سب سے پہلے یہ مسئلہ اپنی کتابوں میں لکھا پھر ان پر جنہوں نے اس کی تائید وتوثیق فرمائی اور ساتھ میں اجماع بھی نقل کیا۔ اس کے بعد مفتی طارق مسعود صاحب دامت بر کا تہم اور علماءِ دیو بند کے خلاف زبان کھولنے کی جرئت کریئے گا۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کتناحق بیان کرنے والے ہویا پھر اپنی چُورن بھی کی دکان چیکانے والے ہو۔

چلیں اب انجنیئر صاحب یہ بھی بتادیں کہ یہ عقیدہ رکھنا کفرہے؟ یافسق؟ یاصرف ناجائزہے؟ جو بھی فتویٰ دیں ساتھ میں قرآن وحدیث سے اس کی دلیل بھی پیش کر دیں۔ اور یہ یاد رکھیں کہ مولانا خلیل احمد سہار نپوریؓ نے اپنی کتاب میں جو لکھا ہے وہی عقیدہ محد ثین ومفسرین نے بھی اپنی کتابوں میں لکھا ہے ، اس لیے جو فتویٰ آپ علاء دیو بند پرلگائیں گے وہی فتویٰ علامہ ابن عبدالبرؓ، قاضی عیاضؓ، ابن عقیل ؓ، ابن القیمؓ، امام ابن عساکرؓ، ابن حجر ہیٹی ؓ، امام سبی ؓ، شارح مسلم علامہ نووی ؓ، جلال الدین سیوطی ؓ، امام شوکائی ؓ، اوران جیسے دیگر جلیل القدرائمہ دین پر بھی لگے گا۔

اشكال نمبرا: ممكن ہے انجنيئر صاحب لاجواب ہو كريہ پوچھ بيٹھيں كه،اس مسكے كي شرعي دليل كياہے؟

پھر ہم انہیں بتائیں گے کہ دین اسلام میں دلیل شرعی کی چارا قسام ہیں، قر آن، حدیث، اجماع اور قیاس۔ شاید آپ کویہ بھی معلوم نہ ہو

جیسا کہ ہم سب اس بات پر متفق ہیں کہ اجماع خودا یک مستقل دلیل شرعی ہے اوراجماع کا دعویٰ ہر طبقہ کے تقریباً تمام ائمہ دین نے کیا ہے اور تمام مکاتب فکر (یعنی حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی) علماء نے اسے قبول بھی کیا ہے اور کسی نے بھی اس پر اعتراض یا اختلاف نہیں کیا بلکہ سب نے ان کی تائید کرتے ہوئے اسے اپنی اپنی کتابوں میں بیان کیا اور اس کے صحیح ہونے کا قرار کیا ہے۔ الہٰدا تمام ائمہ کرام کا اس مسئلے پر متفق ہونا اجماع کی دلیل ہے اور اجماع ایک مستقل دلیل شرعی ہے۔

اگر اکیلے ابن صلاح کا بخاری کے بارے میں اجماع کا دعویٰ قبول ہو سکتا ہے تو ان تمام نے کیا قصور کیا ہے؟ لہٰذااس مسکلے پر اجماع ثابت ہے۔ اور قیاس یعنی عقل بھی اس پر دلالت کرتی ہے کیوں کہ زمین کاوہ حصہ رسوال الله صَّالِیْنِیْم کے جسدِ اطہر سے مس ہے جبکہ عرش، کعبہ اور کرسی الله تعالی سے مس نہیں۔

اشکال نمبر ۲: اب انجنیئر صاحب اوران کے حوار بوں کے کمزور ذہن میں یہ اشکال بھی آسکتا ہے کہ کفن بھی تو دیا گیا تھالہذا کفن مٹی سے مس ہے، آپ صَلَّاقِیْنِم کا جسدِ اطہر نہیں۔

اس کاجواب ہے ہے کہ لباس کو عموماً وعقلاً انسان کے تابع ماناجا تاہے۔ اگر میں ہے کہوں کہ میر ہے جسم پر ہوالگ رہی ہے تو آپ میں سے کتنے عاقل یہ فرض کریں گے کہ میں برہنہ کھڑا ہوں؟ لباس سمیت ہی ہوالگناما نیں گے نا؟ تولباس تابع ہو تاہے۔ اس لیے کفن سے مس مٹی ہو جسم سے مس مٹی ہی کہاجا تاہے۔ اسی طرح کسی کو قتل کر دیاجائے اور وہ مٹی میں گراہو تو یہی کہاجا تاہے کہ "مٹی میں پڑاہے"۔ میں پڑاہے اور لباس میں پڑاہے اور لباس مٹی میں ہے"۔

اشکال نمبر ۳: انجنیئر صاحب بیه اعتراض بھی کرتے ہیں کہ: ''ایک جانب کعبہ ، عرش و کرسی کی فضیلت پرڈھیروں آیات واحادیث ہیں اور دوسر کی جانب فقط بیہ کہ فلال نے بیہ کہااور فلال نے بیہ کہا''۔

انجنیئر صاحب قرآن کی جن آیات سے ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ عرش، کعبہ اور کرسی کی "افضلیت" ان آیات میں صراحتاً مذکورہے۔ اس کے جواب میں ہم کہتے ہیں کہ ان آیات میں جن الفاظ سے آپ نے فضیلت کا استدلال کیا ہے وہ بھی قیاسی ہے۔ میں ایک ایک لفظ پر آیات پیش کر تاہوں، تو پھر کیا یہ چیزیں بھی فضیلت والی ہیں؟

جہاں قرآن مجید میں عرش کے ساتھ لفظ"عظیم" آیاہے وہیں دو سرے مقامات پر بھی لفظ"عظیم" آیاہے تو کیایہ تمام جیزیں بھی افضل ہو گئیں؟

ا- "خَتَمَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَعَلَى سَمْعِهِمْ وَعَلَى أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ"-[سورة البقرة: 2] ٢- "وَإِذْ نَجَّيْنَاكُمْ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُونَ أَبْنَاءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَكُمْ وَفِي ذَلِكُمْ بَلَاءٌ مِنْ رَبِّكُمْ عَظِيمٌ"-[سورة البقرة: ٣٩]

٣- "وَاللَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْكُمْ وَيُرِيدُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الشَّهَوَاتِ أَنْ تَمِيلُوا مَيْلًا عَظِيمًا "-[سورة النساء: ٢٥] ٣- "إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدِ افْتَرَى إِثْمًا عَظِيمًا "-[سورة النساء: ٣٨]

٥- "وَبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلَى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيمًا " [سورة النساء:١٥٦]

٧-"قَالَ أَلْقُوا فَلَمَّا أَلْقَوْا سَحَرُوا أَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوهُمْ وَجَاءُوا بِسِحْرٍ عَظِيم "-[سورة الاعراف:١١٦]

ك-"أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّهُ مَنْ يُحَادِدِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَأَنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا ذَلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيمُ"-[سورة التوبة: ٣٣] ٨-"أَفَأَصْفَاكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِينَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِنَامًا إِنَّكُمْ لَتَقُولُونَ قَوْلًا عَظِيمًا"-[سورة الإسراء: ٣٠] كانخَنْ مُ والله عَلَيْهِ الله عَمِلال مِن المُمالال مِن الدي عاده من الله عليه المناه عن الدي عاده من الله عند الله ع

کیا انجنیئر صاحب کے نز دیک عذاب، بلاء، میلان، گناہ، بہتان، جادو، رسوائی، اللہ کے لیے بیٹیوں کا قول اور ان کے علاوہ بے شار آیات میں موجو دچیزیں بھی فضیلت والی ہیں؟ان کے لیے بھی توعظیم کالفظ استعال ہواہے۔

ا-"فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِنَّ وَأَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُثَّكًا وَآتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ سِكِّينًا وَقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ فَلَمَّا وَآتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ سِكِّينًا وَقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَ فَلَمَّا وَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ وَقَطَّعْنَ أَيْدِيهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا هَذَا بَشَرًا إِنْ هَذَا إِلَّا مَلَكُ كَرِيمٌ "-[سورة يوسف: ٣]

٢-''وَقَضَى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفِّ وَلَا تَنْهَرُهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا''۔[سورۃالاِسراء:٢٣]

٣-"أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الْأَرْضِ كُمْ أَنْبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ"-[سورة الشعراء: ٤]

٣-"قَالَتْ يَاأَيُّهَا الْمَلَأُ إِنِي أُلْقِيَ إِلَيَّ كِتَابٌ كَرِيمٌ وَزُرُوعِ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ"-[سورة الدرخان: ٤]

اسی طرح زمین سے اگنے والے توری ٹنڈے، حضرت سلیمانؑ کا خط اور فرعُونیوں کی رہائش گاہیں بھی عرش کی طرح فضیلت والی ہیں؟

ا- "الشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمَاتُ قِصَاصٌ "-[سورة البقرة: ١٩٣]

٢- "حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ "-[سورة النساء: ٢٣]

٣- 'يَاأَيُّنَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ أُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ '-[سورة المائدة: ١]

٣- "وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِي ظُفُرٍ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَم حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُومَهُمَا "[سورة الانعام:١٣٦]

٥- "فَإِذَا انْسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ"-[سورة التوبة: ٥]

٧-"إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ"-[سورة التوت:٣١]

ك-"أُولَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا آمِنًا وَيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ"-[سورة العنكبوت: ٢٤]

یہ قصاص، رجب کامہینہ، حرمت والے مہینے، مائیں بہنیں، حتیٰ کہ ہم خود حالت احرام میں۔سب کے لیے حرم کے مادے کا اطلاق ہواہے۔ توکیا یہ سب بھی کعبہ، عرش وکرسی کے برابر ہیں؟ انجنیئر صاحب پہلے جاکر کسی حنفی مدرسے علم دین حاصل سیجئے یا پھر پلمبری میں اپنی صلاحیتوں کو صرف سیجئے، یہ دین اتناسستانہیں کہ ہر انجینئر پلمبر اٹھ کر اپنے مطلب کا دین پیش کرے اور ہم خاموشی سے تماشہ دیکھتے رہیں۔ علماءِ دیو بندسے بغض آپ کو کہاں لے جا رہائے؟ انی تؤفکون؟

ہمارے نزدیک یقیناً عرش فضیلت والا ہے، کرسی اور کعبہ بھی فضیلت والے ہیں لیکن اگر آپ ان الفاظ سے ان کی افضلیت ثابت کرنے پر بصند ہیں تو پھر انہی الفاظ کا اطلاق دوسری چیزوں پر بھی ہوا ہے۔ پھر ان کی فضیلت اور افضلیت بھی قبول کریں۔ قبر رسول الله صَلَّى لَیْنَا اللہ عَلَیْنَا فِی کی بات تو بعد کی ہے، آپ کے استدلال سے تو پہلے یہ عام چیزیں ہی فضیلت پاجاتی ہیں۔

ساتھ ہی آپ عقل سے ثابت کررہے ہیں،اسی کو قیاس کہتے ہیں۔اس کے مقابلے میں میں آپ کو اجماع د کھار ہاہوں۔اور اجماع قیاس سے اوّل ہو تاہے،شاید آپ کو یہ بھی معلوم نہیں۔

اشکال نمبر ۷: انجنیئر صاحب یہاں بیراعتراض بھی کرسکتے ہیں کہ کیا بیر اجماع ہے یافقط دعویٰ اجماع ہے؟

ہم یہ پہلے ہی ثابت کر چکے ہیں کہ یہ صرف حنی دیوبندی یا حنی بریلوی اجماع نہیں ہے جسے انجنیئر صاحب بآسانی نظر انداز کرلیں گے کیونکہ اس اجماع کے دعویدار صرف حنی، مالکی، شافعی، حنبلی ائمہ دین ہی نہیں بلکہ غیر مقلدعالم امام شوکائی اوروحیدالزمان صدیقی صاحب بھی ان میں شامل ہیں اورامت مسلمہ کی ۱۰۰۰ سالہ تاریخ میں سوائے ابن تیمیہ کے کسی اور سے اس اجماع کی خالفت ثابت نہیں۔ اجماع کے اس دعوے کو علماءِ امت نے قبول بھی کیا ہے اور اجماع قرار دیا ہے۔ انہوں نے اسے یہ نہیں کہا کہ یہ زور بیان میں اجماع قرار دیا گیا ہے، نہ ہی انہوں نے اس کا انکار کیا ہے۔

پھر سوال وہیں آ جاتا ہے کہ جب ابن صلاح بخاری کے "اصح الکتب بعد کتاب اللہ" ہونے پر اجماع کا دعویٰ کرتے ہیں جب کہ ان سے پہلے کسی ایک شخص سے بھی یہ اجماع بلکہ دعوائے اجماع بھی ثابت نہیں ہو تا تو اہل حدیث ودیگر حضرات کو یہ ابن صلاحؓ کا دعویٰ قبول کیوں ہو تاہے؟ وہاں وہ یہ مین میخیں کیوں نہیں نکالتے؟

آخر وہاں اس دعویٰ کو قبول کیوں کر لیاجا تاہے۔ حالا نکہ اس اجماع کے دعویٰ سے پہلے ایسے علماء نظر آتے ہیں جو مسلم کو بخاری پر ترجیح دیتے ہیں۔ یہاں ایسا کوئی عالم نظر نہیں آتا جو اس کے خلاف کہے اور ایک بڑا عالم اس پر اجماع کا دعویٰ کرتا ہے۔ اس کے بعد ہر طبقہ کے تمام علماء اس کو قبول کرتے چلے جاتے ہیں پھر بھی بیر انجنیئر صاحب کو قبول نہیں۔

شيخ الاسلام علامه ابن تيميه (المتوفى:٢٨ ٧ه) كامو قف:

شَخُ الاسلام ابن تيميه كَلَّكَ بِين: ' أَمَّا نَفْسُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا خَلَقَ اللَّهُ خَلْقًا أَكْرَمَ عَلَيْهِ مِنْهُ ـ وَأَمَّا نَفْسُ النُّرَابِ فَلْ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنْهُ وَلَا يُعْرَفُ أَحَدٌ مِنْ الْعُلَمَاءِ فَضَّلَ ثُرَابَ الْقَبْرِ عَلَى فَلَيْسَ هُوَ أَفْضَلَ مِنْهُ وَلَا يُعْرَفُ أَحَدٌ مِنْ الْعُلَمَاءِ فَضَّلَ ثُرَابَ الْقَبْرِ عَلَى الْكَعْبَةِ إِلَّا الْقَاضِي عِيَاضٌ وَلَمْ يَسْبِقُهُ أَحَدٌ إِلَيْهِ وَلَا وَافَقَهُ أَحَدٌ عَلَيْهِ ـ وَاللَّهُ أَعْلَمُ ' ـ "مُحمَّ مَلَّا فَيْمُ كَا وَات مباركه تمام مُعلوقات اللَّهُ أَعْلَمُ ' ـ "مُحمَّ مَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَى وَات مباركه تمام مُعلوقات

میں معززواکرم ہے۔ لیکن آپ منگافیاؤ کے جسداطہرسے مس مٹی کعبہ اور مسجد الحرام سے افضل نہیں ہے بلکہ کعبہ افضل ہے۔ علماء میں کوئی بھی ایسا نہیں جس نے قبر کی مٹی کو کعبہ سے افضل قرار دیاہو سوائے قاضی عیاض کے ، آپ سے پہلے کسی نے بھی اس بات کو بیان نہیں کیا اور ناہی کسی نے اس معاملے میں قاضی عیاض کی موافقت کی ہے "۔ (مجموع الفتاوی: ج۲، ۳۸) مسکل شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ گامقام ومرتبہ اور دینی خدمات کے ہم سب معترف ہیں ، خاص طور پر آپ نے شیعوں اور تا تاریوں کے خلاف دین کی بہت خدمت کی ہے۔ لیکن ہم سب اس بات سے بھی اچھی طرح باخبر ہیں کہ ابن تیمیہ آنے بہت سے اجماعی مسائل میں پوری امت مسلمہ سے اختلاف کیا ہے جس میں تین طلاقوں کامسئلہ قابل ذکر ہے۔

الجواب: ہم یہ نہیں گہیں گے کہ ابن تیمیہ گامؤقف • • افیصد غلط ہے، کیونکہ انہوں نے اپنے علم کے مطابق بات کی ہے۔ ابن تیمیہ گامؤقف • • افیصد غلط ہے، کیونکہ انہوں نے اپنے علم کے مطابق بات کی ہوافقت نہیں کی، ٹھیک نہیں کا دراس معالمے میں کسی نے ان کی موافقت نہیں کی، ٹھیک نہیں ہے کیونکہ قاضی عیاض سے پہلے ابن عبدالبر المالکی اورامام ابن عقیل حنبلی نے بھی بالکل یہی بات بیان کی ہے جن کے حوالے ہم اوپر پیش کر چکے ہیں۔ اور قاضی عیاض بھی کوئی عام سی شخصیت نہیں ہیں کہ کسی ایک شخص نے کہا ہواور انہوں نے اسے "لا خلاف" کے الفاظ سے بطور اجماع نقل کر دیا ہواور علماء امت نے بھی اسے اجماع مان لیاہو۔ ہاں اگر اس مسللے کے خلاف علماء کے اقوال موجود ہوتے تو ہم یہ کہہ سکتے تھے کہ قاضی عیاض کو اجماع کے دعویٰ میں غلطی ہوئی ہے لیکن ہمیں ایسا کہیں کہ نظر نہیں آتابلکہ علماء نے ہر دور میں اس مسللے اور دعویٰ اجماع کو من عن تسلیم کیا ہے۔ لہذا یہاں یہ تسلیم کیئے بغیر چارہ ہی نہیں کہ ابن تیمیہ سے اس مسللے کو بیان کرنے میں غلطی ہوئی ہے۔

"وَقَدْ ثَبَتَ فِي الصَّحِيحِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: {أَحَبُّ الْبِقَاعِ إِلَى اللَّهِ الْمَسَاجِدِ عَنْ النَّبِي اللَّهِ الْمَسَاجِدِ مَلَا اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْفَسْلِ مِنْ الْمَسَاجِدِ ـ هَذَا هُوَ الثَّابِثُ بِنَصِّ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاتِقَاقِ عُلَمَاءِ أُمْتِهِ ـ وَمَا ذَكْرَهُ بَعْضُهُمْ مِنْ أَنَّ قُبُورَ الْأَنْبِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ أَفْضَلُ مِنْ الْمُسَاجِدِ حَتَّى فِي الْمُسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ النَّبَويِّ ـ فَقَوْلُ يَعُلَمُ بُطْلَانُهُ بِالإَصْطِرَارِ مِنْ وَيَنْدَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُعْلَمُ إِجْمَاعُ عُلَمَاءِ الْأُمَّةِ عَلَى بُطْلَانِهِ إِجْمَاعًا ضَرُورِيًّا كَإِجْمَاعِهِمْ عَلَى أَنَّ الإعْتِكَافَ دِينِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُعْلَمُ إِجْمَاعُ عُلَمَاءِ الْأُمَّةِ عَلَى بُطْلَانِهِ إِجْمَاعًا ضَرُورِيًّا كَإِجْمَاعِهِمْ عَلَى أَنَّ الإعْتِكَافَ دِينِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُعْلَمُ إِجْمَاعُ عُلَمَاءٍ الْأُمَّةِ عَلَى بُطْلَانِهِ إِجْمَاعًا ضَرُورِيًّا كَإِجْمَاعِهِمْ عَلَى أَنَّ الإِعْتِكَافَ وَينِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَنْدَ الْقُبُورِ "—"اور صَحِي حديث بي اللهِ الله كومبحدين بهت زياده محبوب بين "توجير كوئى اور جَد مسجد سے افضل نہيں ہو سَتى، اور اس ميں انبياءً كى جَلَيْنِ أَلَيْ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ الل

مسجدوں میں دعاما نگنے سے قبر کے پاس دعامانگلناافضل ہے۔ اس طرح علاء کااس بات پر بھی اجماع ہے کہ مسجد میں اعتکاف کرنا قبروں کے پاس اعتکاف کرنے سے افضل ہے "۔ (مجموع الفتاوی:ج۲۷، ص۲۷۰)

الجواب: یہاں بھی ابن تیمیہ آنے اصل مسئلے کے مطابق بات نہیں کی کیونکہ اصل مسئلہ یہ نہیں ہے کہ انبیاءً کی قبروں کو مساجد پر افضلیت حاصل ہے یا نبیاءً کی قبروں پر اعتکاف کر نااور دعائیں مانگنے سے زیادہ افضل ہے۔ کیونکہ قبروں پر اعتکاف کرنے اور دعائیں مانگنے سے زیادہ افضل ہے۔ کیونکہ قبروں پر اعتکاف کرنے اور دعائیں مانگنے کے عمل کو توسب ہی غلط سمجھتے ہیں تو پھر اس میں افضلیت والی بات کہاں سے آگئ ۔ یہاں بات صرف اس مٹی کی ہے جورسول اللہ مُلُّ اللّٰهِ مُلِّ اللّٰهِ مُلُّ اللّٰهِ مَلُّ اللّٰهِ مُلُّ اللّٰهِ مَلَّ اللّٰهِ مَلُّ اللّٰهِ مَلُّ اللّٰهِ مَلُّ اللّٰهِ مَلُّ اللّٰهِ اللّٰهِ مَلْ اللّٰهُ مَلْ اللّٰهِ مَلْ اللّٰهُ مَلْ اللّٰهُ مَلْ اللّٰهُ مَلْ اللّٰهُ وَاللّٰ مِنْ اللّٰهُ مَلْ اللّٰهُ مَلْ اللّٰهُ مَلْ اللّٰهُ مَاللّٰ اللّٰهُ مَلْ اللّٰهُ اللّٰهُ مَلْ اللّٰهُ مَلْ اللّٰهُ مَاللّٰهُ وَاللّٰ مِنْ اللّٰهُ مَلْ اللّٰهُ مَلْ اللّٰهُ مَاللّٰ اللّٰهُ مَلْ اللّٰهُ مَلْ اللّٰهِ مِنْ اللّٰ اللّٰهُ اللّٰهُ مِنْ اللّٰهِ اللّٰهِ مَاللّٰ اللّٰهُ مَاللّٰ اللّٰهُ مِنْ اللّٰهُ اللّٰهُ مَلْ اللّٰهُ مَلْ اللّٰهُ مَاللّٰ اللّٰهُ مَاللّٰ اللّٰهُ اللّٰهُ مَاللّٰ اللّٰهُ مَاللّٰ اللّٰهُ مَاللّٰهُ مِنْ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ مِنْ اللّٰهُ اللّٰهُ مِنْ اللّٰهُ اللّٰهُ مِنْ اللّٰهُ اللّٰهُ مَاللّٰهُ مِنْ اللّٰهُ اللللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ

"أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ، وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ الْعَنَزِيُّ، قالا: ثنا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ النَّارِهِيُّ، ثنا يَخْبَى بْنُ صَالِحِ الْوُحَاظِيُّ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيرِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّنِي أَنَسُ بْنُ أَيِي يَحْيَى مَوْلَى الأَسْلَمِيِّينَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِيهِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجِنَازَةِ عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ: "قَبْرُ مَنْ هَذَا؟"، فَقَالُوا: فُلانُ الْحَبَشِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لا إِلَهَ إلا اللَّهُ لا إِلَهَ إلا اللَّهُ سِيقَ مِنْ أَرْضِهِ وَسَمَائِهِ إِلَى تُرْبَيِهِ الَّتِي مِنْهَا خُلِقَ"۔ هَذَا اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لا إِلَهَ إلا اللَّهُ لا إلله إلله الله سِيقَ مِنْ أَرْضِهِ وَسَمَائِهِ إِلَى تُرْبَيهِ الَّتِي مِنْهَا خُلِقَ"۔ هَذَا اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لا إِلَهَ إلا اللهُ عَلَيْهِ مِنْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَمَّا أَيْهِ إِلَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَمَ عَلَيْهُ مِولَى اللهُ عَنْهِ مَلْ اللهُ عَنْهِ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ إِلَيْهِ إِللهُ اللهُ عَلَيْهِ إِلَيْهِ إِللهُ اللهُ عَنْهِ عَلَيْهِ عَلَى اللهُ عَنْهِ عَلَيْهِ اللهُ عَنْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَى اللهُ عَنْهِ عَلَيْهُ مِنْ اللهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَى اللهُ عَنْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ عَلَقَ عَلَى الللهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَى الللهُ عَلَيْ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَ

دوسری بات سے کہ اگر نص رسول مَنگالِیْمِیِّم سے مساجد کا محبوب ہونا ثابت ہے تواس طرح تو پھر نص قر آن سے تمام انسانوں کا بہت سی مخلو قات سے افضل ہونا بھی ثابت ہے، نص مسلمان کی حرمت وعظمت کعبہ سے زیادہ ہونا بھی ثابت ہے۔ نصر سول مَنگالِیْمِیِّم سے مسلمان کی حرمت وعظمت کعبہ سے زیادہ ہونا بھی ثابت ہے۔

جيها كه قرآن مجيد مين ارشاوبارى تعالى ہے: "وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْ اْدَمَ وَحَمَلْنُهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنُهُمْ مِّنَ الطَّيِبَاتِ وَفَضَّلْنَهُمْ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَى عَلَى عَلَى عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّوْلَ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللْهُ عَلَى الْمُعْلَى اللَّهُ عَلَى اللْهُ عَلَى اللللْهُ عَلَى الْ

"حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ وَسُولُ اللّهِ صلى الله عليه وسلم "أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلاَ فَخْرَ وَبِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلاَ فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ إِلاَّ

تَحْتَ لِوَائِي وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُ عَنْهُ الأَرْضُ وَلاَ فَخْرَ" - قَالَ أَبُو عِيسَى وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ - وَقَدْ رُويَ بَهِذَا الإِسْنَادِ عَنْ أَبِي نَضْرَةً عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم " - "نبى كريم مَثَالِيَّيُّمُ فَي الله عليه وسلم وراي الله عليه وسلم عن النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم عن الله عليه وسلم عن الله عليه وسلم عن الله عليه وسلم الله عليه وسلم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، عن رسول الله عليه وسلم، عن الله عليه وسلم، عن رسول الله عليه وسلم، عن رسول الله عليه وسلم، عن الله عليه وسلم عن الله عليه وسلم، عن الله عليه وسلم عن الله عليه وسلم، عن الله عليه وسلم عن الله عليه عن الله عليه وسلم عن الله عليه عليه عليه عن الله عليه عن الله عليه عن الله عن الله

"أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو إِسْمَاعِيلُ بْنُ نَجَيْدٍ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَوَارٍ، حَدَّثَنَا الْمُعْرَةِ، عَرْ الْبِنِ أَبِي خَبِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُعْمَدِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُعْمَدِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُعْمَدِ، قَالَ: "مَرْحَبًا بِكِ مِنْ بَيْتٍ مَا أَعْظَمَكِ، وَأَعْظَمَ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا نَظَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْكَعْبَةَ، فَقَالَ: "مَرْحَبًا بِكِ مِنْ بَيْتٍ مَا أَعْظَمَكِ، وَأَعْظَمَ عَبْد اللهِ حُرْمَةً مِنْكِ""۔"حضرت عبدالله بن عمررضى الله عنصما فرماتے ہیں که رسول الله صَالَّيْكُمْ خُرْمَتَكِ، وَلَلْمُؤْمِنِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ حُرْمَةً مِنْكِ""۔"حضرت عبدالله بن عمر من الله عنصما فرماتے ہیں که رسول الله صَالَّيْكُمْ فَيْ اللهُ عَنْ اللهِ عَرْمَةً مِنْكِ""۔"حضرت عبدالله بن عمر من وعظمت تجھے سے زیادہ ہے "۔ (شعب الإیمان للبیہ قی: خانہ کعبہ کی طرف دیکھ کر فرمایا الله تعالی کے نزدیک مومن کی حرمت وعظمت تجھے سے زیادہ ہے "۔ (شعب الإیمان للبیہ قی: خانہ کعبہ کی طرف دیکھ کر فرمایا الله تعالی کے نزدیک مومن کی حرمت وعظمت تجھے سے زیادہ ہے "۔ (شعب الإیمان للبیہ قی: حداث من کی حرمت وعظمت تجھے سے زیادہ ہے "۔ (شعب الإیمان للبیہ قی: حداث من کی حرمت وعظمت تجھے سے زیادہ ہے "۔ (شعب الإیمان للبیہ قی: حداث من کی حرمت وعظمت تجھے سے دیادہ ہے "۔ (شعب الإیمان للبیہ قی: حداث من کی حرمت وعظمت تجھے سے دیادہ ہے "۔ (شعب الإیمان للبیہ قی: من کے دو من کی حرمت وعظمت تجھے سے دیادہ ہے "۔ (شعب الإیمان للبیہ قی: من کے دو من کی حرمت وعظمت تجھے سے دیادہ ہے "۔ (شعب الإیمان للبیہ قی: من کے دو من کی حرمت وعظمت تجھے سے دیادہ ہے " من من کی حرمت وعظمت تجھے سے دیادہ ہے " دو من کی حرمت و عظمت تعلی کے دو من کی حرمت وعظمت تعرف من کی حرمت و تعرف کی من کی می من کی حرمت وعظمت تعرف من کی حرمت وعظمت تعرف کی من کی حرمت و

"وَمَا ذَكَرُهُ بَعْضُهُمْ مِنْ الْإِجْمَاعِ عَلَى تَفْضِيلِ قَبْرٍ مِنْ الْقُبُورِ عَلَى الْمَسَاجِدِ كُلِّهَا ـ فَقُولٌ مُحْدَثُ فِي الْإِسْلَامِ؛ لَمْ يُعُرفُ عَنْ أَحَدِ مِنْ السَّلَفِ وَلَكِنْ ذَكْرُهُ بَعْضُ الْمُقَاجِّرِينَ فَأَخَذَهُ عَنْهُ آخَرُ وَظَنَّهُ إِجْمَاعًا؛ لِكُونِ أَجْسَادِ الْأَنْفِياءِ أَنْفُسِهَا أَفْضَلَ مِنْ الْمُسَاجِدِ وَ فَقَوْلُهُمْ يَعُمُّ الْمُؤْمِنِينَ كُلَّهُمْ فَأَبْدَائُهُمْ أَفْضَلُ مَنْ كُلِّ بُوابِ فِي الْأَرْضِ وَلَا يَلْوَمُ مَنْ كُونِ أَبْدَاءَمِمْ أَفْضَلَ أَنْ الْمُشَاجِدِ مِنْ الْمُسَاجِدِهُمْ أَخْيَاءُ وَأَمُوانًا أَفْضَلَ؛ بَلْ قَدْ عُلِمَ بِالإَضْطِرَارِ مِنْ دِينِهِمْ أَنَّ مَسَاجِدَهُمْ أَفْضَلُ مِنْ مَسَاكِهِمْ " " بعض أَنْ مَسَاجِدَهُمْ أَفْضَلُ مِنْ مَسَاكِهِمْ " " بعض لوگوں نے جو قبروں کو مجدوں پر فضیات دینے پرجواجماع نقل کیا ہے، یہ ایک ایباقول ہے جواسلام میں ایجاد کیا گیا ہے۔ یہ سلف صالحین میں ہے کی ہے منقول نہیں ہے لیکن اس کومتاخرین نے ذکر کر دیا اور ان کے بعدوالے اسے نقل کرتے گئے اور اس طرح بیں تو پھروہ جس مجدوں ہے ایک کرایا۔ جولوگ قبر کی مٹی افضل مانت بیں ان کی دیل کے مطابق اگر انبیاء کے جم مسجدوں سے افضل ہی وقتاس کا مطب ہی ہو تو اس کومتافل ہے کیان اس سے یہ بات لازم نہیں ہوتی کہ جومومنین وغیرہ سب کوشائل ہے کیونکہ بیر حال ہر مومن کا جسم خالی مٹی ہو تو اس کا میا ہو تو اس کا مطب یہ بیر حال ہر مومن کا جسم خالی مٹی ہوتو اس کا مطب یہ بیر حال ہر مومن کا جسم خالی مٹی ہو تو اس کی دو ہو یا دنیا ہو تو اس کا مقال ہیں " دو جس جگہ موجود وہو یا دنیا ہو وہ جگہ بھی افضل قرار پائے گی بلکہ ان کے ذر ہب کی کمزور کی سے تو یہ نظر آتا ہے کہ مساجد ہی ہر حال افضل ہیں " ۔ (مجموع الفتاوی نے ۲۔ ۲۰ می الا مثل ہیں " ۔ (مجموع الفتاوی نے ۲۰ می می افضل می الفتادی نے ۲۰ می سافید ہی ہر حال افضل ہیں " ۔ (مجموع الفتاوی نے ۲۰ می ۱۳ می اللہ می کومی افضل ہیں " ۔ (مجموع الفتاوی نے ۲۰ می ۱۳ می الفتاد کی دیا ہو المیا کیا گیا ہو تو اللہ کیا تو اس کی میا ہم المیا ہیں ہو تو اس کی سلطح المیا ہیں ہو تو اس کی المیا ہو تو اس کی المیا ہو تو اس کی میا ہو تو اس کی میا ہو تو اس کی المیا ہو تو اس کی المیا ہو تو اس کی میا ہو تو اس کی میا ہو تو اس کی کی میا ہو تو اس کی کی کی کی کی کی میا ہو تو اس کی کی کی کی کی

الجواب: ابن تیمیہ گی یہ بات بالکل صحیح ہے کہ سلف صالحین سے اس اجماع کا کوئی ثبوت نہیں ملتاہے لیکن متاخرین کی ایک بڑی جماعت نے اس اجماع کو نقل کیاہے اور بعد والوں نے اسے قبول کرتے ہوئے اجماع ہی گمان کیاہے۔اگر بعد والوں نے اس اجماع کی مخالفت کی ہوتی تب توابن تیمیہ گامو تھف بالکل صحیح ہو تالیکن بعد آنے والوں میں سے ہر طبقہ کے علماءنے اس اجماع کی ہمایت کی ہے اوراس عقیدہ کو اپنی کتابوں میں نقل کرتے ہوئے اس کی مکمل تائید کی ہے، جو کہ اس عقیدہ کے برحق ہونے کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ کیونکہ یہ پوری امت کسی بھی دور میں ایک سیکنڈ کے لئے بھی گمر اہی پر جمع نہیں ہوسکتی۔

"حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، ثنا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مَرْزُوقٍ مَوْلَى اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَنْ تَجْتَمِعَ أُمَّتِي عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَنْ تَجْتَمِعَ أُمَّتِي عَلَى الْجَمَاعَةِ فَإِنَّ يَدَ اللهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ «"-"ميرى امت بهى گرائى پرجمع نهيں ہوگى پس تمهارے الضَّلَالَةِ أَبَدًا، فَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّ يَدَ اللهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ «"-"ميرى امت بهى گرائى پرجمع نهيں ہوگى پس تمهارے لئے جاعت ہے كيونكہ الله كا ہاتھ جماعت پرہے "-(المجم الكبير للطبر انى: ج١٢، ص١٣٥٤، قم الحديث ١٣٦٣٣)

اس اجماع کی مثال بالکل اسی طرح ہے جیسے ابن صلاح نے بخاری کی اصح اکتب بعد کتاب اللہ پر اجماع کا دعویٰ کیا ہے۔ یہی اشکال وہاں بھی تو کیا جا سکتا ہے ابن تیمیہ نے اپنے زمانے تک ممکن ہے یہ بات درست کہی ہو لیکن عجیب بات ہے کہ جمہور علاء نے خود ان کی موافقت نہیں کی حتیٰ کہ ان کے معاصر علامہ سکی نے بھی نہیں گی۔ جبکہ قاضی عیاض نے اجماع کے دعویٰ کو علاء امت نے تو اتر کے ساتھ قبول کیا ہے اور خود بھی اس اجماع کو اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے۔ امام سکی امام خفاجی، امام سخاوی، ابو عبد اللہ علیش المالکی، ملا علی القاری، علامہ ابن عابدین، رحمت اللہ سندی مکی، ابن حجر ہیشی، سنمس رملی، مناوی رحمیم اللہ تعالیٰ اوران جیسے لوگوں کی ایک طویل فہرست ہے جنہوں نے یہی بات نقل کی ہے اور ان میں سے منمس رملی، مناوی رحمیم اللہ تعالیٰ اوران جیسے لوگوں کی ایک طویل فہرست ہے جنہوں نے یہی بات نقل کی ہے اور ان میں سے بعض نے خود اجماع کا دعویٰ بھی کیا ہے۔ ایک صورت میں یہی ظاہر ہو تا ہے کہ ابن تیمیہ نسس سلسلے میں اجتہادی خطا ہوئی ہے۔ تیمیری، چوشی اور پانچویں شقیں اجماع کی موجود گی میں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ زیادہ سے زیادہ یہ نتیجہ نکاتا ہے کہ اگر کوئی اس عقیدہ پر اجماع کے وجود کے انکار کی وجہ سے بھین نہ درکھے تو وہ گر اہ نہیں ہوگا۔ لیکن یہ نتیجہ کیسے نکل آیا کہ جو یہ عقیدہ رکھے وہ عقیدہ پر اجماع کے وجود کے انکار کی وجہ سے بھین نہ درکھے تو وہ گر اہ نہیں ہوگا۔ لیکن یہ نتیجہ کیسے نکل آیا کہ جو یہ عقیدہ رکھے وہود کے وجود کے انکار کی وجہ سے بھین نہ درکھے تو وہ گر اہ نہیں ہوگا۔ لیکن یہ نتیجہ کیسے نکل آیا کہ جو یہ عقیدہ در کھے وہوں کی اس

اگر چند کمحول کے لئے ابن تیمیہ آئے مؤقف کو صحیح تسلیم کرلیاجائے تب بھی سوال یہ پیداہو تاہے کہ ابن تیمیہ آئے اس نظریہ سے کیا یہ نتیجہ نکاتا ہے کہ جو یہ عقیدہ رکھے گاوہ گمر اہ وبدعقیدہ ہو گااوریہ عقیدہ اللہ تعالیٰ کی توہین (مکفر) ہے؟اگر ایساہی ہے پھر توابن تیمیہ آئے قاضی عیاض اُور دیگر ائمہ کرام کوچاہئے تھا کہ قاضی عیاض اُور دیگر ائمہ کرام کو چاہئے تھا کہ قاضی عیاض اُور دیگر ائمہ کرام کو گمر اہ وبدعقیدہ قرار دیا؟ اگر نہیں تو کیا وجہ ہے کہ علماء دیو بندیہ عقیدہ رکھنے پر گمر اہ وبدعقیدہ قرار پائیں گے؟ اسی کو میں نے یول یو چھاتھا کہ یہ عقیدہ کیا ہے؟ کفر؟ فسق؟ یاناجائز؟

سمير بن خليل المالكي كالشكال:

"فإن قيل: إن التفضيل ليس للبقعة ذاتها، بل لمن حلَّ فيها، أما هي فكمثلها من البقاع"-" الربيه اعتراض كياجائك كه يهان پرجو قبركي جله به وجود بين اوريبي عبال پرجو قبركي جله به وجود الله على موجود بين اوريبي حال ان تمام جلهون كام جواس كے مشابه بين"-

"فالجواب: هذا باطل أيضاً، فإن تفضيل الأزمنة والأمكنة والأشخاص لا يخضع لقياس، بل هو أمر توقيفي، فالله تعالى فضل بعضها على بعض، ففضل رمضان على سائر الشهور، وفضل الجمعة ويوم عرفة على سائر الأيام، وفضل المساجد الثلاثة على سائر البقاع، ومنها بيوت الأنبياء ومساكنهم التي يأوون إليها۔ وقد كان النبي صلى الله عليه وسلم يتحنث في غار حراء، ولم يصيره ذلك أفضل من الكعبة ولا المساجد، لا في وقت تحنثه فيه ولا بعد ذلك_ ويلزم من تفضيل القبر على الكرسي والعرش، تفضيل المخلوق على الخالق، فإن الأول إن كان قد ضمن جسد المصطفى، فالعرش الرحمن عليه استوى، وصح عن ابن عباس رضي الله عنها أن الكرسي موضع القدمين "-"الجواب: کسی زمانہ کوکسی مکان کواور شخص کو فضیلت بخشااس میں قیاس کاد خل نہیں ہے بلکہ یہ ایک توقیفی معاملہ ہے جواللہ تعالیٰ ہی کے سپر دہے اوراللہ تعالی جس چیز کوجب چاہے فضیلت دےاور جس چیز کوچاہے نہ دےاس میں قیاس کادخل نہیں ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بعض کو بعض پر فضیلت دی، رمضان کو تمام مہینوں پر فضیلت دی، جمعہ اور یوم عرفہ کو بقیہ ایام پر فضیلت دی، اسی طرح تین مسجدوں کا زمین کے تمام خطوں پر فضیلت دی اور زمین کے تمام خطوں میں انبیاءً کے گھر بھی شامل ہیں اوران کی قیام گاہیں سب شامل ہو گئیں جہاں پروہ موجو دہیں۔ نبی کریم عَنَّالِیْمُ توغار حراء میں بھی عبادت کیا کرتے تھے لیکن غار حراء توکعبہ سے افضل نہیں ہے اور نہ ہی کسی دو سری مسجد سے اور نہ ہی وہ وفت افضل ہو گاجس میں آپ صَلَّیْلَیْؤ م غار حراء میں جا کر عبادت کیا کرتے تھے اور نہ ہی اس کے بعد والا وقت۔ اگر قبر کو کرسی پر اور عرش پر فضیلت دی جائے تو پھر اس صورت میں تو مخلوق کوخالق پر فضیلت دینا لازم آتاہے۔ کیونکہ اگر نبی کریم صَلَّا اللّٰیْمِ کی مٹی آپ صَلَّالِیُمِ اَ جسد اطہرے مس ہے تواللہ تعالیا اپنے عرش پر مستوی ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے کہ کرسی اللہ تعالیٰ کے دوقد موں کی جگہ ہے"۔(الرد علی من فضل قبر النبی علی عرش الرحمن)

شخ سمیر بن خلیل الماکی کے اشکال کا جواب ابن عقیل حنبائی اور ابن القیم حنبائی نے نہایت خوبصورتی سے دیا ہے: "قال ابن عقیل: سئلنی سائل أیما أفضل حجرة النبی أم الکعبة؟ فقلت: إن أردت مجرد الحجرة فالکعبة أفضل، وإن أردت وهو فیها فلا والله ولا العرش وحملته ولا جنه عدن ولا الأفلاك الدائرة لأن بالحجرة جسدا لو وزن بالکونین لر جح "-"ابن عقیل حنبلی نے کہا کہ سائل نے پوچھا کہ نبی کریم صلی الله علیه وسلم کا حجره افضل ہے یا کعبہ ؟ جواب دیا اگر تمہاراارادہ خالی حجره ہت تو پھر کعبہ افضل ہے اور اگر تمہارای مرادوہ ہے جواس میں ہے [یعنی روضة الرسول صلی الله علیه وسلم جہاں پر مدفون ہیں] تو پھر الله کی وضم نہ عرش افضل ہے نہ اس کے تھا منے والے فرشتے نہ جنت عدن اور نہ بی پوری دنیا۔ اگر حجرے کاوزن جسد کے ساتھ کیا جائے تو وہ تمام کا کنات اور جو بچھ اس میں ہے اس سے بھی افضل ہوگا"۔ (بدائع الفوائد: جسم ص ۱۵۵)

اس عبارت سے بیہ بات صراحت سے ثابت ہے کہ اگر خالی حجرہ کی بات کی جائے تو پھر کعبہ افضل ہے لیکن اگر جسدِ اطہر کے ساتھ بات کی جائے تو پھر قبر کی مٹی افضل ہے، کیونکہ نبی کریم سُلُی عَلَیْکِم کو نین سے افضل ہیں۔ جن حضرات نے اس موضوع پر لکھا ہے انہوں نے بھی نبی کریم مُلَّا لَیْمِ کی فضیلت کی بات کی ہے نہ کہ صرف قبر مبارک کی۔ حالا نکہ ان علماء کی مراد صرف مٹی کامس ہوناہر گزنہیں ہے بلکہ قبر کاوہ حصہ بمعہ جسدِ اطہر مراد ہے۔ اسی لئے امام سخاویؓ نے آخر میں اس بات کی وضاحت فرمادی کہ انبیاءً کی جگہیں اورارواح زمین وآسان سے افضل ہیں۔ ابن عقیل ؓ اور امام بہوتی حنبل ؓ نے حجرہ اور کعبہ میں تقابل کیا ہے اور یہ تقابل انہوں نے وزنا کیا ہے۔

یمی بات ابن عقیل ؓ نے بھی کی ہے۔ سوال میہ ہے کہ بیہ توہر ذی شعور جانتا ہے کہ نبی اکر م مَنْ اَلَّیْکِمٌ افضل المخلوقات ہیں اور کعبہ کے مقابلے میں آپ زیادہ افضل ہیں۔ آپ کے صرف جسدِ اطہر کووزن کیا جائے تو کعبہ سے افضل ہو گا۔ توجسدِ اطہر سمیت حجرہ کا افضل ہونا تو ظاہر سی بات ہے۔ توجب بیہ ایک عام بات ہے تواسے ذکر کرنے کی کیا ضرورت تھی۔

غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ابن عقبل اُور امام بہوتی ؓ نے بھی تمام علاء کی طرح تقابل چرہ اور کعبہ میں ہی کیا ہے اور نبی منگالیّنیّلِ کی موجود گی کا ذکر کر کے آپ سے جمرہ کا تعلق ذکر کیا ہے۔ لینی اگر نبی منگالیّنیٰلِ کو ہٹا دیا جائے تو کعبہ افضل ہے اور اگر نبی منگالیّنیٰلِ کو ہٹا دیا جائے تو کعبہ افضل ہے۔ کیوں افضل ہے؟ آپ کے اس میں حلول یا وجود کی وجہ سے۔ اسی بات کو دیگر علاء نے یوں کہا ہے: وہ قبر افضل ہے جو ملی ہوئی ہے آپ کے اعضاء سے۔ یہاں بھی آپ سمیت فضیلت نہیں دی جار ہی بلکہ آپ کی موجود گی میں فضیلت و بارافضل ہے جو ملی ہوئی ہے۔ اور اگر بالفرض کوئی بصند ہی ہو کہ نہیں ابن عقبل ؓ نے نبی منگالیٰلِیٰلِ سمیت وزن کی ہی دی جارتی ہو کہ نہیں ابن عقبل ؓ نے نبی منگالیٰلِیٰلِ سمیت وزن کی ہی بات کی ہے اور جماری بات قبر ، بقعہ ، تراب کے بارے میں چل رہی ہے اور دونوں میں عموم و خصوص مطلق کی نسبت ہے۔ لہذا موضوع مختلف ہونے سے اس بات کو زیادہ سے زیادہ باہر نکالا جا سکتا ہے اور دونوں میں عموم و خصوص مطلق کی نسبت ہے۔ لہذا موضوع مختلف ہونے سے اس بات کو زیادہ ہے جس کو مفتی طار ق سکتا ہے اور کچھ نہیں۔ اصل بات وہ بی ہے جو میں نے پہلے کہی تھی اور یہی بات '' المہند علی المفند'' میں کسی ہے جس کو مفتی طار ق مصود صاحب نے بیان فرمایا تھا۔ اب انجنیئر صاحب جیسے چاہیں اس بات کو توڑ مڑوڑ کر پیش کریں لیکن آپ ان تمام ائمہ دین کو ایک بی صف میں کھڑایا گیں گے۔ اب انجنیئر صاحب بھیے چاہیں اس بات کو توڑ مڑوڑ کر پیش کریں لیکن آپ ان تمام ائمہ دین